رسالہ

اکرام السلوک

مرتبہ

مولانا عبد المالک چشتی

ناشر
مسن بک ڈپو ترنڈہ محمد پناہ
تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان

Marfat.com

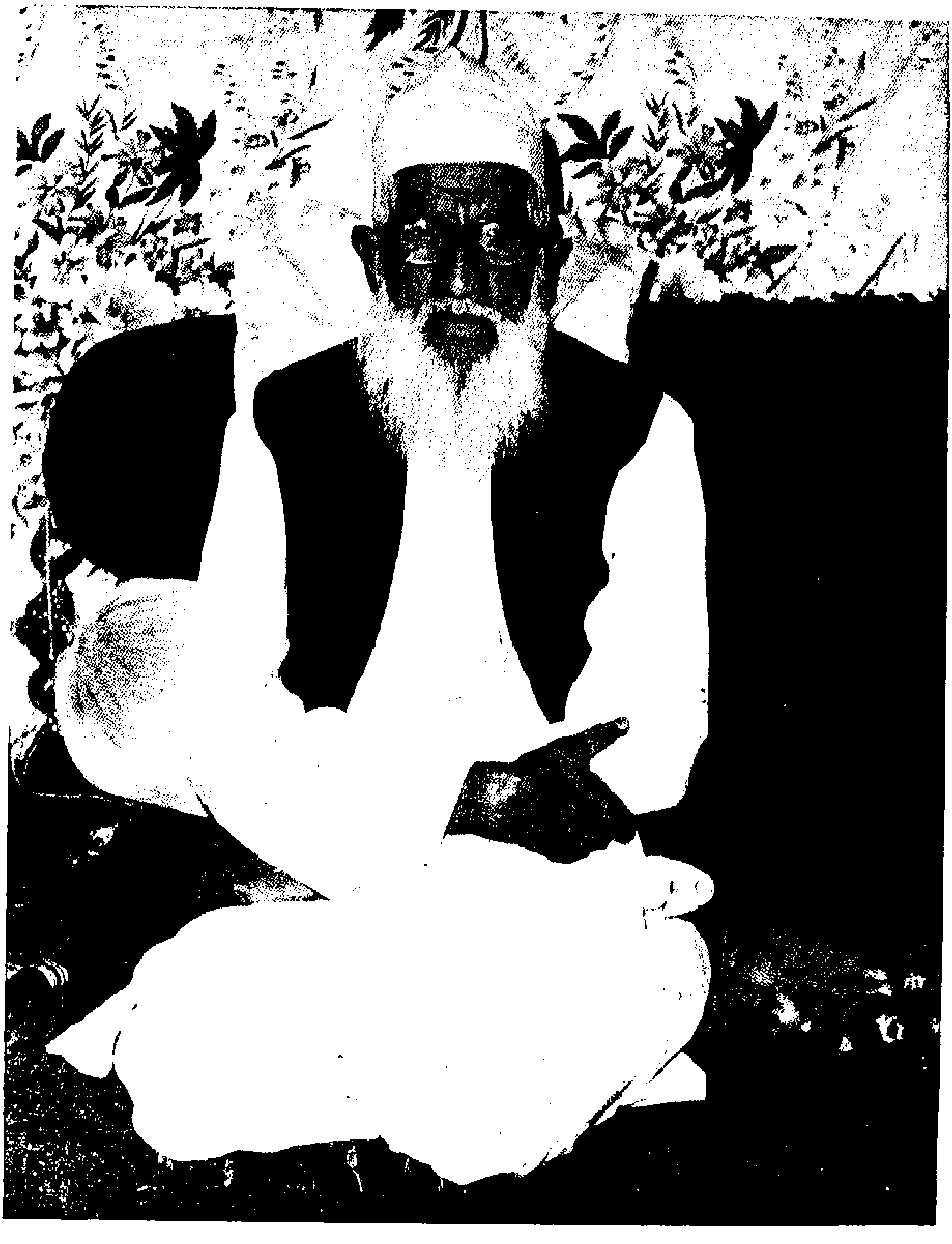

حضرت الحاج سید اکرام حسین چشتی سیکری مدظلہ العالی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

رسالہ

اِکرامُ السُّلوک

جو

شیخ الطریقت حضرت خواجہ سید اکرام حسین شاہ صاحب چشتی سیکری مدظلہ العالی
کا سلوک و تصوف اور خصوصی ہدایات و ارشادات کا مجموعہ ہے جو ذکر و فکر
مراقبہ جات، درود و وظائف اور اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ نیز اولیائے کرام
کی مختلف کتابوں ... انتخاب کیا گیا ہے جس کا مطالعہ باطنی دیدار معرفت
نور اور قرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونے کا وسیلہ بنے گا۔

مرتبہ

مولانا عبدالمالک چشتی خلیفہ مجاز
حضرت خواجہ سید اکرام حسین شاہ صاحب چشتی سیکری مدظلہ العالی

Marfat.com

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام کتاب :۔ اِکرامُ السلوک

مرتبہ :۔ مولانا عبدالمالک چشتی خلیفہ مجاز حضرت خواجہ سید اکرام حسین

مقامِ اشاعت :۔ قریشی انٹرپرائزز پریس مارکیٹ بہاولپور

معاونین :۔ محمد افتخار حسین اظہر چشتی ۔ محمد بلال سومرو چشتی
محمد جمیل الرحمان۔

ملنے کا پتہ : شعبہ نشر و اشاعت خانقاہ عالیہ چشتیہ مرضع خیلے کچیوار نبل احمد پور شرقیہ ضلع

کتابت :۔ ریاض شاہد انقلاب پریس احمد پور شرقیہ فون ۱۵۹۷

قیمت :۔ ۱۲۰/۔ روپے

پتہ ریس بک ڈپو اینڈ فوٹو سٹیٹ سروس نزد یونین کونسل ترنڈہ محمد پناہ
تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان
خانقاہ عالیہ چشتیہ ڈیرہ نواب صاحب ضلع بہاولپور

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	سخن ہائے گفتنی	۵
۲	تعارف	۶
۳	تمہید	۷
۴	تصوف	۸
۵	حقیقتِ قلب	۹
۶	تزکیہ نفس و مقام قلب و روح	۱۰
۷	سلسلہ چشتیہ میں مرید ہونے کیلئے شرائط	۱۱
۸	عین ذکر	۱۲
۹	اقسام ذکر و پاس انفاس	۱۳
۱۰	دل کے گوشے	۱۴
۱۱	دل کے دو باب	۱۵
۱۲	جہاد اکبر و حبس دم	۱۶
۱۳	ذکر کے گوہر	۱۷
۱۴	مومن کا دل بیت اللہ و عرش الٰہی ہے	۲۱
۱۵	نورِ ہدایت حضرت خواجہ باقی باللہ	۲۲
۱۶	دل کے دروازے کھلنا و مومن	۲۳
۱۷	خود ہی حجاب ہے	۲۵
۱۸	نفس کا بیان	۲۷
۱۹	نفس کا بیان مقام فنا و سلوک	۲۸
۲۰	صفائی باطن کے تین طریقے	۳۳
۲۱	تصور شیخ یا شغل برزخ کبیر	۳۴
۲۲	پیر و مرشد کے آداب و نسبت	۳۷
۲۳	اقوال زریں حضرت خواجہ سید اکرام حسین شاہ صاحب	۴۰
۲۴	سالک کیلئے ضروری ہدایات	۴۳
۲۵	مجاہدہ نفس	۵۱
۲۶	ادب کی اہمیت	۵۵
۲۷	توبہ و توکل ــ تقویٰ	۵۶
۲۸	بلاء و مصیبت پر صبر کرنا	۵۸
۲۹	بادشاہوں امیروں اور ظالموں کا چہرہ دیکھنا	۵۹
۳۰	شریعت و طریقت میں کفر اسلام	۶۰
۳۱	فنا فی اللہ، انا الحق ۔ ہمہ اوست	۶۱
۳۲	وحدۃ الوجود ۔ وحدۃ الشہود	۶۲
۳۳	حکایت عشق و توحید	۶۴
۳۴	ذکر جہار تسبیح و لطائف خمسہ	۶۵
۳۵	طریقہ ذکر، یکسوئی حاصل کرنا ۔ مراقبہ	۶۶
۳۶	مراقبہ سلطان الاذکار، شغل صوت سرمدی	۶۸
۳۷	نفی اثبات ۔ شغل حبس نفس	۶۹
۳۸	کلاہ ۔ سماع	۷۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۹	وجد	۴۳	۶۲	یکفینی شریف	۱۳۵
۴۰	توحید۔ توحید معرفت	۴۴	۶۳	دعائے مغفرت۔ دعا خاتمہ بالخیر ہو	۱۳۷
۴۱	وحدت الوجود۔ وحدۃ الشہود	۷۹	۶۴	مختلف وظائف ونقش	۱۳۸
۴۲	واجب الوجود	۸۲	۶۵	عید کا تحفہ۔ قبر میں بقدر ایک نماز ٹھہرے	۱۴۱
۴۳	بیس حکایات ایمان افروز	۸۷	۶۶	دعائے حضرت خواجہ معروف کرخی رح	۱۴۱
۴۴	اصطلاحات غوث۔ قطب اولیاء کی اقسام	۱۰۱	۶۷	اشعار تصوف	۱۴۳
۴۵	اصطلاحات مقامات	۱۰۹	۶۸	شانِ حبیب کبریاء	۱۴۷
۴۶	دیوانِ صالحین	۱۱۳	۶۹	نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۷
۴۷	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تجلیات	۱۱۴	۷۰	کنزاً مخفیاً	۱۴۹
۴۸	اسم اعظم۔ حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵	۷۱	بشر	۱۵۱
۴۹	مومنین کا ایمان نورِ محمدیؐ کا پرتو ہے	۱۱۷	۷۲	فتویٰ۔ خلافت	۱۵۴
۵۰	فضائل وبرکات درود شریف	۱۱۷	۷۳	مسجود ملائکہ	۱۵۵
۵۱	درود حضوری سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۸	۷۴	دیدارِ خداوندی	۱۵۶
۵۲	فضائل وبرکات درود شریف، طریقہ تصور	۱۱۷	۷۵	عرفان ربی کی ناطق دلیل	۱۵۸
۵۳	مجموعہ خاص الخاص درود شریف	۱۱۸	۷۶	عشق ومحبت	۱۵۹
۵۴	دعائے قطب حضرت غوث الاعظم رضہ	۱۲۸	۷۷	تصور اسم اللہ باحضور	۱۶۲
۵۵	ختم خواجگان چشت	۱۲۹	۷۸	دعوت	۱۶۴
۵۶	دیوان کا وقت، اجابت دعا کا وقت	۱۳۰	۷۹	فقر۔ خرقہ	۱۶۶
۵۷	بیداری کیلئے۔ چہار تسبیح چشتیہ	۱۳۱	۸۰	ارکانِ طریقت۔ واجبات طریقت	۱۶۷
۵۱	تسبیح ملائکہ۔ تسبیح فارغ البالی	۱۳۱	۸۱	درویش کیلئے۔ چار مقام۔ چار کلمہ	۱۶۷
۵۹	صلوٰۃ الاسرار	۱۳۲	۸۲	تیرے وجود میں فرشتے	۱۶۸
۶۰	نمازئے حاجات، وحل مشکلات کی نمازیں	۱۳۳	۸۳	انسان کے جسم میں تین بادشاہ	۱۶۸
۶۱	مسبعات عشر	۱۳۴	۸۴	شجرہ شریف	۱۷۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سخن ہائے گفتنی

شیخ طریقت فیاض زمان قبلہ مہربان حضرت خواجہ سید اکرام حسین چشتی سیکری مدظلہ العالی کا سلوک و تصوف کے متعلق ایک اہم ہدایات کا مجموعہ اور آپ کا فیضان کرم ہے۔ نیز اولیائے کرام کی تصوف و سلوک کی کتابوں کا انتخاب ہے۔ اس میں وہ نکات اور جواہر تحریر کئے گئے ہیں جن پر عمل کرکے معاشرے اور سالکوں میں ایک صالح انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں معاشرتی برائیوں کے زہر کا بہترین تریاق موجود ہے۔ اس میں تطہیر فکر۔ تعمیر عمل۔ پختگی سیرت۔ عفت قلب و نگاہ اور استقامت کا ایک جامع لائحہ عمل موجود ہے۔ یہ رسالہ خاص صرف سالکان طریقت کیلئے ہے۔

یکے از غلامانِ چشت

عبد المالک چشتی

Marfat.com

تعارف

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب چشتی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ قریش ہاشمی کی ایک شاخ قوم مِتّن سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد حاجی غوث بخش صاحب ایک متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ آپ کے جدِ اعلیٰ الحاج محمد رمضان بن الحاج پیر بخش علاقہ دُنیا پور (ملتان) میں قیام پذیر تھے۔ اس دوران انہوں نے متعدد حج پیدل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ انہی دنوں وہ موضع مھند تحصیل احمد پور شرقیہ میں تشریف لائے۔ تو مھند کے لوگوں نے آپکی علمی و روحانی بصیرت سے متاثر ہو کر آپکو ایک قطعہ اراضی بھی دیا اور وہیں رہائش پر مجبور کر دیا۔ آپ نے اس علاقے میں دین کی شمع روشن کی۔ ان لوگوں میں اس خاندان کی کرامات مشہور ہیں۔

حضرت مولانا عبدالمالک چشتی جنوری ۱۹۲۹ء میں موضع مھند ضلع بہاول پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولوی محمد اسماعیل صاحب خطیب جامع مسجد ڈیرہ نواب صاحب سے حاصل کی۔ میٹرک تک گورنمنٹ ہائی سکول اوچ شریف میں زیرِ تعلیم رہے۔ آپ نہایت متقی پرہیزگار اور متوکل انسان ہیں اور متبع شریعت و طریقت ہیں۔ آپ حضرت خواجہ مخدوم شاہ اکرام حسین چشتی سیکری مدظلہ العالی کے خلیفہ ہیں۔ حضرت قبلہ پیر و مرشد نے آپکی دینی خدمات کے پیشِ نظر آپ کو ۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو خلافت کی سعادت سے نوازا۔ آپ نے موضع کھیے بکھیوار تحصیل احمد پور شرقیہ میں حضرت قبلہ پیر و مرشد کے حسب الارشاد خانقاہ عالیہ چشتیہ قائم کی ہے اس خانقاہ میں بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے اور غریب و مستحق مریضوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔

آپ کو اپنے شیخ سے بیحد محبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے مرشد گرامی کے ارشادات و تعلیمات کو اکٹھا کر کے "اکرام السلوک" کے نام سے ایک خوبصورت مرقع پیش کیا ہے۔ جو پیشِ قارئین ہے۔

خادم الفقراء
حکیم محمد افتخار حسین اظہر چشتی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ چشتیہ ڈیرہ نواب صاحب

۵ نومبر ۱۹۹۷ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

تمہید

قرب الٰہی کیلئے ضرورت شیخ

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ؕ

وُہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہے۔

حمد ایسی ذات کو شایاں ہے جو موجود مطلق ہے اور نعت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو مظہر کل اور خلیفہ حق ہیں۔ موجودات کو اللہ جل شانہٗ نے انسان کی خاطر تخلیق فرمایا اور انسان کو صرف اپنے ہی لئے۔ پس طالب حق کو چاہیے کہ اُسی کو تلاش کرے اور تلاش کرنے والا آخر پا ہی لیتا ہے اپنے آپ کو کسی اہل اللہ کے پاس لے جائے تاکہ نقصان و زحمت و جدائی کے رنج سے نجات حاصل کرے۔ کیونکہ نظر ہی سے خدا ملتا ہے۔ جس نے نظر نہ پایا اُس نے خدا کو بھی نہ پایا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے کسی کامل بزرگ سے ملا دے وہ ایک ہی توجہ اور نظر سے اس کا کام مکمل کر دے۔ اس کی نظروں سے حجابات اُٹھا دے، خواب و غفلت سے بیدار کر دے شدت مجاہدہ کے بغیر محبوب حقیقی کا جمال دکھا دے۔ اپنی خودی سے نکال کر بیخود کر دے۔ بی یَسْمَعُ و بی یُبْصِرُ کے درجے تک پہنچا دے۔ یہ اللہ کے فضل و کرم پر ہے۔

○ دوسرا طریقہ مجاہدہ و ریاضت کا ہے جس پر اس قوم کے واصلان چلتے ہیں۔ کثرت عبادت و ریاضت اور بزرگوں کے طریقے کی برکت سے منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔

اسرار کا اظہار حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بعض ایسے علوم تعلیم فرمائے کہ اگر میں اُن کا اظہار اصحاب کرام

Marfat.com

بر کردوں تو میری گردن اڑا دیں۔

۵ـ ایہ پڑھنا علم ضرور ہویا۔ پر دسنا نہ منظور ہویا
جس دسیا سو منصور ہویا۔ اُس سُولی پکڑ چڑھایا ہے۔ (بابا بلھے شاہؒ)

۷ـ خاصاں دی گل عاماں اگے نہیں مناسب کرنی
میٹھی کھیر پکا جیویں کُتیاں اُ گے دھرنی۔ (میاں محمد بخشؒ)

تصوف

● ـ تصوف ہی دین کا خلاصہ، اسلام کی روح اور مذہب کی حقیقت ہے۔ معرفت الٰہی اس راستہ سے ممکن ہے اور حیات و کائنات کے اسرار و رموز اسی سے ہی کھلتے ہیں۔ نیز حجابات عالم کے ماورا جو کچھ ہے اس کا مشاہدہ بھی اس کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

● ـ اسلام کے ظاہر کا نام شریعت اور باطن کا نام تصوف ہے۔ دین میں روح کی تصوف عشق الٰہی ہے۔

● ـ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص محض صوفی بن گیا اور فقیہہ نہ بنا، وہ دین حق سے پھر گیا۔ اور جو شخص صوفی نہ ہوا اور صرف فقیہہ ہوا وہ فاسق رہا۔ اور جس نے ان دونوں کو (فقہ و تصوف) قبول کر لیا وہ اصل میں محقق ہوا۔ (مرج البحرین)

● ـ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔ ۱ سخاوت ابراہیم علیہ السلام ۲ رضائے اسحاق علیہ السلام ۳ صبر ایوب علیہ السلام ۴ مناجات زکریا علیہ السلام ۵ غربت یحییٰ علیہ السلام ۶ خرقہ پوشی موسیٰ علیہ السلام ۷ تجرد عیسیٰ علیہ السلام ۸ فقر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر مبنی ہے۔

Marfat.com

- تصوف کے چار حروف ہیں

(۱) ت سے مُراد تجرید ہے یعنی ماسوئی اللہ سے انقطاع ترکِ شہوات وترکِ لذات ہے۔

(۲) ص سے صِدق وصفا کی طرف اشارہ ہے۔ سالک کے باطن میں نورِ خدا اور حقیقت محمدی کی جلوہ گری ہونی چاہیئے۔

(۳) و سے وفائے عہد۔

(۴) ف سے مُراد فنا فی اللہ ہے۔ یہی تصوف وسلوک کی معراج ہے۔

- دین میں رُوح کی تصوف عشقِ الہٰی ہے۔ جس طرح جسم بغیر رُوح کے مُردہ ہے اسی طرح دین بغیر تصوف یعنی عشقِ الٰہی کے مُردہ ہے اور ظاہر ہے کہ مُردہ سے کیا حاصل ہوگا۔

حقیقتِ قلب

پیرانِ کامگار اور مُرشدانِ نامدار نے اذکار کو اس لئے مقدم رکھا ہے کہ انسان کا دِل چونکہ آئینۂ اسرارِ الہٰی اور خزینۂ انوارِ غیر متناہی ہے۔ پردہ ہائے ظاہری و باطنی میں مستور ومحجوب ہے۔ دِل دونوں چھاتیوں کے درمیان بائیں جانب کو جھکا ہوا ہے اور چربی کے پردے اس پر پڑے ہوئے ہیں۔ اُن پردوں کے علاوہ تین اور پردے اس پر حائل ہیں کہ اس کو اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیتے۔ بعض اہل طریقت نے تحقیق وتجربہ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اسرارِ الہٰی وانوار وتجلیات لامتناہی کا معائنہ اور مشاہدہ کرنا چاہے تو چاہیئے کہ صبح شام بلکہ ہمیشہ اسقدر ذکر کرے کہ ذکر کی کثرت سے آگ پیدا ہوجائے اور اس کی حرارت سے تمام پردے جل جائیں اور کُھل جائیں، تاریکی دور ہوکر روشنی ہوجائے اور دِل اپنی جگہ پر آجائے اور دِل مُدوّر[۱] (ام الدماغ) دِل عرَّت[۲]۔ دِل صنوبری[۳]۔ اور دل نیلوفری[۴]، چاروں دِل برابر ہوں۔ اور اسرار علوی یک رنگ ظاہر ہوں مشاہدہ ومکاشفہ تلوین وتمکین حاصل ہوں۔ جب تک دِل اپنی جگہ پر نہ آئے ذکر برابر کئے جائیں اور جب رمق اور حرکت بائیں طرف سے غائب ہو اور

Marfat.com

سینہ کے نیچے ناف کے اوپر ظاہر ہو تو سمجھے کہ دل اپنی جگہ پر پہنچ گیا ہے۔ اس حال میں ذاکر کا دل ہر حال میں ذاکر ہوگا۔ ذکر جہر کی انتہا یہیں تک ہے۔ جب عنایت الٰہی اور ہدایت مرشد سے اس مقام پر پہنچے اپنا کام معائنہ کرے۔

وَالْمُعَایِنَةُ رُؤْیَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِلَاحِجَابٍ ۵

اگر آئینہ کو آسمان کے بالمقابل رکھو تو آسمان اور آفتاب کا عکس اگرچہ وہ چوتھے آسمان پر ہے۔ اسی صفائی میں نمودار ہو جائے گا۔ اور اگر آسمان حائل نہ ہو تو تمام علویات اور سفلیات اس کی صفائی میں ظاہر ہو جائیں گے۔ اسی طرح تیرے دل کا آئینہ اگر مصقل اور مصفا ہو جائے تو عالم بالا و عالم پست کی اس میں جلوہ نمائی ہو اور بایں طور، تو ہر مکان میں موجود و حاضر رہے۔

تزکیہ نفس و مقام قلب و روح کا بیان

تصور اسم اللہ سے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور نفس کے تزکیہ سے تصفیہ قلب حاصل ہوتا ہے۔ اور تصفیہ قلب سے تجلیہ روح۔ اور تجلیہ روح سے تجلیہ سر حاصل ہوتا ہے۔ جب یہ چاروں متفق ہو جاتے ہیں، اس وقت صاحب نفس، نفس پر قادر ہو جاتا ہے اور نفس اُسکا تابعدار بن جاتا ہے۔ مگر خلاف نفس بجز توجہ مرشد کامل کے ممکن نہیں ہے۔ نفس پر قابو پانا اور اُسے قید کرنا نہایت دشوار امر ہے، کیونکہ نفس بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور شیطان گویا اس کا وزیر اعظم ہے۔ جب وجود میں نفس بادشاہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ صاحب نفس کا معبود بن جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ۵ اے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔ مرشد کامل ان دونوں دیو کو پہچانتا ہے اور طالب کے وجود سے جدا کرتا ہے۔ بلکہ ان دونوں کا فردوں کو مار ڈالنا بدون توفیق الٰہی کے ممکن نہیں۔ جس وقت طالب ظاہری و باطنی طاعت و عبادت بجالانے لگے

Marfat.com

اس وقت جاننا چاہئے کہ نفس و شیطان اس کے وجود سے جدا ہو گئے ہیں۔

سلسلہ چشتیہ میں مرید ہونے کیلئے شرائط

(گنج الاسرار) حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

پہلے دو رکعت نفل ادا کرے پھر ان شرائط پر پابند رہے۔

۱۔ جو کچھ کھائے اللہ کا نام لیکر کھائے یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔ ۲۔ یادِ الٰہی میں عمر گزار دے ۳۔ سوتے تو خیال کرے کہ یہ موت کی نیند ہے اور اُسے اللہ کے پاس جانا ہے۔ ۴۔ جاگتے ہی کلمہ پڑھے۔ پھر اُسے تلقین کرے کہ اے مرید تو فقیر بن گیا ہے۔ سُن لفظ فقیر چار حروف سے مرکب ہے۔ ف، ق، ی، ر۔ فقیر (فاقہ ۔ قناعت ۔ یادالہی ۔ ریاضت)

ف ۔ سے مراد فاقہ ہے۔ یعنی روزے رکھنا اور کم کھانا۔

ق ۔ سے مراد قناعت ہے ہر حال میں قانع رہنا۔

ی ۔ سے مراد یادِ الٰہی ہے یعنی اللہ کی یاد میں محو رہنا۔

ر ۔ سے مراد ریاضت ہے۔

جب مرید ان چار صفات سے کامل ہو جاتا ہے تو اُسے تصورِ مرشد کی مشق کرائی جاتی ہے۔ پھر اُسے کوئی اسم مبارک بتایا جاتا ہے اور خانقاہ پر چلّہ کاٹنے کی ہدایت کی جاتی ہے پھر اُسے شجرہ پڑھایا جاتا ہے۔ اِن باتوں پر عامل ہو کر اس کی روحانی ترقی بڑھتی ہے۔ اور اس پر چودہ طبق تا عرش روشن ہو جاتے ہیں۔ پھر اُسے صحو (روحانی بیداری) حاصل ہوتی ہے اور لوح محفوظ تک اس کی نظر پہنچتی ہے۔ اور اُسے ماضی حال مستقبل کا علم ہو جاتا ہے اور درجہ تقدیم پہنچتا ہے اور روحوں اور رازِ دنیا کے اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور اسم ذات اس پر خود بخود منکشف ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

عین ذکر

دل میں بجائے ذکر لفظی کے حقیقی ذکر والی ہستی ہمہ تن اُتر آئے۔ اس وقت وہ عین ذکر ہو جائے گا۔ یہ محبت کا انتہائی درجہ ہے جو عشق کہلاتا ہے۔ عاشق ہمیشہ معشوق کی ذات کو یاد کرتا رہتا ہے۔ اس کے بعد معشوق کے تصورات اور کمال محبت میں اس کے نام کو بھول کر اس کی اصل میں سمو جاتا ہے۔ یہ درجہ استغراق ہے۔ اسی طرح عاشقِ حقیقی دنیا و مافیہا کو فراموش کر کے خداوند عالم ہی کو ہر چیز اور ہر جگہ میں دیکھنے لگتا ہے اور ہمہ اوست کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے یہ تصوف کی ابتداء ہے۔ اس کی آخری منزل فنا ہے اس کے سوا جو کچھ ہے فنا ہے اور وہ اپنے کو بھی فنا کر دیتا ہے۔ یہ معرفتِ حق تعالیٰ کی انتہائی منزل ہے کہ آدمی اس محبت میں اپنے کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔

مراتب وحدانیت

اس مقام اعلیٰ پر پہنچنے کے بعد خدا اور اس کے درمیان حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔ اور دوئی ختم ہو جاتی ہے۔ جدائی تو وہ ہے جو اپنے کو اور خدا کو دو چیزیں سمجھتا ہو۔ وہ عارف حقیقی اپنے حال سے بھی بے خبر ہوتا ہے۔ اس کو سوائے ذات باری تعالیٰ کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد اس کو جدائی کی تمیز ہی نہیں رہتی۔ یہ وحدانیت کی ابتداء ہے اور اس کی آخری منزل پر پہنچ کر فرشتگان و مقربین اور انبیاء و رسل نظر آنے لگتے ہیں اور بارگاہ ایزدی کی مخصوص چیزوں کے پردے اس کی آنکھوں سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی عظیم ترین اشیاء کو دیکھنے لگتا ہے۔

ذکر جلی یا ذکر قلبی

ذکر جلی ذکر خفی کی مواظبت پاس انفاس کرنے اور حبس دم کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دل کا سوراخ زیریں جو دل کے بالائی سوراخ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ حرارتِ نفس سے پگھل جاتا ہے۔ اور دونوں سوراخ

Marfat.com

کھل جاتے ہیں۔ بشریت محو ہو جاتی ہے۔ اور دل آئینہ کی طرح مصفٰی ہو جاتا ہے۔ اس وقت نورِ حق کی تجلی عمودی شکل میں نمودار ہوتی ہے اور نفس بصفت دل اور دل بصفت روح اور روح بصفت سر اور سر بصفت اخفا موصوف ہوتا ہے اور ذاکر ذکر ہذا کوہ طور کی طرح مورد تجلی ہو جاتا ہے اور آئینہ جہاں ہو کر عکس پذیر ہوتا ہے۔ دل اسکا بیت اللہ ہو جاتا ہے اور رُخ اس کے چار ہو جاتے ہیں۔ ایک دنیا کی طرف ایک آخرت کی طرف ایک خالق کی طرف ایک مخلوق کی طرف اور زمین میں خلیفہ کا خطاب پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ؕ

اقسامِ ذکر

چار قسم ہے۔ ۱ ذکر لسانی ۲ ذکر قلبی ۳ ذکر روحی ۴ ذکر سری۔

ذکر لسانی زبانی ذاکر سیفِ زبان ہو جاتا ہے۔

ذکر قلبی میں محبت الٰہی کا ایسا داغ ہو جاتا ہے اور زندگی و موت میں دل ہرگز نہیں مرتا۔

ذکر روحی روحی ذاکر ہمیشہ ارواحِ انبیاء اور اولیاء کا ہم مجلس رہتا ہے۔

ذکر سری سری ذاکر پر ظاہری و باطنی تجلیات کے مشاہدے اس طرح برستے ہیں جس طرح باران رحمت کے قطرات برستے ہیں۔ جب یہ چاروں ذکر یکبارگی ہوتے ہیں تو عارف باللہ ہو جاتا ہے اور مٹی بن جاتا ہے

دائمی ذکر سالک کو آگاہ ہونا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں رات دن میں چوبیس ساعت (گھنٹے) اور ہر ساعت میں ہزار انفاس (سانس) ہیں۔ انسان رات دن میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ ان سب کو عبادت میں بسر کرے تو راہِ خدا کا سالک ہو سکتا ہے۔ کوئی سانس بغیر ذکر الٰہی کے نہ گزرے۔ جو سانس بغیر ذکر خدا گزرا وہ مردہ ہے۔ حدیث میں ہے تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃٍ یعنی ایک گھڑی

Marfat.com

ذکرِ الٰہی میں محو رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

ذکرِ جہری

فرمانِ باری تعالیٰ ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اپنے رب کو بلند آواز اور دھیمی آواز سے پکارو۔ تَضَرُّعًا سے ذکرِ جہری مراد ہے جو شدت سے ہو کیونکہ اس میں سارے بدن کے اعضاء و قویٰ شریک ہوتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اس حد تک کہ تجھے مجنون کہا جائے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کا ذکر اتنا بلند کیا جائے کہ لوگ تجھے ریاکار کہیں حدیث میں ہے جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مد دراز سے پڑھتا ہے وہ بلا حساب جنت میں جائے گا۔

پاس انفاس

پاس انفاس ذکرِ جلی و ذکرِ خفی کی مواظبت (پے در پے تکرار) ضروری ہے۔ تاکہ حضورِ دل ہو جائے۔ حضورِ دل سے مراد یہ ہے کہ نفس کا زمان اور مکان معلوم ہو جائے۔ زمان سے مراد سانس کا باہر سے لانا ہے۔ اور مکان اندر لے جانا ہے۔ پس سانس لے تو اللہ کہے اور نکالے تو ہُو کہے۔ اسی طرح کوئی سانس بغیر ذکر کے خالی نہ جائے۔ اگر رات کو گھنٹہ، نصف گھنٹہ شدت سانس سے مندرجہ بالا طریقے پر ذکر کرے گا تو جلدی فائدہ حاصل ہوگا۔

دِل کے گوشے

(گنج الاسرار)

دل کے سات گوشوں میں جو گوھر ہیں وہ سالہاسال ہوائے نفس کی وجہ سے مکروہ غذائیں کھانے کی شامت سے سیاہ اور مکدر اور اپنا وصف کھو بیٹھے ہیں۔ وہ اپنی اصلی حالت پر جبھی آسکتے ہیں جبکہ سالک مذکورہ ساعتوں کی ساعت میں ذکرِ خفی میں مشغول ہو جائے اور حبسِ دم کرے۔ پھر تنگیٔ نفس کی حرارت سے دل اور اُس کے پہلو میں جو کدورتیں ہیں مصفّیٰ ہو جائیں گی۔ اور ساتوں گوہر اپنی اصل صفت پر لوٹ آئیں گے۔ دِل کا اندرونی حصّہ کھل جائے گا۔ اور اس میں سوئی جتنا سوراخ ہو جائے گا۔ تاکہ سانس اس سوراخ سے نکل سکے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔ یہاں

Marfat.com

تک یا اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے۔ جب تک کہ سالہا سال سے بند شدہ پردے نہ کھلیں دل کا تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ نہیں ہو سکتا۔

دِل کے دو باب

جب سالک تنگیٔ نفس کی سرحد تک پہنچ جاتا ہے، تو وہ نفس کا زمان و مکان پالیتا ہے زمان اول یہ ہے کہ ذاکر ہر سانس میں ذکر جلی کرتا ہے تاکہ دِل کا کواڑ کھل جائے۔ دِل کے دو دروازے ہیں ایک اوپر کا ایک نیچے کا سانس لینے سے بالائی دروازہ کھل جاتا ہے اور یہ کام ذکر جلی کی کثرت سے صورت پذیر ہوتا ہے۔ دِل کی شکل گل نیلوفر کی سی ہے۔ خناس نے اسے دو طرف سے پکڑا ہوا اور مکڑی کی طرح جالا تنا ہوا ہے۔ اور نچلے جو پردے ہیں وہی اس کی جائے پیدائش ہے۔ دل کے نیچے بھی نیلوفر کے پھول جیسے پردے ہیں۔

دِل کی صفائی حلال غذا اور کم کھانے میں ہے۔ اور غذا بھی خشک ہو۔ تاکہ خناس کا وجود دکمزور ہو جائے اور غلیظ پردے پگھل جائیں اور نچلے پردے سوکھ جائیں۔ اور مرید ذکر خفی میں مشغول ہو جائے پھر بالائی دروازہ کھل جائے گا۔

خناس سے محفوظ رہنے کا دوسرا طریق یہ ہے کہ پاس انفاس ذکر خفی اختیار کیا جائے۔ اور ذکر خفی ہی ہے جس سے نفس مقید ہو جاتا ہے۔ پھر ہر حالت میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ تنگیٔ نفس حد تک پہنچ جائے اور دل کے اندرونی پردے کشادہ ہو جائیں اور دِل کے اندر جو غلیظ خون ہے وہ صاف ہو جائے۔

دفع خناس کا نسخہ یہ ہے کہ خناسی قوتوں کو دفع کرنے کیلئے ہر گھڑی ذکر خفی میں مشغول رہنا چاہئے اسی کے ذریعے تم خناس سے اس کے لشکروں سے اس کی خواہشوں سے جنگ کرتے ہو۔ یہی جہادِ اکبر ہے۔

Marfat.com

جہادِ اکبر

حدیث میں وارد ہے رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلیٰ جِهَادِ الْاَكْبَرِ

یعنی ——— ہم جہادِ اصغر (سیفی) سے جہادِ اکبر (مجاہدہ) کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ مراد اس سے یہ ہے کہ بیان کردہ ساعتوں میں سے ایک ساعت پاس انفاس سے نفس کو تنگی و نفس کی حد تک بند کرتے ہوئے ہر حال میں ذکر الٰہی کیا جائے۔

حبسِ دم | حبس دم اس حد تک کرنا کہ سانس میں تنگی واقع ہو جائے دوزخ کی آگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ آتشِ نفس سے دل کے اردگرد کے پردے پگھل جاتے ہیں اور نچلے پردے زائل ہو جاتے ہیں۔ اور خناس گھاس کی طرح خشک ہو جاتا ہے۔ پردوں کے اوپر خناس کی نشست گاہ ہے وہ بر سرِ دل بیٹھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّاتِ وَالنَّاسِ ۝ خناس وہ ہے جو جنوں اور انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

روح کا خزانہ اور اس کے گوہر (گنج الاسرار)

اے عزیز جب تنگیٔ نفس سے کام گذر جائے اور طاقتِ بشریت محو ہو جائے تو حق تعالیٰ کے نور تجلیات سے ایک عمود (ستون) انسان کے باطن میں اترتا ہے اور اس جگہ ذات الٰہی کا جذبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ نفس دل کی صفت اور دل روح کی صفت ہو جاتا ہے۔ اور یہ روح دل کا خزانہ ہے اور اس خزانے میں سات اور خزانے ہیں اور ہر خزانے میں تجلیٔ الٰہی کے نور کا ایک گوھر ہے۔ ان گوہروں کے حصول سے خناس اور تمام خطرات اور برے اوصاف زائل ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

ذِکر کے گوہروں کا بیان

دِل کے سات گوشے ہیں ہر گوشے میں ایک گوہر ہے۔

اوّل گوہر ذکر ظاہر ہوتا ہے اس گوہر کا وصف یہ ہے کہ بندۂ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل میں منفرد ہو جاتا ہے۔ دوم۔ گوہر عشق کا وصف ظاہر ہوتا ہے اس کا وصف یہ ہے کہ عاشق پر ہر وقت اشتیاق۔ غم اور حیرانی لاحق رہتی ہے۔ اور وہ عاشق بظاہر بے خود نظر آتا ہے مگر حقیقت میں باخود ہوتا ہے اور دیکھنے میں دیوانہ دکھائی دیتا ہے۔ سوم۔ پھر گوہر محبت کا وصف پیدا ہوتا ہے اس کا وصف یہ ہے کہ محب راضی بقضا رہتا ہے اور اُسے ہر وقت اللہ کی رضا کی طلب رہتی ہے اور اس بندے سے اللہ بھی راضی ہوتا ہے۔ چہارم۔ پھر گوہر ستر کا وصف ظاہر ہوتا ہے اور وصف گوہر سر یہ ہے کہ بندہ اپنی ارادت کے مطابق انعامات الٰہی سے آگاہی رکھتا ہے۔ پنجم۔ پھر وصف گوہر روح آشکارا ہوتا ہے کہ بندہ بیان کردہ ساعتوں میں کسی ساعت بھی حق تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہیں ہوتا۔ ششم۔ پھر وصف گوھر معرفت پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ جو کچھ دیکھتا ہے۔ حق دیکھتا ہے۔ جو کچھ سُنتا ہے حق سُنتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو کچھ اس سے سرزد ہوتا ہے حق سرزد ہوتا ہے۔ ہفتم۔ پھر وصف گوہر فقر یہ ہے کہ وہ ہر شے سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ (فقر کو اللہ کے سوا اور کسی کی احتیاج نہیں ہوتی) اور دل کو خانۂ خدا کہتے ہیں اور اس جگہ اس کا مقام ہے اور اب تحقیق ہو گیا کہ دِل خاص حرم الٰہی ہے۔

ـــ عاشقوں کا کعبہ رب کعبہ ہے مجنوں کی نظر ہمیشہ لیلیٰ کے چہرے پر رہتی ہے۔

انسانی وجود میں چار اشیاء اور اُن کا تعلق ۱۔ نفس ۲۔ قلب ۳۔ رُوح ۴۔ سرِ الٰہی۔

۱۔ نفس کا تعلق ریاضت سے ہے۔ ۲۔ قلب کا تعلق تصدیق سے ہے۔ ۳۔ رُوح کا تعلق پاکیزگی سے ہے۔ ۴۔ ستر کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے ہے۔

Marfat.com

مؤمن کا دِل

قَلبُ المُؤمِنِ عَرشُ اللّٰہِ تَعَالیٰ ۵

مؤمن کا دِل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے

اَنَا عِندَ المُنکَسِرَۃِ قُلُوبُھُم ۵

میں انکسار دلوں میں ہوتا ہوں

- حدیث میں ہے میری گنجائش نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں ہے۔ مگر مؤمن کے دِل میں ہے حدیث قدسی ہے لَا یَسَعُنِی فِی اَرضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِن یَسَعُنِی فِی قَلبِ عَبدِ مُؤمِن

(ترجمہ) زمین آسمان میرے متحمل نہیں لیکن قلب مؤمن میرا متحمل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے قَلبُ المُؤمِنِ اَکبَرُ مِنَ العَرشِ وَاَوسَعُ مِنَ الکُرسِیِّ ۵

(ترجمہ) مؤمن کا دِل عرش سے بڑا ہے اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے۔

اس سے مومن کے دِل کی عظمت اور بزرگی کا اظہار مقصود ہے۔ کیونکہ یہ (قلب مؤمن) اللہ تعالیٰ کے عشق۔ اسرار۔ معراج معرفت اور ذکر کا گنجینہ ہے۔

- دِل میں قلب اور قلب میں ستر ہے اور سر میں مشاہدہ نورِ حضور معرفت ہے۔ وہاں پر دیدارِ الٰہی ہوتا ہے۔

- ایک حدیث میں ہے کہ آدمی کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اور اس میں قلب ہے ا قلب میں فواد اور فواد میں ستر اور ستر میں مَیں ہوں۔

- دِل ایک آئینہ ہے اور لوح محفوظ بھی ایک آئینے کی طرح ہے جس میں تمام عالم موجو کی اشیاء کا عکس موجود ہے۔ اسی طرح دِل بھی ایک آئینہ ہے۔ اب اگر عکس والے آئینے صاف آئینے کے سامنے رکھ دیا جائے تو وہ تمام تصادیر اس میں خود بخود نظر آنے لگیں گی۔ لہٰ

Marfat.com

جب دِل کا آئینہ کثافت دنیا اور آلائش عالم سے پاک صاف ہو تو وہ لوح محفوظ سے متعلق ہوگا اور عالم ملوکیت کی تمام اشیاء اس میں نظر آنے لگیں گی۔ دِل جب تک عالم جسمانی (محسوسات) کی طرف متوجہ رہتا ہے عالم ملکوت اس کے سامنے سے پوشیدہ رہتا ہے اور اس کو وہاں کی چیزیں نظر نہیں آتیں۔ جب خواہشات نفسانی اور دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہوگا معرفت الٰہی کی طرف رجوع کرے گا۔ دِل اللہ کا نام جپتا رہے اور اسی محویت کے عالم میں اپنے کو کھو دے تو دِل کا دروازہ بیداری کے عالم میں کھل جاتا ہے۔ فرشتوں کے ارواح نظر آنے لگتے ہیں۔ وہ انبیاء کرام کو بھی دیکھتا ہے۔ اُن سے فیوض حاصل کرتا ہے۔ ملائکہ زمین و آسمان نظر آنے لگتے ہیں۔

؎ اے تن رب سچے دا حجرہ اندر پا فقیرا جھاتی ہُو
۱ نہ کر منت خواجہ خضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہُو
عشق دا دیوا بال اندھیرے مت لبھے مست کھڑاتی ہُو
مرن تھیں مر رہے اگے باہُو جنہاں رمز فقیری پچھاتی ہُو

قَلْبُ الْمُؤْمِنُ مِرَاۃُ الرَّبِّ ۵

مؤمن کا دِل رب تعالیٰ کا آئینہ ہے

یہ دِل ہے جو خلیفہ رحمان ہے اور بندۂ جمال سبحان ہے

؎ محرابِ جہاں جمال رخسارۂ ماست
سُلطانِ جہاں در دِل بیچارۂ ماست

(ترجمہ) خلقت کی سجدہ گاہ ہمارے چہرے کا جمال ہے
کیونکہ دُنیا کا بادشاہ ہمارے مسکین دِل کے اندر ہے

بس ہر وقت سوز و ساز میں رہو۔ جان کی بازی لگا دو کیونکہ حق تعالیٰ تیرے ساتھ ہے۔ اور تیرا ہے۔ حق تعالیٰ کے ساتھ بنائے رکھو اور ہزاروں راز پاتے رہو۔

Marfat.com

قَلبُ المُومِنِ عَرشُ اللهِ تعالیٰ ۔ مومن کا دِل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے ۔

اَلرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استَوٰی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے اسم رحمٰن سے عرش پر متمکن ہے ۔

یہ ہے عرش رحمٰن اور یہ ہے دِلِ انسان ۔ اور انسان کیا ہے ۔ سرِّ سبحان ہے ۔ یعنی حق تعالیٰ کا راز ہے ۔

؎ دِل کعبۂ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است مکن جائے بتگراں

(مطلب) دِل کعبہ سے بڑا ہے اس کو بتوں سے خالی کرلے
یہ پاکیزہ گھر ہے اس کو بت بنانے کا مکان نہ بنا

● ۔ قلب کے تین حروف ہیں ۔
ق سے مراد قربِ الٰہی ہے ۔
ل سے مراد لقائے الٰہی ہے ۔
ب سے مراد بقا باللہ ہے ۔
جو شخص اِن صفات سے متصف ہے وہ صاحبِ قلب ہے ۔ ورنہیں تو اہلِ کلب (سلطان باہوؒ)

● ۔ انسان اور حیوان کے درمیان دِل ہے اگر یہ اللہ کے نور سے منور ہے تو انسان ہے ورنہ حیوان ۔ (سلطان باہوؒ)

رُوحانی مقامات

چار چیزیں روحانی اور حقیقی ولایت کیلئے اہم ہیں ۔ جنہوں نے اِن چار حقائق سے آگاہی حاصل کرلی وہ آسمانوں کے عالمِ ملکوت میں داخل ہوسکتا ہے ۔ اُسے قضاء و قدر اور اس کی نشانیوں کا کشف ہوسکتا ہے ۔ وہی خدا کے الہامی کلمات کا ذوق و فہم حاصل کرکے تمام روحانی احوال و مقامات سے بہرہ ور ہوسکتا ہے ۔ ۱ ۔ ایمان ۲ ۔ سچی مخلصانہ توبہ ۳ ۔ زہد ۴ ۔ مقامِ بندگی ۔ مندرجہ بالا چار اصولوں کی تکمیل کیلئے چار مددگار ہیں ۔ ۱ ۔ کم بولنا ۲ ۔ کم کھانا ۳ ۔ کم سونا ۴ ۔ تنہائی اختیار کرنا ۔ (عوارف المعارف)

Marfat.com

مومن کا دِل بیت اللہ اور عرشِ الٰہی ہے

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے۔

قَلْبُ الْاِنْسَانِ بَیْتُ الرَّحْمٰنِ ط انسان کا دِل دراصل خانہ کعبہ ہے۔

دوسری جگہ فرمان ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی ط یعنی مؤمن کا دِل عرشِ الٰہی ہے۔

پس کعبۂ دِل کا حج کرنا چاہیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کعبۂ دِل کا حج کس طرح کرنا چاہیئے۔ ارشاد فرمایا کہ انسان کا وجود بمنزلہ ایک چار دیواری کے ہے۔ اگر اس چار دیواری میں سے شک و وہم غیراللہ کا پردہ دُور کر دیا جائے تو دِل کے صحن میں خدا کی ذات کا جلوہ نظر آئے گا۔ حج کعبہ کا یہی مقصد ہے۔

شعر

دِل کعبہ اعظم است بکن خالی از بُتاں
بیتُ المقدّس است مکن جائے بُتگراں

(مطلب) دِل کعبہ سے بڑا ہے اس کو بتوں سے خالی کرلے
یہ پاکیزہ گھر ہے اس کو بت بنانے کا مکان نہ بنا

حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دِل کو خانہ خدا اور عرشِ الٰہی کیوں قرار دیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ط میں تمہارے اندر ہوں پھر تم مجھے کیوں نہیں دیکھتے۔

اے عمرؓ! رہنے کی جگہ کو گھر کہتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ دِل میں رہتا ہے۔ لہٰذا دِل خانہ خدا اور عرشِ الٰہی قرار دیا۔ پھر حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس خاک کے پتلے میں بولنے والا، سننے والا، جاننے والا اور دیکھنے والا کون ہے اور کیسا ہے؟

Marfat.com

پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہی (خدا) بولنے والا۔ وہی سننے والا۔ وہی دیکھنے والا ہے۔ عمرؓ پرسید، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ذاتِ خاص حضرت چہ باشد؟ پیغمبر خدا فرمود۔ اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْمٍ ط

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ حضرت کعبۂ دِل کا حج کون ادا کرتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خود ذات خداوندی۔ یعنی جب بندگیٔ نفس کا پردہ دُور کر دیتا ہے اور عبد و معبود کے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا وہ صفات الٰہی سے متصف ہو جاتا ہے اور اس کے دِل میں ذاتِ الٰہی کی سمائی ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا بندے کے دِل میں سمانا ہی کعبۂ دِل کا حج (حقیقی حج) ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ ذاتِ رحمٰن کیا ہے اور دیگر اشیا رکیا؟

ارشاد فرمایا تمام اشیا رمظہر الٰہی ہیں۔ درحقیقت سب ایک ہی ہیں۔ ظہور کی صفات مختلف ہیں۔ جیسا کہ مطلب ایک ہوتا ہے اور اس کو مختلف عبارتوں سے ادا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ذات صرف ایک ہی ہے۔ لیکن اس کے مظاہر مختلف ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْط" ط اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر احاطہ ہے۔ لیکن انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر شرف و بزرگی حاصل ہے۔ فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ط یعنی خدا تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

(از اسرارِ حقیقی حضرت خواجہ غریب نوازؒ)

اقتباس از رسالہ نورِ وحدت حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ

جو آپ نے ایک سید صاحب کی طرف رقم فرمایا تھا۔ اس کے اہم اقتباس تحریر کئے جاتے ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اے سید صاحب! جب تو سونے لگے تو اس طرح نیت کر کہ عالم بطون میں جاتا ہوں اور اپنی حقیقت

Marfat.com

کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ جب جاگے تو جان لے کہ عالم ظہور میں آیا ہوں اور بطون سے ظہور میں ظاہر ہوا ہوں۔ اور چاہئے کہ سحر کے وقت اُٹھے ۔ استغفار کرے اور روئے کہ اے میری حقیقت مجھ کو مجھ سے مار ڈال اور مجھ کو مجھ سے نہ چھپا اور دوئی سے باہر لا۔ اور تہجد کی نماز گزار اور سورۃ یٰسین پڑھ اس کے بعد وحدت کے فکر میں مشغول ہو۔ تاآنکہ صبح کی نماز کا وقت ہو۔ جب نماز سے فارغ ہو سورج کے نکلنے تک مراقبہ وحدت میں مشغول ہونا چاہئے ۔ جب سورج نکل آئے چار رکعت دو سلام سے گزار سورۃ یٰسین پڑھ بہت سے فوائد رکھتی ہے ۔ لیکن نماز اور قرآن پڑھتے وقت فکر وحدت ہاتھ سے نہ دے ۔ اور جانے کہ اپنی عبادت آپ کرتا ہے ۔ اور اپنے کلام آپ پڑھتا اور کہہ کہ اے میری حقیقت مجھ کو مجھ سے مار ڈال اور مجھ کو مجھ سے نہ چھپا اور دوئی سے باہر لا ۔ اے سید! جان کہ غفلت کی موت سے کوئی بدتر موت نہیں ہے۔ اس موت اور سخت عذاب سے خائف ہو کر وحدت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے ۔ اور یقین کے ساتھ جاننا چاہئے کہ سب جا ایک ہے۔ اور ایک کے سوا موجود نہیں ۔ جس قدر یہ خیال غالب ہے سعادت اس میں ہے اور جب وہم دوئی ۔ دوئی سے باہر آیا اس وقت قیامت واقع ہوئی ۔ اور شہود کی جنت میں ہمیشہ کیلئے آسودہ ہوا ۔

اے سید! مقصود یہی ہے کہ دوئی کا وہم اُٹھ جائے ۔ اور تو نہ رہے اور وہ رہے ۔

اے سید صاحب ! اَللہُ مُطلق اور مُحَمَّد صلی اللہ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بَرحَق ۔

دِل کے دروازے کھُلنا

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تین حجابوں کے اُٹھ جانے سے سالک کے دل کے دروازے کھُل جاتے ہیں اوّل دو عالم کی سلطنت لیکر بھی اظہارِ مسرت نہ کرے ۔ دوسرا اگر اس سے سب کچھ چھین لیا جائے تو غمگین نہ ہو ۔ تیسرے کسی قسم کی عطا و تعریف پر فریفتہ نہ ہو ۔ کیونکہ مسرور ہونے سے اس کا نفس حریص ہوتا ہے ۔ اور تعریف پر فریفتگی سے پست ہمتی ثابت ہوتی ہے ۔ فرمایا اگر جماعت اولیاء اللہ میں شمولیت کی آرزو ہے تو دنیا و آخرت کی بال برابر بھی پرواہ نہ کرے ۔

Marfat.com

اور خدا کے سوا کسی کا خیال دل میں نہ لاوے اور عبادت میں مصروف رہے اور حلال روزی کھا

مؤمن کا دل

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ آیت پڑھی۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى یعنی خدا عرش پر ہے۔ تو اُس کی تلاش میں عرش پر پہنچ گیا۔ عرش پر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے عرش سے پوچھا کہ خدا کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں نے یہ سُن رکھا ہے کہ وہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حقیقت ہے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش

اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ ۔ میں انکسار دلوں میں رہتا ہوں۔

مؤمن

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ تم کون لوگوں سے ہو؟ جواب دیا ہم مؤمن ہیں۔ دریافت فرمایا علامت کیا ہے؟ عرض کی ہم بلاؤں پر صبر کرتے ہیں نعمتوں پر شکر بجا لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوا رب کعبہ کی قسم تم لوگ مؤمن ہو۔

؎ قلب مؤمن بیت اللہ ہے ۔ اور بیت اللہ میں شرک کی گنجائش نہیں

دل ایک مجازی دوسرا حقیقی ہوتا ہے۔ حقیقی دل اُن مقربان الٰہی کا حصہ ہے۔ جو حضور الٰہی میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔

؎ عاشقوں کا کعبہ رب کعبہ ہے ۔ مجنوں کی نظر ہمیشہ لیلیٰ کے چہرے پر رہتی ہے

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ مؤمن کے دل میں ذکر خفی ہر وقت موجود رہتا ہے۔ لہٰذا اُسے حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے۔ اور مسلم کا دل خفی ذکر سے چونکہ غافل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ درحقیقت مُردہ شمار ہوتا ہے۔

Marfat.com

خودی حجاب ہے

راہِ حق میں حجاب اسی خودی کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ خدا دُور نہیں ہے لیکن بندہ خودی کی وجہ سے خدا سے دُور اور غائب ہے۔ جب خودی اُٹھ جاتی ہے تو خدا ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ تو خود بخود ظاہر ہے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز ناپید ہے۔ جب تک بندہ اپنی صحبت یعنی اپنے نفس کی صحبت میں رہتا ہے اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور خدا کو نہیں دیکھتا۔ جب قلندر صفت ہو جاتا ہے پردہ اُٹھ جاتا ہے اور مجوبی ختم ہو جاتی ہے۔

؎ محجوب شدی ز صحبت خود	تو اپنی خودی کی وجہ سے حجاب میں ہے
از دوست بروّ قلندر شوی	اپنے نفس کی دوستی چھوڑدے قلندر بن جائیگا

مولا اور بندے کے درمیان غیر کے تعلق کی کثافت اور پندارِ خودی کا پردہ ہے۔

جب بذریعہ مجاہدہ کے یہ پردہ اُٹھ جاتا ہے تو مشاہدہ ہوتا ہے۔ جس طرح آئینہ جب زنگ آلودہ ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ جب زنگار دُور ہو جاتی ہے تو اس میں خود بخود اشکال منکشف ہو جاتے ہیں۔

؎ بدہ آئینہ دِل را صفائی
اگر دیدارِ آں محبوب خواہی

(ترجمہ) اگر تجھے دیدارِ محبوب کا اشتیاق ہے!
تو شیشۂ دل کو صیقل مجاہدہ سے صاف کر

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْن۔ کو مدنظر رکھتے ہوئے مقربین میں سے ہو جا۔ دونوں جہانوں کو جَو کے عوض بیچکر خوشی خوشی معرفت الٰہی کا پیالہ پی لے۔ تاکہ تیرے کانوں میں موسیٰ علیہ السلام کی طرح ندا آئے اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اور تجھے ایسا

Marfat.com

بے ہوش کرے کہ غیر حق تیرے دل سے فراموش ہو جائے۔

پردہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اگر کوئی پردہ ہے تو یہی صرف ایک نفس کا حجاب ہے یہ درمیان سے اُٹھ جائے تو معاملہ صاف ہے۔

ے
ہرطرف بینم بجلوہ ذات نوُر
از تصور اسم اللہ با حضور!

(ترجمہ) باحضور اسم اللہ کے تصور سے ذاتِ نوُر جلوہ ہر طرف دیکھتا ہوں

نفس کی معرفت خدا کی معرفت نفس کی معرفت پر موقوف ہے۔ اور نفس کی معرفتِ خدا کی معرفت کی کُنجی ہے۔ رسُول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا۔

عارفوں کے نزدیک انسان کی سعادت خدا کی معرفت میں ہے۔ اور بیعت ہونے کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ خدا کی معرفت حاصل ہو۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ مِنْ شَیْئٌ۔ جس نے خدا کو پہچانا اس سے کوئی چیز مخفی نہیں (قول عارف)

خودی اپنے نفس اور اپنی ذات کا مکمل شعور۔ یعنی اپنے نفس کی پہچان۔ اپنی ذات کی پہچان۔ عرفان ذات ہے۔ اور عرفان ذات، عرفان خداوندی کا وسیلہ ہے۔ عرفان خدا عرفان کائنات ہے۔ عرفانِ خدا صاحبِ حال اور صاحب مشاہدہ ہوتا ہے

ے
کہاں ہے پردہ کدھر ہے مخفی کب اس کا مکھڑا نقاب میں ہے
قصور اپنی نگاہ کا ہے وگرنہ کب وہ حجاب میں ہے۔

— — — — — — —

Marfat.com

نفس کا بیان

نفس کہاں سے پیدا ہوا

نفس کیا چیز ہے اور وہ کس مقام سے پیدا ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم کی تلقین کی اور کل چیزوں کے نام سکھائے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ ۔ پہلے پہل اُن کی نظر عرش پر پڑی دیکھا کہ عرش پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے، دیکھکر کہا لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کس کا نام ہے؟ اللہ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام تمہارے فرزندوں میں ایک رسول آخر زمان ہوگا۔ جس پر نبوت ختم ہو جائے گی محمد رسول اللہ اس کا نام ہے۔ قیامت کے دن وہ تمہاری شفاعت کرے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں غیرت پیدا ہوئی کہ بیٹا باپ کا شفیع کس طرح بنے گا۔ اس غیرت سے حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں نفس پیدا ہوا۔ جس سے انہوں نے گندم دانہ کھالیا اور بہشت سے نکلے گئے اور حسد سے حرص پیدا ہوئی کہ ابابیل نے قابیل کو مار ڈالا اور کافر ہوگیا اور حسد سے کبر وانا۔ غرور پیدا ہوا۔ جو شیطان علیہ اللعنۃ کا لباس ہے اور کبر وانا سے ــــــــــ اور اب منی سے دنیائے راہزن پیدا ہوئی۔ اور دنیائے راہزن سے چار پسر۔ ۱ خناس ۲ خرطوم ۳ وسوسہ ۔ ۴ خطرات پیدا ہوئے۔ جو شخص قبائل (مندرجہ بالا) شیطانی کو منقطع کرے گا۔ وہ معرفت مولا کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور ہوا وہوس اور نفسانیت سے بھی نکل نہیں سکتا۔ جیسا کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہے جو اپنے مولا کی تکلیف پر صبر نہ کر سکے۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہے جو تکلیف مولا میں لذت نہیں پاتا۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ شخص اپنے دعویٰ

Marfat.com

میں صادق نہیں ہے جو اپنے مالک کی تکلیف پر شکر گزاری نہ کرے۔ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہے جو اپنے مولا کے مشاہدے میں اس کی تکلیف کو نہ بھول جائے۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ مشاہدہ الٰہی اور مقام حقیقت میں پہنچ کر صاحب وصال ہوتا ہے۔ (مجالسۃ النبی ۲۶)

فقر کا بیان

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے (میرا اصل ورثہ و ترکہ ہے)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَبِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

فقر کے کمال پر مجھے فخر حاصل ہے اور اس کے باعث قیامت کے روز تمام انبیاء اور مرسلین کے درمیان میں سر بلند ہونگا۔

فقر آیا کونسا باطنی فن و کمال ہے جس پر فخر الانبیاءؑ کی ذات بابرکات فخر فرماتے ہیں۔ لغت عربی میں فقر۔ افلاس اور تنگدستی دنیاوی تنگی و ناداری کو کہتے ہیں لیکن باطنی دنیا میں فقر دونوں جہان کی بادشاہی کا نام ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فقر کی تعریف کے متعلق ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ الْفَقِیْرُ مَنْ لَیْسَ لَہٗ دِرْھَمٌ وَلَا دِیْنَارٌ بَلِ الْفَقِیْرُ مَنْ قَالَ لِشَیْئٍ کُنْ فَیَکُوْنُ ط

دنیائے باطن میں فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس روپے پیسے نہ ہوں بلکہ فقیر وہ ہے جو کسی شئے کیلئے کہدے کہ ہو جا وہ ہو جائے۔

یعنی فقیر وہ ممتاز اور محبوب ہستی ہے جو مالک الملک ہو اور جس کی زبان سیف الرحمٰن ہو کہ جس کام کے لئے امر کرے کہ ہو جا پس وہ ہو جائے۔

Marfat.com

اور فقر کی تعریف یہ بھی آتی ہے۔

اَلْفَقْرُ اِذَا اتَمَّ فَهُوَ اللّٰهُ ۔ یعنی جب فقر کا مرتبہ تمام ہوجاتا ہے تو بس اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

یعنی فقیر اللہ تعالیٰ کے نور میں فنا حاصل کرکے اُس کے نور سے باقی باللہ ہوجاتا ہے۔ سو باطن میں فقر سب سے اعلیٰ، افضل اور بلند ترین مرتبے اور ارفع ترین درجے کا نام ہے۔ وہ فقر اختیاری ہے نہ کہ فقر اور افلاس اضطراری جو کہ محض دُنیوی مفلسی اور ناداری اور موجب رُسوائی و خواری ہے۔ (مخزن الاسرار)

حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ فقر کے اس وقت تک مستحق نہیں ہوتے جب تک کہ بائیں ہاتھ والا فرشتہ بیس سال تک کچھ نہ لکھے۔

راہ فقر میں دو چیزیں اصل اصول ہیں ایک خدا تعالیٰ کے سوا دل کو ہر چیز کی محبت سے دُور رکھنا اور سب سے غیر متعلق رہنا۔ دوسرا اپنے تمام حرکات و سکنات اور کردار و گفتار کو منجانب اللہ سمجھنا اور یقین رکھنا کہ میری حیثیت اس درمیان میں ایک ہدف اور مظہر سے زیادہ نہیں ہے۔ ہاں الفاظ کا زبان سے ادا کرنا زندیق کی نشانی ہے۔ جبکہ صدیق وہ ہے جو اس معنی پر یقین رکھے۔ شریعت مطہرہ کے راستے پر چلے اور اپنی زندگی حق کی بندگی میں گزار دے۔ (سبع سنابل)

فقر

ہفت وادی فقر بیابان ہفت وادی فقر یہ ہیں۔ ۱۔ طلب۔ ۲۔ عشق۔ ۳۔ عرفان۔ ۴۔ توحید۔ ۵۔ استغنا۔ ۶۔ فنا۔ ۷۔ بقا۔ (تذکرہ غوثیہ)

فقر مردانِ خدا کا طریقہ اختیار کرے۔ تمام مقاصد دین و دنیا۔ اور مراتب و مدارج اور کشف و کرامات کو ترک کردے اور نامرادی و ناکامی کے میدان

Marfat.com

یں قدم رکھے۔ ورنہ اس کو فقر کی ہوا بھی نہ لگے گی۔

فقرہ جب آدم علیہ السلام کی جان فقر کے راز سے جلنے لگی تو انہوں نے آٹھوں بہشت ایک گندم کے دانہ کے عوض دے دی۔ جب تک آدمی جان پر نہیں کھیلتا اُسے اپنے خالق کی طرف راستہ نہیں ملتا۔

فقرہ ؎ ہمہ عالم چو مظہر عشق اند
ہمہ را بر کمال می بینم

(مطلب) جب تمام عالم عشق کا مظہر ہے
تو ہم ہر چیز میں کمال دیکھتے ہیں

حضرت قاضی عین القضاۃ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ارادت کی ابتدا یہ ہے کہ تو ایمان اور کفر سے نہ لڑے۔ اور ہر ایک مذہب کو دوسرے پر ترجیح نہ دے۔ اور بہتّر حلقوں (فرقوں) یں کچھ فرق نہ کرے۔ کہ اگر تو نہ عالم ہے نہ ارادتمند۔ تو تُو نہ فرق کر سکے گا نہ راہِ طلب میں چل سکے گا۔ اور یہ فرق نہ کرنا نور کے احاطہ یں ہے۔ نہ کہ حدِ ظہور یں (کہ تجھ پر عیاں ہو جائے)
شیخ حسن معز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔
وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ط ۔ جب تجھے زیادتی حسن کا کشف ہو جائے گا۔
تو تُو مسلمان اور کافر میں جمال محبوب کا مطالعہ کر سکے گا۔ اور آتش پرست کا زنار خود اپنی گردن یں پڑا پائے گا۔ جب عشاق کا رنگ صِبْغَةَ اللّٰهِ کا رنگ ہو جاتا ہے تو وہ جس رنگ یں ہو۔ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ط کا جلوہ دیکھتا ہے۔

؎ شرف در عشق او گشت آں قلندر
کہ ہفتاد و دو ملت یار دارد

(مطلب) وہ قلندر عشق حق یں شرافت پا گیا
جو بہتّر حلقوں کو دوست رکھتا ہے

Marfat.com

یاد رکھو کہ ہر کفر میں ایک ایمان ہے اور ہر ایمان میں ایک کفر ہے ہر بُت میں ایک جان پوشیدہ ہے کفر کے پردہ سے ایمان ہویدا ہے وہ ایمان جو کفر میں پنہاں ہے ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے

فقرا اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ هُوَ اللّٰهُ ۔ جب فقر پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے تو اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے اس سے یہی مراد ہے کہ کمال کے بعد فقر فقر نہیں رہتا۔ بلکہ بادشاہی ہی ہے۔

؎ چوں فقر زتو شد تمام
خواجہ خدائی بکن

(مطلب) جب تیرا فقر مکمل ہو گیا
تو اے خواجہ خدائی کر

● ۔ پس لازماً اس راز کے افشاء کرنے سے عاقلوں کے سر کاٹے جاتے ہیں۔ اور دیوانے اور بیدل تھپڑ کھاتے ہیں۔ اور رسوائے جہاں بن جاتے ہیں۔

● ۔ لیکن جب اس راز کو چھپاتے ہیں تو جسم کو آگ لگ جاتی ہے اور جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فقر وہ آتشِ ربانی ہے کہ جس دل میں داخل ہوتی ہے اُسے جلا دیتی ہے۔ اور فقر وہ نورِ سُبحانی ہے کہ جہاں چمکتا ہے اَنَا الْحَقّ اور سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ کے نعرے لگواتا ہے اور نااہلوں کیطرف سے پتھروں کی بارش کرا کر بدنام اور رسوائے عالم کرتا ہے بیچارہ درویش بے خویش اگر دم مارے تو پتھر کھائے اگر دم نہ مارے تو بے بس اور بے دم ہو کر ہلاک ہو جائے اس کیلئے ہر وقت حیرت اور تحیّر ہے ۔ کہاں ہے پردہ کدھر ہے مخفی کب اسکا مکھڑا نقاب میں ہے۔ قصور اپنی نگاہ کا ہے وگرنہ وہ کب حجاب میں ہے۔

فقرا کا کام فرمایا فقرا کا کام ہر کسی کو نیک بات کہنا اور دُعا دینا ہے۔ آگے کسی کے ساتھ جو ہونا ہے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں کسی نبی یا ولی کو دخل نہیں ہے۔ وہ خداوند اور کردگار ہے۔ اپنا کام جمال سے بھی کرتا ہے اور جلال سے بھی۔ (حضرت جہاروی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

راز خبردار ! اگر تو عاشق صادق ہے تو مجمع کے سامنے اسرارِ الٰہی کبھی بیان نہ کر۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عشق کی مستی کے عالم میں منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے ایک راز بیان کردیا۔ تو دار پر چڑھا دیئے گئے۔

راز کی بات عشق و مستی میں اگر راز کی باتیں نکل جائیں تو طریقت میں اُس کی سزا پھانسی کا تختہ ہے۔

مقام راہِ فقر و سلوک

تمام محققین سلوک کی کتابوں میں یہ بات مذکور ہے کہ سالک کیلئے راہِ سلوک میں ایک ایسا مقام بھی آتا ہے کہ اس کی دنیا آخرت۔ اور آخرت دنیا ہوجاتی ہے۔ اوّل آخر سے انجام پذیر ہوتا ہے اور آخر اوّل سے پیوستہ ہوجاتا ہے۔ اور جب عالم یہ ہے تو کونسا محقق دنیا میں دیدارِ الٰہی کے انکار کا مرتکب ہوسکتا ہے۔ جب ازل ابد تک رسیدہ۔ اور ابد ازل سے پیوستہ ہے تو (اُن محققین کیلئے) سب ایک کلمہ بلکہ ایک حرف بلکہ ایک نقطہ بن جاتا ہے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ محققین (دنیا میں) رُویَت باری تعالیٰ کو کمترین حالات میں جانتے ہیں اور (اس حالت کے) اظہار کو شرک علی گردانتے ہیں پھر فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم میں کن باتوں میں اُلجھ گیا۔ عاشق کی سیر ہر ساعت عرش الٰہی تک رہتی ہے۔ (شیخ سعدیؒ صفحہ سبع سنابل)

نظرِ بصیرت نظرِ بصیرت کے تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار اجزاء ہیں۔ ان میں سے ایک جُز آنکھ کی نگاہ میں آیا ہے۔ باقی تمام اجزاء وارث کامل عارف کی ذات میں ہیں۔ اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ یہ مرتبہ غوث کو حاصل ہے عارف تحت الثریٰ سے عرش کرسی سے اُوپر ستر ہزار حجابات اپنی ذات میں دیکھتا ہے۔ ہر حجاب میں ستر ہزار عالم ہے۔ حجابوں کا درمیانی فاصلہ ساٹھ ہزار سال کی مسافت ہے۔ (ابریز)

Marfat.com

فقیر

۱۔ ظاہر میں محتاج اور باطن میں لا یحتاج۔ ۲۔ ظاہر میں عاجز گدا باطن میں غنی۔
۳۔ ظاہر میں اہل رنج باطن میں صاحب تصرف گنج ۴۔ ظاہر میں اہل سوال باطن میں عارف باللہ۔
ولی اللہ۔ صاحب وصال۔ ۵۔ ظاہر میں دنیاوی علم سے جاہل باطن میں عالم فاضل عارف۔
۶۔ ظاہر میں گمنام اور باطن میں اٹھارہ ہزار عالم میں مشہور و معروف ۷۔ ظاہر میں اہل تقلید
باطن میں اہل توحید۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علماء میرے سینے سے پیدا کئے گئے ہیں
سادات میری پیٹھ سے۔ اور فقیر الٰہی نور سے پیدا کئے گئے ہیں

رازبھید حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کسی تاریک رات میں سخت چٹان پر اگر کوئی سیاہ چیونٹی رینگے اور میں اس سے واقف یا باخبر نہ ہوں تو یہ کہوں گا کہ میرے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے جسے وہ اپنے احباء کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ اور اس پر کسی فرشتہ اور انسان کو مطلع نہیں کرتا۔

صفائی باطن کے تین طریقے

- مشائخ عظام نے صفائی باطن کے تین طریقے مقرر کئے ہیں

(۱) پہلا طریقہ ذکر ہے۔ خواہ اسم ذات ہو یا نفی اثبات کا ہو۔ (تزکیہ۔ پاکیزگی)

(۲) دوسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ (تصفیہ۔ صفا)

(۳) تیسرا طریقہ رابطہ شیخ ہے۔ (تجلیہ۔ جلا روشنی)

Marfat.com

سالک کیلئے ضروری ہے کہ جب تک تزکیہ۔ تصفیہ۔ تجلیہ نہیں کریگا کسی مقام پر نہ پہنچے گا درویشی کے جوہر اس میں ظاہر نہیں ہونگے۔ اس واسطے کہ تزکیہ۔ تصفیہ اور تجلیہ۔ شریعت طریقت اور حقیقت کیلئے ہوتا ہے۔

- تزکیہ نفس سے شریعت حاصل ہوتی ہے جو نماز ادا کرنے روزہ رکھنے اور دمبدم ذکر جلی میں مشغول ہونے پر منحصر ہے تصفیہ دل سے طریقت حاصل ہوتی ہے جو نماز ادا کرنے روزہ رکھنے اور دمبدم ذکر خفی کرنے پر منحصر ہے۔
- جب تجلیہ روح حاصل ہوتی ہے تو سات گوہر جو دلی خزانے میں ہیں روشن ہوتے ہیں پہلے گوہر ذکر روشن ہوتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے کہ موجودات کے کل وجود سے متنفر ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد گوہر عشق ظاہر ہوتا ہے جس کی علامت شوق اشتیاق۔ درد۔ اندوہ۔ حیرانی اور بے خودی ہے۔ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے۔ پھر گوہر محبت ظاہر ہوتا ہے جس کی علامت دل کو محبت غیر سے خالی کرنا ہے۔
- ہر حالت میں رضائے حق پر راضی رہنا ہے۔ پھر گوہر ستر ظاہر ہوتا ہے جس کی علامت مواہب الٰہی سے واردات کی آگاہی ہے۔ پھر گوہر رُوح ظاہر ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ تمام چیزوں سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ تو حقیقت کے انجام پر پہنچ جاتا ہے۔ اور انوار تجلے سے متصف ہو جاتا ہے۔ اور اٹھارہ ہزار عالم کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہے۔ اور جس قدر اس کے نصیب ہوتا ہے اس دریا میں غواصی کرتا ہے۔ (جواہر خمسہ)

تصورِ شیخ یا شغل برزخ کبیر

- شیخ جو انوار لاہوتی کا مظہر ہے۔ اس کا تصور کرے ذکر و فکر میں بھی اور مراقبہ میں بھی اور اُسے حاضر و ناظر جانے۔ یہ اس کی پرستش نہیں ہے بلکہ حق کی پرستش ہے

Marfat.com

اپنے آپ کو شیخ کی مجلس میں تصور کرے۔ شیخ کو اپنے پاس دائیں یا بائیں یا سامنے تصور کرے۔ یا اپنے آپ کو ہمہ تن شیخ سمجھے۔ یا تصورِ شیخ یوں کرے کہ اپنا ظاہر و باطن ولباس و جسم، شیخ کا ظاہر و باطن ولباس و جسم تصور کرے۔ انشاءاللہ فنا فی الشیخ ہو کر شیخ کے اسرار اپنے میں نمایاں دیکھے گا۔ مُرید ہر وقت اپنے شیخ کو غیب کے مشاہدے میں سمجھے۔ جس طرف دیکھے شیخ ہی دکھائی دے۔ اور اپنے اوپر پیر کی تجلی کا تصور کرے۔ پیر کے دِل پر جو حق تعالیٰ کی تجلی ہو رہی ہوگی اس کا عکس مرید کے دِل پر جلوہ گر ہوگا۔

- فضلِ الٰہی کے فیوض ہر دم شیخ کے دِل میں پہنچتے رہتے ہیں۔ اور شیخ کے دل سے مُرید کے دِل تک پہنچتے ہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ مُرید قبول فیضان کیلئے استعداد پیدا کر لیتا ہے۔ اور عالم غیب سے اُسے واقفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ شیخ کی توجہ کو ہمیشہ اس راہ کی دلیل اور رہبر جانتے۔ اگر مُرید کو کوئی آفت یا خوف پہنچے تو فوراً ولایتِ شیخ کی جانب رجوع کرے۔ اور شیخ کے اندرون دِل سے مدد چاہے۔ تاکہ وہ آفت اور خوف شیطانی ہو یا نفسانی دُور ہو جائے۔
- باطن کے دروازوں کو کھولنے اور تمام مشکلوں کے حل کرنے کی کُنجی پیروں اور مُرشدوں کی جانب سچی توجہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔
- جب مُرید کی حالت میں ترقی ہوتی ہے تو یہ سب شیخ کی بدولت ہوتی ہے۔ لہذا پیر و مُرید کے درمیان تعارفِ ازلی کی وجہ سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ شیخ کا جمال مرید کیلئے حق تعالیٰ کے جمال کا آئینہ بن جاتا ہے۔ اس وقت مرید شیخ پرست ہو جاتا ہے۔ اِس لئے کہا گیا ہے۔

؎ پیر پرست بہ از خدا پرست

کیونکہ پیر پرست کو حق تعالیٰ کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ظاہری خدا پرست مشاہدہ خود میں ہوتا ہے۔ اس لئے خود پرست ہوتا ہے۔ نہ کہ خدا پرست۔ پس شیخ سے جس قدر

Marfat.com

محبت زیادہ ہوگی، کمال و جمال بھی زیادہ ہوگا۔

● ۔ اپنے آپ کو شیخ کی صورت میں دیکھنے سے تجلیات حق تعالیٰ کا دروازہ کھلتا ہے۔

فَاِنَّ الشَّیْخَ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ ط

(ترجمہ) شیخ اپنی قوم یا جماعت میں اپنی اُمت کے نبی کی طرح ہے۔ (الحدیث)

● ۔ طالب کو چاہئے کہ شیخ کے حضور میں چپ ہو کر بیٹھے اور فضول بات نہ کرے۔ (مکتوبات قدوسیہ)

کیونکہ جتنی مشکلات صحبت شیخ میں حل ہوتی ہیں، اُتنی مجاہدوں اور ریاضتوں میں حل نہیں ہوتیں۔

؎ پیر رہ کبریت احمر آمد است

سینہ او بحر اخضر آمد است

(مطلب) پیر طریقت کیمیائے دل ہے اور اس کا سینہ بحر بے پایاں ہے۔

یہ شیر رغیب ہے جو شیخ کی ولایت کے پستان سے نکل کر سعادت مند بچگان یعنی مُریدان صادق و عاشق کے منہ میں پہنچایا جاتا ہے۔ جس سے اُن کی رفتہ رفتہ پرورش ہوتی ہے اگر یہ چیز یک بارگی دی جائے تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے۔

؎ ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

؎ اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلمانی

نہ ہو، تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق

؎ پلا دیا میرے ساقی نے عالم من و تو

پلا کے مجھ کو مے لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

؎ گر تو ذات شیخ را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آید ہم رسول

(ترجمہ) اگر تونے شیخ کامل کو تہہ دل سے قبول کرلیا ہے تو خدا اور رسول اسی کے لباس میں تجھے اپنا دیدار بخشیں گے۔ (اور یہی کرشمہ فیضان الٰہی ہوگا)

Marfat.com

حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ے ایہہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ رجاں ہُو
لوں لوں دے وچ لکھ لکھ چشماں اِک کھولاں اِک کجاں ہُو
جے فیر وی مینوں صبر نہ آوے تے ہور کِسے وَل بھجاں ہُو
مُرشد دا دیدار باہُو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہُو

حضرت بابا بُلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

ے کھلے لوگ جہان دے بُھلّے پھردے سب
سامنے بیٹھ کے پیر دے فیر وی پچھدے رَبّ

پیرو مُرشد کے آداب و نسبت

- جو بزرگ یا شیخ تعلیم و تلقین اور ہدایت وارشاد کرتا ہے۔ طالب کے لئے وہی رسول ہے اور رسالت الٰہی کا کام انجام دیتا ہے۔ یعنی مرید کو اپنے شیخ کا اس طرح ادب کرنا چاہئے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کرنا چاہئے تھا۔ (تذکرہ غوثیہ)

- مُرید کو پیر پرست ہونا چاہئے تاکہ خدا پرست بن سکے ۔ اس کے یہی معنی ہیں۔

مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔

(ترجمہ) میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی پیروی کروگے راہ پاؤ گے۔

میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ پیر پرستی کی نشانی یہ ہے کہ مرید اپنے دین کو ہار دے ۔ دین کا ہارنا کیا چیز ہے ؟ وہ یہ ہے کہ اگر پیر دین کے خلاف کسی کام کا حکم دے تو یہ نہ سمجھے کہ یہ تو دین کے خلاف ہے ۔ میں کس طرح انجام دوں ۔ بلکہ اس حال میں بھی اس کا اعتقاد

Marfat.com

اس طرح محکم ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُتری ہوئی وحی ہے۔ ورنہ وہ مُرید اپنی مُراد کا مرید ہوگا۔ نہ کہ پیر کا۔

- شیخ کو وہ آدمی پسند آتا ہے جو لوگوں کی نظروں کی پرواہ نہ کرے۔
- اگر مرید کو شیخ کے ساتھ محض نورِ ایمانی کی وجہ سے محبت ہو تو شیخ اس کو ہر حالت میں مدد پہنچاتا ہے۔ شیخ موجود ہو یا نہ ہو۔ مُرید ہر قسم کے منافع سے قطع نظر کرتے ہوئے اپنی پوری کوشش شیخ کی محبت میں صرف کرے۔ شیخ جو کچھ کر رہا ہے، ٹھیک کر رہا ہے۔ اگرچہ اس کو راز سمجھ نہ آوے، تب بھی بداعتقادی سے بچے۔ (خواجہ نور محمد مہاروی رح)
- ولی کی صحبت کا اصل مقصد معرفتِ الٰہی ہے۔ عاشقوں کا کعبہ آستانۂ یار ہے۔

اگر سالک ہمیشہ اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں اپنے آپ کو نَو وارد خیال کرے اور ہر دن کو پہلا دن خیال کرے تو وہ اپنے مقدر کو جلد پہنچ جائے۔ اور اگر اس نے دوسرے دن کو دوسرا دن سمجھا تو تباہی میں پڑ جائے گا۔ (خواجہ نور محمد مہاروی رح)

- اگر مرید یہ سمجھے کہ شیخ غلطی پر ہے، تو وہ مُرید سر کے بل گرا۔ اس کا شمار کاذبین سے ہوگا۔ یہ عقیدہ رکھے کہ شیخ کامل اور موافق مِنَ اللہ ہے۔ اُسے معرفت بصیرت اور اللہ کا قرب حاصل ہے۔ مشیخ اللہ وَالرَّسُوْل کی یاد دلانے والا ہوتا ہے۔ شیخ کے ساتھ جن امور کا خیال رکھنا چاہئے بِعَیْنِہٖ وہی امور ہیں کہ اگر وہ آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے ساتھ ہوتا تو اُسے اُن کا خیال رکھنا پڑتا۔
- جب لوگوں نے ادب کا حق ادا کر دیا تو اللہ نے بھی اُن کے حال کی خبر کر دی۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کیلئے خالص کر دیا۔

- جب تک مُرید کی سچی عقیدت اپنے مرشد کے تصرف میں اس حد تک نہ پہنچ جائے کہ وہ اپنی ہر مراد کو فنا کر دے۔ اس کو سچا مُرید نہیں کہا جا سکتا۔ جب مُرید اپنے اختیار سے خالی رہ جاتا ہے۔ تو معرفت اور سعادت کے کمال کے آخری درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

Marfat.com

تا ترکِ مراد خود نہ گیری صد بار

یکبار مُراد در کنارت نیاید

جب تک تم اپنی سینکڑوں مُرادیں ترک نہ کرو گے

اپنا مقصود ایک مرتبہ بھی نہ پا سکو گے

- مُرید کو اپنے پیر کا اتنا ادب کرنا چاہیئے کہ جتنا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم نے صحابہ کرام کو آدابِ رسالت سکھائے ھَادِیٔ برحق کے لئے انہی آداب کی رعایت کرنی چاہیئے۔ (ملفوظات سعیدیہ)
- پیر و مرشد کے فرمودہ اذکار و وظائف کی پابندی سالک کیلئے ضروری ہے۔ کیونکہ اذکار و وظائف دونوں جہان میں کام آنے والی چیزیں ہیں۔ اور یہ تزکیہ باطن۔ تصفیہ قلب اور روحانی اُوْجِ وارتقاء میں مُمِدّ و معاون ثابت ہوتے ہیں۔
- بے ادب کو معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی اور ادب ہمیشہ عشق سے حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی رُوح سے اور رُوح کی زندگی اللہؒ رسولؐ اور بزرگانِ اُمت کے عشق سے وابستہ ہے۔ عشقِ الٰہی کے بغیر رُوح مُردہ ہے۔ جیسے رُوح کے بغیر جسدِ انسانی۔ عشق کے بغیر پارسائی بھی فضول اور بے معنی ہے۔
- جو بزرگ و شیخ تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے۔ طالب کیلئے وہی رسُول ہے اور رسالت الٰہی کا کام انجام دیتا ہے یعنی مُرید کو اپنے شیخ کا اس طرح ادب کرنا چاہیئے۔ جیسے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کرنا چاہیئے تھا۔ (تذکرہ غوثیہ ص ۲۶۸)
- جو شخص اپنے مُرشد کریم سے فیض حاصل کرنا چاہے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اپنے شیخ کا نام لے یا ایک تسبیح ہر نماز کے بعد پڑھے۔ نیز ذکر و فکر و مراقبہ اور ہر وقت اپنے شیخ کا تصوّر کرے اور اُسے حاضر و ناظر جانے۔

Marfat.com

اقوالِ زریں

حضرت خواجہ سید اکرام حسین شاہ صاحب چشتی مدظلہ العالی

- بدنام لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا اپنی نیک نامی کو تباہ کرنے کے برابر ہے۔
- جن کاموں کی بنیاد کمزور ارادوں پر ہو وہ کبھی پروان نہیں چڑھتے۔
- بزرگانِ دین سے گنہگاروں کی سچی عقیدت بھی اُن کی نجات کا باعث ہوگی۔
- بدتہذیب اور بے ادب لوگ مہذب معاشرہ کے جسم پر ناسُور ہیں۔
- بداعمال یقیناً بدحال بھی ہیں۔
- لوگوں کی بُرائیاں کرکے خود بُرے نہ بنیں۔
- مقدس کتاب کا مطالعہ بھی مقدس ہوتا ہے۔
- فرمایا: موجودہ نظامِ تعلیم ایسا ہے کہ یہ طبقہ نہ جاہل ہے، نہ تعلیم یافتہ اس کے نتائج چالیس سال بعد ظاہر ہونگے۔ جو صُوفی نہ بنا وہ مؤمن بھی نہ ہوا۔ قرآن مجید کو ذریعہ معاش نہ بنایا جائے۔
- حضرت خواجہ سید اکرام حسین شاہ چشتی صاحب نے فرمایا کہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔ کہ کسی کو نہ تو تلوار کے زور سے مسلمان بنایا جا سکتا ہے اور نہ زبانی تلقین سے اچھا کردار۔ زبان اور تلوار سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اس کی مقناطیسی قوت، اعتقاد اور عمل میں انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ دوسروں کو مسلمان بنانے سے پہلے خود مسلمان بننا ضروری ہے۔ پھر تمہاری صحبت میں جو آئے گا مسلمان ہو جائے گا۔
- فرمایا: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ نے برصغیر میں مذہبی انقلاب برپا کر کے اسلام کی خدمت کا حق ادا کیا۔ آپ کے حُسنِ عمل اور حُسنِ کردار نے ۹۹ لاکھ نفوس کو آغوشِ اسلام

Marfat.com

میں داخل کیا۔ اور انہیں آخرت کے عذاب سے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ خود پرستی و نفس پرستی ہی دراصل بُت پرستی ہے اس کو ترک کرنے کے بعد خدا پرستی کی منزل شروع ہوتی ہے۔

- ایک بار حضرت خواجہ صاحب نے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ کو ارشاد فرمایا کہ معاشرے کو یہ ساری سزا اسلام سے بغاوت، اہل اللہ اور اہلِ دل کو حقیر سمجھنا اور اُن کو بے عزت کرنے کی مل رہی ہے۔ اہل اللہ کو مسترد کرنے کے بعد ذلت و رسوائی سے بچنا مشکل ہے۔ اولیائے کرام کی مخالفت اکابرینِ اسلام کی مخالفت کے مترادف ہے۔

- حضرت صاحب سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ کا تعلق دیوبندی مکتبۂ فکر سے ہے یا بریلوی سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے کا صحیح مسافر نہ تو بریلوی ہوتا ہے نہ دیوبندی۔ یہ تفرقے دنیا دار مولویوں کے پیدا کردہ ہیں۔ کھانے پینے کے ضروریات اور بڑے پن کے جذبات نے انہیں مجبور کیا ہے کہ لوگوں کو خاص مسلک اور خاص مکتبۂ فکر کے دائروں میں بند رکھا جائے۔ اور دوسروں پر فتوے جاری کئے جائیں۔

الحمد للہ میرا خاندان سات سو سالوں سے تصوف اور طب پر کام کر رہا ہے۔ پر اس سارے عرصے میں تصوف اور طب کو ذریعۂ روزگار نہیں بنایا۔ ان دونوں شعبوں میں خدمت خلق کے جذبے کے تحت کام ہو رہا ہے۔

ملفوظات

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس مُرید کی سعادت کا کیا کہنا جو اپنے شیخ کے فرمودہ کو قلم بند کرے اور اپنے کوشش و ہوش اس طرف لگائے۔ بزرگانِ دین کے ملفوظات کو اہل تصوف نے صحبتِ شیخ کا قائم مقام قرار دیا ہے۔ شیخ کی عدم موجودگی یا بعد وصال ارادت مند اُن سے بھی فوائد اور روحانی فیض حاصل کر سکتا ہے، جو صحبت شیخ میں حاصل کرتے تھے۔

- مُرید کو چاہئے کہ جو نکتہ بھی اپنے مرشد کریم کی زبان گوہر فشاں سے سُنے اُسے دلِ

Marfat.com

طرح جان کر تحریر کرے۔ اُمید ہے کہ ان بابرکت الفاظ کے طفیل وہ مرید بے بہا نعمت اور اعلیٰ درجہ پر پہنچ جائے گا۔ (سید محمد ارشد دھنیؒ) (از رسالہ اکرام المشائخ)

● ــ حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فخر الحسنؒ رسالہ میں فرمایا کہ قلیل تقویٰ بھی ایک ہزار سال کے صوم و صلوٰۃ سے افضل ہے۔ کیوں کہ بہترین عمل فکر اور تقویٰ ہیں۔

● ــ فرمایا شیخ و مرشد طالب کو ذکر و فکر، اشغال و اَوْرَادْ تلقین کرتا ہے۔ جب اُسنے قضا کرتا ہے یا نہیں پڑھتا تو شیخ بھی اس کو نہیں پہچانتا۔ چاہے وہ مدت تک اُن کے پاس بیٹھا ہو۔

● ــ تصوّف میں دوسری اہم بات مرشد کی صحبت ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر تزکیہ نفس کے لئے صرف کتابیں کافی ہوتیں تو انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری نہ کیا جاتا۔ جس طرح آج بعض علوم صرف پڑھنے سے نہیں آتے بلکہ لازماً اُن کا پریکٹیکل کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ایسا آسان کھیل نہیں کہ آپ جب چاہیں اور جس وقت چاہیں کسی کو محض کتابوں سے متقی۔ خدا ترس۔ دیانت دار۔ اور خدمت گزار بنا دیں۔ اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر دور میں ایسے خاصانِ خدا رہیں۔ جو فکر و عمل کی پاکیزگی سے لوگوں کی تقدیریں بدلتے رہیں۔

● ــ تصوّف کی ایک بُنیادی تعلیم محبت خداوندی ہے۔ اس کوچہ میں قدم رکھنے والے ہر راہی کی منزل اور مقصود وصالِ خداوندی ہے۔ وہ اسی دُھن اور تڑپ میں ہر تکلیف کو راحت

• ہر خار کو پھول اور ہر مصیبت کو رحمت سمجھ کر آگے بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے تمام مجاہدات، ریاضتیں، عبادات راستے کی وہ ضروری منزلیں ہیں جنہیں دیدارِ یار کی خاطر ہنس ہنس کر طے کرنا پڑتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی محبت میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط اور جنہوں نے محنت (مجاہدہ) کی ہمارے واسطے ہم سمجھا دینگے اُن کو اپنی راہیں۔

● ــ شیطان جب دیکھتا ہے کہ سالک عنقریب مقامِ طریقت کو طے کر کے مقامِ حقیقت و معرفت میں پہنچ جائے گا۔ تو وہ دونوں مقامات کے درمیان اپنی کل ذریت جمع کر کے عرش و کرسی

Marfat.com

لوح و قلم زمین و آسمان، بہشت و دوزخ، حور و قصور کی صورت دکھاتا ہے اور خود زرین تخت پر بیٹھ کر فرعونی دعوی کرتا ہے۔ اور خدا بن کر طالب سے کہتا ہے۔ کہ تو نے جو کچھ عبادت کی وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے۔ پیشاب کا پیالہ بھر کر دیتا ہے کہ پی لو یہ شراب طہور ہے۔ اگر اس نے پی لیا تو وہ پیشاب مقام نار میں آتا ہے شیطان کہتا ہے کہ تو نے جو کچھ میری عبادت کی وہ سب عبادت میں نے تجھے بخش دی۔ تجھے میرا دیدار بس کافی ہے۔ کیونکہ تو میرے نور سے ہے اور میں تیرے نور سے ہوں۔ جو کچھ تیری زبان پر آئے کہہ ڈال۔ جو کچھ تیرے سامنے آئے کھالے۔ قلندر اہل بدعت ہو جا۔ یہ راز شر سے ہے۔ جو شخص کہ خواب سے بیدار ہوتا ہے وہ استدراج ابلیس کو معلوم نہیں کر سکتا۔ نہ راہ علم سے نہ راہ جہل سے اسی لئے ناقص اور بے باطن لوگ طالبوں کو گمراہ کرتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَلَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اے بنی آدم! شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

(مجالستہ النبیؐ) ص ۲۴

سالک کیلئے سات شرائط و ضروری ہدایات

سالک کیلئے سات شرائط ضروری ہیں اگر ان میں سے ایک کی کمی ہو گئی تو منزل مقصود تک نہ پہنچے گا۔

۱۔ ترک و تجرید۔ ۲۔ تقویٰ۔ ۳۔ بھوک۔ ۴۔ تنہائی۔
۵۔ خاموشی۔ ۶۔ شب بیداری۔ ۷۔ ذکر۔

سات مقامات کی شاخ

ہر مقام کے ساتھ ایک شاخ بھی ہے چنانچہ:۔

اول۔ طلب کی شاخ ذکر ہے کہ بغیر ذکر کے کچھ ثمرہ نہیں ملتا۔

Marfat.com

دوم۔ مقام عشق ہے۔ اس کی شاخ تفکر ہے۔ کہ اس کے بغیر اس کے کچھ کیفیت نہیں آتی۔

سوم۔ مقام عرفان ہے اس کی شاخ استغراق و سکر ہے۔ کہ بغیر اس کے معرفت کی حقیقت نہیں کھلتی۔

چہارم۔ توحید ہے۔ اس کی شاخ بیداری ہے۔

پنجم۔ استغنا ہے۔ اس کی شاخ خوشی ہے۔

ششم۔ اس کی شاخ محویت ہے۔

ہفتم۔ اس کی شاخ صحو ہے۔

چار چیزیں روحانی اور حقیقی ولایت کے بنیادی اصول ہیں

۱۔ ایمان ۲۔ سچی توبہ ۳۔ زہد ۴۔ مقام بندگا

ان چاروں کی تکمیل کیلئے مندرجہ ذیل چار مددگار ہیں۔

۱۔ کم کھانا ۲۔ کم بولنا ۳۔ کم سونا ۴۔ لوگوں سے کم میل جول رکھنا۔

ؔ خنجر۔ خاموشی شمشیر جوع
نیزۂ تنہا یوٗ ترک جوع!

ؔ پھڑ مرشد عبد خدائی ہو وچ مستی بے پروائی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو وچ دل دے خوب صفائی ہو
بلہا بات سچی کدوں رکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

ؔ جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی
عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی (اقبال)

Marfat.com

بابا بلھے شاہؒ فرماتے ہیں۔

سرتے ٹوپی تیری نیت کھوٹی، کی لیا ٹوپی سر دھر کے
چلے کیتے پر رب نہیں ملیا، کی لیا چلیاں وچ وڑ کے
بلھے شاہ بن جاگ دے دودھ نہیں جمدا، بھاویں لعل ہوئے کڑھ کڑھ کے

پ پڑھ پڑھ علم ہزار کتابیں عالم ہوئے سارے ہُو
پر اک حرف عشق دا نہ جانن بھلے پھرن وچارے ہُو

اُٹھے پہر نمازاں پڑھیاں تینوں لوکی آکھن نمازی
جنگ جیت کے توں گھرنوں ولیوں لوکی آکھن غازی
لا عدالت شہر بیٹھوں تینوں لوکی آکھن قاضی
بلھے شاہ تیں کجھ نہ کھٹیا جے یار نہ کیتا راضی

پڑھ پڑھ علم کتاباں تھکیوں کدی اپنے آپ نوں پڑھیا نئیں
بھج بھج وڑدا مندر مسیتاں کدی اپنے اندر وڑیا نئیں
بنت نال شیطان دے لڑدا اے کدی اپنے نفس نال لڑیا نئیں
بلھے شاہ آسمانوں اُڈدے پھڑدا اے جہڑا گھر بیٹھے اونوں پھڑدا نئیں!

حدیث احسان

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ط

(ترجمہ) احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کر کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ط

(ترجمہ) اگر ایسا نہ کر سکے کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے تو یوں خیال کر کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

فضائل باوضو رہنے کے اور تحیۃ الوضو پڑھنے کے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رب العزت فرماتا ہے کہ جسے حدث ہوا، اور اس نے وضو نہ کیا، اس نے مجھ پر جفا کی۔ (میرا حق ادا نہ کیا) اور جسے حدث ہوا اور اس نے وضو کر لیا۔ مگر دو رکعت نماز نہ پڑھی، اس نے مجھ پہ جفا کی۔ اور جسے حدث ہوا، اس نے وضو کیا۔ دوگانہ ادا کیا، اور پھر اپنے دین اور دنیا کیلئے جو چاہا طلب کیا۔ (اس پر بھی) میں نے اُسے نہ چاہا تو میں نے اُس پر زیادتی کی۔ مگر میں جفا کار پروردگار نہیں ہوں۔

بیدار ہونے کا عمل

حضرت خواجہ سید اکبر علی شاہ صاحب کا فرمان ہے کہ جو وقت مقررہ پر اٹھنا چاہے وہ یوں کہے۔

"اے فلاں مجھے فلاں وقت پر اٹھا دینا"

فلاں کی جگہ اپنا نام لے۔ تین مرتبہ یہ کہہ کر اپنے سینے پر دم کر کے سو جائے۔ ٹھیک اس وقت پر بیدار ہو جائے گا۔

تہجد

اگر تو رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کی اور دن کو روزہ رکھنے کی قوت نہیں رکھتا تو سمجھ لے کہ تو منحوس ہو چکا ہے۔ اور معاصی کی نحوست تجھ پر مسلط ہو چکی ہے۔

- سالک ہمیشہ باوضو رہے۔ تہجد، اشراق۔ اور چاشت کی نماز قضا نہ کرے۔

ایام ابیض ۱۳-۱۴-۱۵۔ کے روزے رکھے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہ فرماتے۔ اور یہ فرماتے کہ یہ میرے روزے ہیں۔ جو شخص یہ روزے رکھے گا دس ہزار سال کی عبادت اور بندگی کا ثواب پائے گا۔ یہ روزے دلوں کو منور اور چہروں کو نورانی کرتے

Marfat.com

ہیں۔ دِل کی کھوٹ اور وساوس دُور ہوتے ہیں۔ بروزِ محشر اس کا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ تابدار ہوگا۔

سالک کو غصّہ نہ کرنا چاہئے۔ غُصہ باطن میں ایک جوہر ہے۔ اور اس کے اظہار سے نورِ معرفت نکل جاتا ہے۔ ۲۔ اگر کسی کی شکایت سُنے تو اس کی خیر کے ساتھ تاویل کرنی چاہئے۔ ۳۔ باطنی امور میں محاسبہ نہیں کرنا چاہئے۔

کھانا کھانے کے دَوران ہر لقمہ پر بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ لینے سے باطن میں نورانیت پیدا ہوگی۔ اکلِ حلال اور صدقِ مقال کو اپنا شعار بنائے۔ (خواجہ نور محمد مہاروی)

رات کو سالک باوضو سوئے۔ تمام رات عبادت میں شمار ہوگی۔

آنکھ جو شخص اپنی آنکھ کی حفاظت نہیں کرتا، اس کا دِل بے قیمت ہے۔ یعنی اس میں کوئی کمال یا نور نہیں آسکتا۔ (فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ)

کھانا جب تک گدھے کی طرح تیرا پیٹ روٹی سے اور تیری پیٹھ پانی سے بھری ہو تو بامِ فلک پر کس طرح قدم رکھ سکے گا۔ اور فرشتوں کے جام سے کس طرح شراب پی سکے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ لَایَاکُلُ اِلَّا عَنۡ فَاقَتِہٖ ۔ مؤمن نہیں کھاتا مگر فاقہ کے وقت۔

مخلص حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۱۔ مخلص کیلئے لوگوں کی تعریف و بُرائی یکساں ہو۔ ۲۔ عمل کرکے اس کو بھول جائے۔ ۳۔ آخرت میں عمل کے ثواب کی خواہش نہ رکھی جائے۔

- انبیاء و اولیاء کے کسی قول و فعل پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

رازونیاز کا دروازہ کن پر بند ہے حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے کہ جس شخص کا دِل تین جگہ حاضر نہ ہو، اُس پر نعمت رازونیاز، اور رحمت کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

۱۔ بوقتِ تلاوت قرآن مجید ۲۔ بوقتِ ذکر ۳۔ نماز کے اوقات میں۔

- ۔ زبور میں ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرے۔ اور جب اس پر رات چھا جائے تو وہ سو جائے ہمیں بھول کر۔ اور جو ہمیں بھول کر سویا وہ ہمارے وصال سے محروم رہا۔
- ۔ جب تک صفحۂ دل اُن شہوانی نقشوں سے پاک نہیں ہوتا۔ وہ مشاہدہ غیبی کے نقوش اور علمِ لدنی کے قابل نہیں ہوتا۔ اور مکاشفات روحانیہ کے انوار اور تجلیات ربانیہ کو قبول نہیں کرتا۔
- ۔ علوم اور معارف اور مقامات قربِ الٰہی کی راہیں سب لوگوں پر بند ہیں۔ وہ راہیں صرف اُن لوگوں کیلئے کھلی ہوئی ہیں جو زہد و تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ دل کا آئینہ اسقدر مصفیٰ ہو جاتا ہے کہ وہ ایک حد تک لوح محفوظ سے سامنے پہنچ جاتا ہے۔ اپنی باطنی صفائی کی وجہ سے وہ تمام بنیادی علوم اور اُن کے اُصول سے واقف ہو جاتا ہے۔
- ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عالم ملکوت کے دروازے سے چپٹے رہو۔ یہاں تک کہ وہ کھل جائے۔ عرض کیا گیا کہ وہ کس طرح ؟ فرمایا! ہمیشہ بھوکے رہنے اور پیاسے رہنے کو لازم کرلو۔ یہاں تک کہ تم پر اس عالم ملکوت کا دروازہ کھلے۔ اور تم عالم ملکوت میں داخل ہو جاؤ۔ مجمع السلوک میں یہ حدیث ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا وِرد دل میں ایمان اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی سبزی کو۔

قربِ الٰہی

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر توبہ کی گھر آگئے۔ پہلے دن دنیا ترک کر دی۔ دوسرے دن عقبیٰ کو چھوڑ دیا۔ تیسرے دن خدا تک پہنچ گئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ آپ کتنے دنوں میں خدا تک پہنچے ؟ تو فرمایا! کل تین دن میں۔ اس طرح کہ جب میں نے توبہ کی دنیا کا خیال دل سے نکال دیا۔

Marfat.com

دوسرے دن شریعت کے خیال سے گزرا۔ اسکے بعد میرے دل میں کوئی حجاب باقی نہ رہا۔

تیسرے دن خدا تک رسائی ہو گئی۔

- فقر و محتاجی کے ذریعے فخر و بندگی حاصل ہوتی ہے۔

توجہ دل پر سالک تمام حظوظ نفسانی سے مبرا ہو کر یہ اعتراف کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا حق ادا کرنے سے عاجز و قاصر ہوں۔ اور یہ کیفیت ہر وقت دِل پر طاری رہے۔

صُوفی حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ صُوفی وہ ہے جو کدورت سے صاف اور فکر و شوق و مستی سے معمور ہو۔ انسانوں سے الگ ہو کر صرف خدا سے لو لگائے بیٹھا ہو۔ اس کی نظر میں سونا مٹی برابر ہو۔ بشری صفات فنا کر دئے جائیں۔ نفسانی خواہشوں کو چھوڑ کر روحانی صفات پیدا کی جائیں۔ حقیقی علوم سے تعلق پیدا کر کے شریعت کے مسائل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

عشق حضرت مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عشق برہان است و سُلطانِ مبین
ہر دو عالم عشق را زیرِ نگین

عشق سلطانِ جمال و جلال ہے۔ جہاں بادشاہ آجائے وہاں اور کسی کی ضرورت نہیں رہتی۔ عشق محبوب ازلی کے جمال جہاں آرا کی ایک تجلی ہے۔ نورٌ علیٰ نور ہے۔ جہاں نور آجائے وہاں ظلمت نہیں رہتی۔

جس شخص کا مذہب عشق و محبت ہو اُسے کوئی بھی کافر نظر نہیں آتا۔ اس کی نظروں میں سب اس کے دوست کے جاننے والے اور سب اس سے بہتر ہوتے ہیں۔ وہ کسی پر کفر کے فتوے نہیں لگاتا۔ بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگا لینے کیلئے بے تاب ہوتا ہے۔

Marfat.com

بچے کی بسم اللہ

خاندانِ چشت کا معمول ہے کہ بچے کی بسم اللہ اس دِن کی جاتی ہے۔ جب بچہ چار سال چار ماہ اور چار دِن کا ہو جائے۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایسے بچے کا علم نافع ہوگا۔ حجاب اکبر نہیں رہے گا۔ وہ کامیاب و کامران زندگی گزارے گا۔ (ملفوظات سعدیہ)

زہد

خاص یہ ہے کہ ہر اس چیز کو ترک کر دے جو یادِ الٰہی کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو۔ ز سے ترکِ زینت۔ ہ سے ترکِ ہوس۔ د سے ترکِ دُنیا۔ ے با خدا دیوانہ باش۔ و با محمدؐ ہوشیار باش۔

لباس

سیاہ اور سبز رنگ کی جُوتی یا تہبند کا استعمال سلسلہ عالیہ چشتیہ میں سخت ناپسند ہے۔ (ملفوظات سعدیہ)

تہجّد

حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنّت ہے، نصف شب کے بعد اُٹھے جب بیدار ہو تو دُعا الحمد للہ الذی احیانا بعدما اماتنا والیہ النشور پڑھتا ہوا دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔ کلمہ شریف پڑھے۔ وضو کرے پھر آسمان کی طرف نظر کرکے ۳ بار سورۃ قدر پڑھے۔ دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ کر ۶ رکعت تہجد تین سلام سے پڑھے۔ پہلے دوگانہ میں آیۃ الکرسی و آمن الرسول پڑھے باقی سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ ہر دو رکعت کے بعد یا تہجد پڑھ کر یہ درود خمسہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّی علیہ۔ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ علیہ۔ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ علیہ۔ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ۔ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ مِنَ الْاَزَلِ اِلَی الْاَبَدِ۔ پھر آمنَ الرسول پڑھ کر دعا مانگے۔ پھر سورۃ یٰس پڑھے عجیب فوائد رکھتی ہے۔ عارفوں کا قول ہے جب تین دل جمع ہوں تو آدمی کی مراد پوری ہوتی ہے۔ سو یہاں تین دل جمع ہوتے ہیں۔ اوّل رات کا دل یعنی آدھی رات۔ دوم قرآن شریف کا دل یعنی سورۃ یٰس سوم بندہ کا دل۔ (فیوض غوثیہ)

Marfat.com

مجاہدہ نفس

جو شخص اپنے محاسن و عیوب کو صدق و اخلاص کے ترازو میں نہ تولے وہ کامل مردوں کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہذا اعمال کی خامیوں کو ملاحظہ کرنا صحیح توبہ کیلئے ضروری ہے۔ اور توبہ اس وقت تک درست نہیں ہو سکتی جب تک سچے دل سے مجاہدہ نہ کیا جائے اور سچے دل سے مجاہدہ اُسی وقت ہو سکتا ہے، جب کہ اس میں صبر پایا جائے۔ چنانچہ فضالہؓ بن عُبید کی روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

" مجاہدہ وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے"۔ یہ مجاہدۂ نفس اُسی وقت مکمل ہو سکتا ہے جب کہ صبر کیا جائے۔ بہترین صبر وہ ہے جو خدا کی راہ میں اختیار کیا جائے۔ یعنی اُسے ہمہ تن اسی کی لگن ہو۔ اور وہ سچے دل سے مراقبہ کرے برے تصوّرات کو دل سے نکال دے۔

مجاہدہ

اہل تصوف نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ سے یہ نکتہ معلوم کیا ہے کہ انسان بھی جب ان صفتوں کو جو انسان میں ان پرندوں کے مشابہ ہیں پامال کر دیتا ہے۔ تو اُسے حیات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

(۱) الفت مخلوق۔ گویا کبوتر والی صفت ہے۔

(۲) شہوت۔ مرغ والی صفت ہے۔

(۳) حرص۔ کوّے والی صفت ہے۔

(۴) زیب و زینت کا شوق۔ مور والی صفت ہے۔

● یا اس طرح چار صفیں شمار کرو:۔

۱؎ آتش سے شہوت ۲؎ ہوا سے تکبر ۳؎ آب سے حرص ۴؎ خاک سے کثافت۔ ان کو سالک مذبوح کرے۔ جسم کی چار طبیعتیں یہی چار مرغ ہیں اِن کو ذبح کرنا

Marfat.com

کہ اطمینان حاصل کرے ۔

- مشاہدہ کے راستے میں مجاہدہ دریا کی طرح حائل ہے. جو مشاہدہ کا طلبگار ہے اس کیلئے مجاہدہ میں قدم رکھنا ضروری ہے . یہی مجاھدہ جہادِ اکبر ہے .کیونکہ سب سے بڑا دشمن تیرا ہی نفس اَمَّارَہ ہے . اور اسی کو صنم اکبر یعنی سب سے بڑا بت کہتے ہیں ۔ اِس کی طرف دیکھنا شرک ہے . مگر اس کی نگرانی کرنا عین عبادت ہے . نفس سب سے بڑا کافر ہے . کافر کو دوست رکھنا حرام ہے . اے عزیز جب کافر غالب آتا ہے تو مال کو لوٹتا ہے اور جان کو ہلاک کر دیتا ہے . لیکن جب نفس غالب آتا ہے تو ایمان کو غارت کرتا ہے . کافروں سے جہاد کرنا مؤمنوں اور اجر کے طالبوں کا کام ہے ۔ اور نفس سے جہاد کرنا عاشقوں اور عارفوں کا کام ہے ۔ (از سرالجبیب)

باطن کی گندگی

تین قسم کی ہے ۔ دنیا ۔ خلق . نفس ۔ دنیا مثل نجاست عین ہے . خلق مثل حدث کے ہے اور نفس مثل جنابت کے ۔ مرید جب تک دنیا . خلق اور نفس سے پوری طرح نہ بچے گا باطنی طہارت ہرگز اس کے ہاتھ نہیں لگ سکتی ۔

- حضرت ذُونون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں . کہ معرفت کا ادنیٰ دَرجہ یہ ہے کہ آدمی دُنیا اور اُسکی شہوات چھوڑ دے اور اعلیٰ دَرجہ یہ ہے کہ خدا کے غیر سے دِل ہٹا کر خدا سے لگائے ۔ (تلقین مرشد کامل)

نفس کے کرشمے عجوبے

۱ ۔ نفس شہوت کے وقت حیوان کی طرح بے عقل ہو جاتا ہے ۔

۲ ۔ نفس غُصّے کے وقت مخفی شیطانی بن جاتا ہے ۔

۳ ۔ نفس بھوک کے وقت بے اختیار اور حیران درندہ بن جاتا ہے ۔

۴ ۔ نفس سیری کے وقت فرعون بے سامان بن جاتا ہے ۔

Marfat.com

۵۔ نفس سخاوت کے وقت قارون کی مانند بخیل اور نافرمان بن جاتا ہے۔

● ۔ جب دِل زندہ اور نفس مُردہ ہو جائے اسی کو خضرِ قلب کہتے ہیں۔

حظ نفس

اے عزیز تجھے واضح رہے کہ جہان میں چار لذتیں ایسی ہیں جس سے نفس کو حظ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ معرفت اور وصال کیلئے بمنزلہ حجاب کے ہیں۔

۱۔ نفس کا بڑے ذوق اور شوق سے انواع و اقسام کے طعام کھانا۔

۲۔ عورت کی مجامعت سے حظ اٹھانا۔ کیونکہ شہوت نفس پر سوار ہوتی ہے۔

۳۔ حکومت کی لذت جو خلقت کیلئے زوال کا باعث ہے۔

۴۔ علم کی دائمی مطالعہ سے لذت کا حاصل کرنا جو لذت کمال ہے۔

یہ چاروں لذتیں نفس کو جان کے برابر عزیز ہیں۔ لیکن جب پانچویں لذت معرفت الٰہی بقائے نور ذات۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی لذت آتی ہے تو پہلی چاروں نسیاً منسیاً ہو جاتی ہیں۔ نفس ایسا متنفر ہو جاتا ہے جیسے بیمار کھانے سے۔ (قرب دیدار سلطان باہوؒ ص ۴۲)

● ۔ اہل نفس کو مُردار میں لذت حاصل ہوتی ہے۔ اہل رُوح کو رویت الٰہی میں مستغرق ہونے اور مشرف بدیدار پروردگار ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جسے اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے۔ جسے قرب الٰہی حاصل ہے۔ (از البریز ص ۹۹۵)

معرفت

ولی اور شیخ کی صحبت کا اصل مقصد معرفت الٰہی ہے۔ ولی ا سے تمام امور سے بچائے جو اللہ سے قطع تعلق کرا دیتے ہیں۔ جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت حاصل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور جب تک شیخ کی معرفت حاصل نہ ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معرفت حاصل نہیں ہوتی اور شیخ کی معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک تمام مخلوقات مُرید کی نگاہ میں فنا نہ ہو جائے۔ نہ کسی پر نظر جمانے کا نہ خیال۔ سب کی طرف سے تمام توقعات کو منقطع کرے۔

Marfat.com

مجاہدہ

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق روایت ہے کہ وہ نیند کو دور کرنے کیلئے اپنی آنکھوں میں نمک ڈالا کرتے تھے۔ حضرت ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ تیس برس تک منہ میں کنکریاں بھرے رہے تاکہ چپ رہنے کی عادت پڑ جائے۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو مستقل کھڑے ہوئے تھے۔ صرف نماز میں تشہد کیلئے بیٹھتے تھے۔ ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک بزرگ مکہ میں سال بھر رہے نہ کبھی سوئے نہ کسی سے بات کی نہ کسی چیز کا سہارا لگایا۔ ابوبکر بن غواش کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چالیس برس تک انہوں نے فرش سے پہلو نہیں لگایا۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ عبادت کرتے کسی کو نہیں دیکھا۔ اٹھانوے ۹۸ برس تک زندہ رہے سوائے مرض الموت کے کبھی لیٹے نہیں دیکھے گئے۔ حضرت ابو محمد مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ایک گہرے کنویں میں الٹے لٹک کر عبادت میں معروف رہتے تھے۔ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ اوچ کی ایک مسجد کے کنویں میں ایک چلہ معکوس کھینچا تھا۔

(مخدوم جہانیاںؒ کی مزار کے نزدیک، اوچ شریف میں)

مشہور قول

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور قول ہے کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے جو کبھی اسے مقبولیت۔ کبھی شہرت۔ کبھی ریاء اور کبھی عجب و غرور میں مبتلاء کر کے برباد کر دیتا ہے۔ لہذا اٹھتے بیٹھتے آپ یہ دعاء کیا کرتے تھے۔

خدایا شرک غرور نفاق ریاء فریب۔ شہرت طلبی اور دین میں شک و شبہ
سے ہمارے قلوب کو بچا۔ اے مقلب القلوب ہمارے دلوں کو اپنے دین
پر قائم اور استوار رکھ اور اسلام قیم کو ہمارا دین بنا۔

Marfat.com

ادب کی اہمیت

شیخ جلال الدین بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ توحید ایمان کے لئے ضروری ہے جس میں ایمان نہیں اس میں توحید نہیں۔ ایمان شریعت کیلئے ضروری ہے۔ لہذا جہاں شریعت نہیں ہوتی، وہاں نہ ایمان ہے اور نہ توحید ہے۔ شریعت کیلئے ادب ضروری ہے۔ اس لئے جہاں ادب نہیں وہاں نہ شریعت ہے نہ ایمان ہے اور نہ توحید ہے۔

کہتے ہیں کہ ظاہر اور باطن دونوں حالتوں میں ادب اختیار کرو۔ اگر کسی نے ظاہری طور پر بے ادبی کی تو اُسے ظاہری طریقے سے سزا مل جائے گی۔ اگر کسی نے باطنی طور پر بے ادبی کی تو اُسے باطنی سزا دی جائے گی۔ شیخ سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اوراد پڑھ رہا تھا اور اپنے پاؤں محراب کی طرف دراز کئے ہوئے تھے۔ غیب سے آواز آئی اے سری کیا تم بادشاہوں کے سامنے اس طرح بیٹھتے ہو۔ یہ سُن کر میں نے پاؤں کھینچ لئے۔ اور کہا اے خدا تیری عزت کی قسم میں اب کبھی پاؤں دراز نہیں کروں گا۔

حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت سری سقطیؒ ساٹھ سال تک یہ حالت رہی کہ انہوں نے دن رات کبھی اپنے پاؤں دراز نہیں کئے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ جو ادب میں سُستی کرتا ہے۔ اُسے یہ سزا ملتی ہے کہ وہ سُنتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور جو سُنتوں میں غفلت کرتا ہے، وہ خدا کی معرفت سے محرومی کی سزا پاتا ہے۔

حضرت شیخ جریریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال سے پاؤں دراز نہیں کئے۔ کیونکہ اللہ کے ساتھ ادب اختیار کرنا افضل ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے ادب وحیا کی بنا پر اپنے

Marfat.com

پاؤں دراز نہیں کئے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کا ایک نمونہ یہ ہے کہ آپ ؐ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ مجھے زمین کے مشرق و مغرب کے حصے دکھائے گئے۔ مگر آپ ؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے دیکھا۔

حضرت انس بن مالک رضؓ کا قول ہے کہ کسی عمل میں ادب کو اختیار کرنا، اس کے قبول ہونے کی نشانی ہے۔

حضرت شیخ ابو علی رحؒ کا قول ہے کہ بے ادبی نکالے جانے کا باعث بنتی ہے۔ جو شخص محفل کے فرش پر بے ادبی کرتا ہے۔ اُسے دروازے کی طرف واپس کیا جاتا ہے جو دروازے پر بے ادبی کرتا ہے اُسے جانوروں کی طرح سزا ملتی ہے۔

آپ ؐ نے فرمایا اے ابو بکر تین چیزیں برحق ہیں۔ ۱۔ اگر کسی بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اُسے معاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ ۲۔ اگر کوئی مال کی کثرت حاصل کرنے کے لئے دستِ سوال دراز کرے تو خدا تعالیٰ اس کی قلت میں اضافہ کرتا ہے۔ ۳۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے بخشش و انعام کا دروازہ کھولتا ہے، تو خدا اس میں اور اضافہ کرتا ہے۔

توبہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ط

اے ایمان والو اللہ کی طرف توبہ خالص کرو۔

توبہ کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ توبہ۔ مبتدی کے رجوع کو توبہ کہتے ہیں۔

۲۔ انابت۔ متوسط کے رجوع کو انابت کہتے ہیں۔

۳۔ اَوّبیت۔ منتہی کے رجوع کو اوّبیت کہتے ہیں۔

Marfat.com

۱۔ جو عذابِ الٰہی کے خوف سے توبہ کرے وہ تائب ہے۔

۲۔ جو امید و ثواب کیلئے توبہ کرے وہ منیب ہے۔

۳۔ اوّاب۔ جو مراعاتِ امر کی وجہ سے توبہ کرے وہ اوّاب ہے۔

● ۔ مقرب وہ ہے جو ماسوی اللہ سے توبہ کرے۔

توکّل

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ○ جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ کافی ہے

توکل اس کا نام ہے کہ بندہ اپنے تمام کاموں کو حق سبحانہٗ و تعالیٰ کو اس طرح سونپ دے کہ پھر اس میں ذرہ برابر تصرف نہ کرے۔ جب تو کل چیزیں ترک نہ کرے گا تو تیرا توکل پورا نہ ہوگا۔ خاص کا توکل یہ ہے کہ محبت ماسوی اللہ سے دل کو خالی کرنا ہے۔

اپنی تمام آرزوئیں ختم کرنے کے بعد اپنے آپ کو حکم باری تعالیٰ اور رضائے الٰہی کے سپرد کردو۔

تقویٰ

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قلیل تقوی بھی ایک ہزار سال کے صوم و صلوٰۃ سے افضل ہے۔ کیونکہ بہترین عمل فکر اور تقویٰ ہے۔ فرمایا خدا شناس دنیا کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ جب کہ دنیا کا لالچی خداوند رحیم و کریم کو اپنا غنیم جانتا ہے۔ فرمایا میں نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے دنیا چاہی ہو اور اسے آخرت ملی ہو۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ لوگوں کی تباہی کس چیز میں پوشیدہ ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "دل کے مرنے میں" پوچھا دل کا مرنا کیا ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت، فرمایا ذکر کی مجلسوں میں شریک ہوا کرو۔

دنیا کی محبت ہلاکت میں ڈال دیتی ہے۔ جو دنیا کو محبوب نہیں رکھتے وہ نجات پا جاتے ہیں۔

فرمایا ہر شخص دنیا سے تین حسرتیں لیکر جاتا ہے۔ ۱۔ جمع کرنے کی حرص۔ ۲۔ جو کچھ حاصل کرنا چاہا حاصل نہ ہوا۔ ۳۔ توشہ آخرت جمع نہ کرسکا۔

Marfat.com

بلاء و مُصیبت پر صبر کرنا

بلاء اور مصیبت بازارِ محبت کی دلالہ ہے۔ اور جو محبت نہ رکھتا ہو اس کو دلالہ سے کیا کام اس کے نزدیک اس کی کیا قدر و قیمت ہوسکتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سچے محب اور جھوٹے مدعی کے درمیان تمیز ہو جائے۔ کیونکہ اگر وہ سچا ہے تو مصیبت کے وارد ہونے سے اس کو لذت اور خوشی حاصل ہوگی۔ اور اگر جھوٹا مُدعی ہے تو اس بلاء سے اس کا حصّہ سوائے ناپسندگی اور درد والم کے اور کچھ نہیں ہے۔

صبر کی دو قسمیں فرض اور فضیلت ہیں۔

۱۔ فرض صبر یہ ہے کہ فرائض کی تکمیل اور بری چیزوں سے بچنے کے لئے صبر کیا جائے۔

۲۔ فضیلت صبر میں یہ چیزیں داخل ہیں۔ (۱) مفلسی پر صبر کرنا (۲) صدمہ پر صبر کرنا (۳) تکالیف و مصائب کو چھپا کر ان کا شکوہ نہ کرنا (۴) فقر و درویشی کے چھپانے پر صبر کرنا (۵) فیوض و کرامات و آیات کو پوشیدہ رکھ کر صبر کرنا۔

صبر ایک درویش نے کہا دعویٰ محبت میں وہ شخص سچا نہیں ہے جو محبوب کی مار پر صبر نہ کرے۔ ایک عارف نے آواز دی اور کہا اے فقیر! تو نے غلط کہا ہے بلکہ وہ شخص اپنی محبت میں سچا نہیں ہے جو محبوب کی مار میں لذت محسوس نہ کرے۔

جس دن حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا پر بلاء نازل نہ ہوتی مناجات میں عرض کرتی۔

الٰہی تو نے مجھے روٹی تو دی مگر سالن کہاں ہے؟

یعنی اس کے ساتھ کچھ مصیبت بھی ملے۔

لوحِ محفوظ میں جو چیز سب سے پہلے لکھی گئی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ جو

Marfat.com

میرے فیصلے پر راضی نہیں۔ میری نعمتوں پر شاکر نہیں۔ میری بلاؤں پر صابر نہیں۔ اُسے چاہیئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کرے۔ (مکتوبات دو صدی)

● ۔ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو بلاء کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھتا ہے جیسے سونا آگ پر۔ اس کے نیچے اپنی نوازشات کے بے بہا خزانے چھپائے رکھے ہیں۔

بادشاہوں امیروں اور ظالموں کا چہرہ دیکھنا

رُؤیَۃُ وَجْہِ الظَّالِمِ یُسَوِّدُ الْقَلْبَ ط ظالم کے چہرے کو دیکھنا قلب کو سیاہ کرتا ہے۔

● ۔ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا والوں سے جان پہچان نہ بڑھائے نیز شہزادوں۔ لالچی علماء اور حریص فقراء کی صحبت سے دُور بھاگے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہر عام کے پاس نہ بیٹھو بلکہ اس کے پاس بیٹھو جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلائے۔

۱۔ شک سے یقین کی طرف ۲۔ نمود سے اخلاص کی جانب۔ ۳۔ دنیاوی رغبت سے ترکِ دنیا کی طرف ۴۔ خودنمائی سے کسر نفسی کی جانب ۵۔ باہمی دشمنی سے خیرخواہی کی جانب بلائے۔

● ۔ سہیل تستری ؒ نے فرمایا ہے کہ تین قسم کے لوگوں سے اجتناب کرو۔

۱۔ بادشاہوں۔ امیروں، سلطانوں میں سے غافل اور ظالم سے۔

۲۔ دکھاوے کی قرائت کرنے والوں اور بد دیانتوں سے۔

۳۔ جاہل صوفیوں اور حریص پیروں سے۔ (سبع سنابل)

خواجہ حسن بصری ؒ کا فرمان ہے کہ شریروں کی صحبت نیکو کاروں سے بدظن کر دیتی ہے۔ یعنی بروں کی صحبت انسان کو پاکباز لوگوں سے دُور کر دیتی ہے۔

فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اپنے قلب کو اللہ کے سپرد کر دے اور ہر مسلمان تمہارے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔

Marfat.com

شریعت میں کفر اسلام طریقت میں کفر اسلام

جس طرح شریعت میں کفر اسلام ہے۔ اسی طرح طریقت میں بھی کفر اسلام ہے۔ جس طرح شریعت میں کفر شرارت اور نقص ہے اور اسلام کمال ہے اسی طرح طریقت میں بھی کفر طریقت نقص ہے۔ اور اسلام طریقت کمال ہے۔

کفر طریقت جمع کے مقام سے عبارت ہے۔ جو کہ پوشیدگی کا محل ہے۔ اور اس مقام میں حق و باطل کی تمیز مفقود ہے۔ کیونکہ سالک کا شہود اس مقام میں اچھے اور برے آئینوں میں وحدت محبوب کا جمال ہے۔ پس خیر و شر اور کمال و نقص کو سوائے اس وحدت کے ظلال و مظاہر کے اور کچھ نہیں پاتا۔ تو لازمی طور پر انکار کی نظر جو تمیز سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے حق میں معدوم ہے۔ تو مجبوراً سب سے صلح کرتا ہے۔ اور سب کو صراط مستقیم پر پاتا ہے۔ اور کبھی وہ مظہر کو عین ظاہر سمجھتا ہے۔ مخلوق کو خدا جانتا ہے۔ اور پروردہ کو پالنے والا سمجھتا ہے۔ یہ تمام وہ بھول ہیں جو جمع کے مقام میں کھلتے ہیں یہ طریقت کا کفر شریعت کے کفر سے پوری مناسبت رکھتا ہے۔ اگرچہ شریعت کا کافر مردود ہے۔ اور سزا کا مستحق ہے۔ اور طریقت کا مقبول ہے اور درجات کا مستحق ہے۔ کیونکہ یہ کفر پوشیدگی محبوب حقیقی کی محبت کے غلبہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اُس نے اور محبوب کے سوا سب کو فراموش کر دیا ہے۔ پس وہ مقبول ہوتا ہے۔ اور شریعت کا کفر جہالت اور سرکشی سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ لازماً مردود ہوتا ہے۔ بعض مشائخ عظام نے ظاہر شریعت سے مخالف باتیں کہی ہیں وہ سب کفر طریقت کے مقام میں تھے جو کہ سکر (مستی) اور بے تمیزی کا مقام ہے۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی جلد دوم)

- قول اَنَا الحق کا معنی یہ ہوگا جب وہ اپنی نظر سے آپ مخفی ہوگیا تو اس نے کہا کہ میں کوئی چیز نہیں ہوں اور موجود صرف حق ہے۔

Marfat.com

فنا فی اللہ، آنا الحق، ہمہ اوست

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روحانی معراج تھی کہ آپ کی زبان سے خدائی کلمہ نکلتا ہے۔ سُبحانی مَا اعظم شانی یعنی پاک ہے میری ذات۔ اور کتنی عظیم ہے میری شان۔

سالک پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جب وہ رب العلمین کا مظہر کامل بن جاتا ہے۔ اس وقت اس کا اپنا وجود باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی بقاء بقائے الٰہی کے بحر ناپید کنار میں فنا ہو جاتی ہے۔ جب قطرہ سمندر میں مل جائے تو وہ موجود ہوتے ہوئے بھی موجود نہیں ہوتا۔ اس وقت اگر وہ "آنا البحر" (میں سمندر ہوں) کا نعرہ مستانہ لگائے تو حق بجانب ہے۔ یہی حال منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ کہ انہوں نے نعرہ انا الحق لگا کر ساری دُنیا کو اپنا دشمن بنالیا۔ ظاہر بین علماء منصورؒ کی روح کا بھید نہ سمجھ سکے۔ اُن کے قتل کا فتوی دے دیا۔ مثنوی گلشن راز میں شیخ محمودؒ اس کی توجیہہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

روا ہست او "انا الحق" از درختی
چرا نہ بود روا از نیک بختی

(ملفوظات سیدیہ)

یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام ایک درخت سے اَنا الحق کی آواز سن سکتے ہیں، تو ایک اللہ کا کامل بندہ یہ بات کیوں نہیں کہہ سکتا۔

آدمی پانی اور مٹی سے بنا ہوا ایک نطفہ نہیں ہے۔ بلکہ سر تا پا وہ مظہر الٰہی ہے۔ سینکڑوں عالم کے فرشتے محض ایک نطفہ کو سجدہ کیسے کر سکتے ہیں۔ (تلقینِ لدنی خواجہ محکم الدین سیرانیؒ)

● ـ جب تک سالک کا وجود باقی ہے وہ ہجر و فراق میں رہتا ہے۔ جب اپنا وجود گم کر کے فانی فی اللہ ہوتا ہے۔ تو خدائی کرتا ہے۔ خدائی کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ بندہ خدا بن جاتا ہے بلکہ بندہ نہیں رہتا، خدا رہ جاتا ہے۔ اُنا الحق کا مطلب بھی یہی ہے۔ منصورؒ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں حق ہوں۔ بلکہ منصورؒ ذات حق میں فانی اور گُم ہو چکا تھا۔ اور حق کہہ رہا

Marfat.com

تھا۔ کہ میں حق ہوں۔ یہ اسلامی نظریہ ہمہ اوست ہے۔

ہندوانہ ہمہ اوست

یہ ہے کہ ہر چیز میں خدا ہے۔ یہ کفر ہے کیونکہ ہر چیز میں استعداد نہیں کہ حق تعالیٰ کے تمام صفات کمال کی متحمل ہو سکے۔

ہمہ اوست کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز خدا نہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہے۔

جس طرح زید کا ہاتھ زید نہیں ہے۔ لیکن زید سے جدا بھی نہیں۔ اگر کوئی شخص زید سے رقم طلب کرے۔ اور وہ انکار کرے تو کوئی عقلمند شخص زید کے ہاتھ کو پکڑ کر اس کی جیب سے رقم نکالنے کی فرمائش نہیں کرے گا۔ جس طرح زید کی بجائے زید کے ہاتھ سے رقم طلب کرنا مضحکہ خیز ہے۔ اسی طرح بت پرستی بھی مضحکہ خیز ہے۔ لیکن یہ مثال علماء نے دینا غلط فرمایا ہے۔

مقامِ توحید

اَحَد

مقامِ احدیت ذاتیہ میں تجلی نہیں ہے۔

وَحدت

تجلی اول مقامِ وحدت میں ہے۔ جس کو حقیقت محمدیہ کہتے ہیں۔ اس مقام میں تجلی مجمل ہے۔

وَاحدِیت

تجلی دوم، تجلی مفصل ہے۔ وہ مقام واحدیت میں ہے جہاں ایک اسم دوسرے سے مختلف ہے۔

وحدۃ الوجود ھُوَ الکُلّ

نظریہ ــــ ہمہ اوست

رحجانِ تصوف ــــ سکون کی طرف مائل

میں اور وہ جدا نہیں وہ دریا تو میں قطرہ ہوں۔

وصل

اعتقاد میں کون؟ اَنَا الْحَقّ

وحدۃ الشہود ھُوَ الھَادِی

نظریہ ــــ ہمہ از اوست

رحجانِ تصوف ــــ جوش کی طرف مائل

میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے

عشق

اعتقاد میں کون؟ اَنَا عَبْدُہٗ (عاشق)

Marfat.com

مَا فِیْعِ اللّٰہُ فَھُوَ اللّٰہ ۔ کوئی صفت یعنی مخلوق نہیں بلکہ وہ خود ہے۔

کثرت کہاں ہے۔ اور خیر و شر کیا ہے۔ یہ سب کچھ تجھے اپنے نقطۂ نگاہ سے نظر آتا ہے

؎ کہ جہاں صورتست و معنی دوست

در معنی نظر کنی ہمہ اوست

(ترجمہ) یہ جہان ظاہری صورت ہے اور معنی یعنی حقیقت خود دوست اور حقیقت بینی سے کام لے تو "ہمہ اوست" ہے

خدا ایک ہے۔ وجود ایک ہے۔ اور وہی وجود حق تعالیٰ کا ہے۔ جس میں کوئی شک

نہیں پس غیر کہاں؟ چونکہ وجود ایک ہے۔ اس لئے تمام کمالات اُسی ایک وجود کے ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک ہے۔ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حقیقت ہے۔ پس اپنے صفات کمال کے

اقتضاء کے مطابق اس نے تجھے اپنا مظہر بنا کر میدان ظہور میں ڈال دیا۔

؎ کشتگانِ خنجر تسلیم را

ہر زماں از غیب جانے دیگر است

تسلیم و رضا کی تلوار کے قتل شدگان کو ہر لحظہ غیب سے نئی جان ملتی ہے۔

؎ مَن تو شدم تو من شدی

مَن تن شدم تو جان شدی

؎ تا کس نگوید بعد ازیں تو دیگری من دیگرم

میں تو ہوا، تو میں ہوا ۔ میں جسم ہوا ۔ تو جان ہوا

اس کے بعد کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ تو اور ہے اور میں اور ہوں۔ منصورؒ کا

نعرہ اَنَا الحق ۔ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کا نعرہ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ ۔ یہی دم ہے۔ اگر

دلیل چاہتے ہو تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث دیکھو۔

فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

Marfat.com

(حکایت)

مقاماتِ عشق و توحید

جب مجنوں عاشق ہوا۔ اور عشق مشتہر ہوا۔ تو امتحان کے لئے لیلیٰ نے ایک آدمی بھیجا کہ مجنوں سے ایک پارہ گوشت مانگ لاؤ۔ اُس نے مجنوں کو یہ پیام دیا۔ پوچھا کہ کہاں کا گوشت طلب کیا ہے۔؟ اُس نے جا کر لیلیٰ سے کہا اور پوچھا؟ لیلیٰ نے کہا ابھی کچا ہے۔ مرتبہ ناسوتی سے آگے نہیں بڑھا۔ کچھ مدّت کے بعد پھر ایک آدمی بھیج کر گوشت طلب کیا۔ تو مجنوں نے جواب دیا کہ کاٹ کر لے جاؤ۔ اُس نے یہ جواب بھی لیلیٰ کو جا کر سنایا۔ کہا کہ ہاں اب عشق میں آیا ہے۔ اور یہ مرتبہ ملکوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد مجنوں انا اللیلیٰ کہنے لگا۔ جس طرح شاہ منصورؒ نے اَنَا الْحَق کہا تھا۔ یہ مرتبہ جبروتی اور فنا فی العشق ہے۔ چند روز کے بعد صرف لیلیٰ کہنا شروع کیا۔ یہ مرتبہ لاھوت و توحید ہے۔ بعد اس کے گم گشتگی پیدا ہوئی۔ نہ لیلیٰ یاد رہی نہ مجنوں۔ یہ مرتبہ ہاھوت ہے۔ نہ خود نہ خودی نہ خدا۔ کچھ باقی نہ رہا۔ نہ ذکر۔ نہ ذاکر۔ نہ مذکور۔

؎ سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک
ترک دنیا، ترک عقبیٰ، ترک مولیٰ ترک ترک

(ترجمہ) میں سر برہنہ نہیں ہوں۔ میں کلاہ چہار ترک رکھتا ہوں
(یہ چار چیزیں چھوڑ دی ہیں) دنیا ترک کر دی۔ عقبیٰ ترک کر دی۔ ترک مولا کیا۔ اور ترک کو ترک کر دیا۔ (سب سے بے نیاز ہو گیا)

ایک قول ہے اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ فَھُوَ اللہ۔ یعنی جب فقر کا مرتبہ تمام ہو جاتا ہے، تو بس اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔ یعنی فقر اللہ کے نور میں فنا حاصل کر کے اس کے نور سے باقی باللہ ہو جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کمال کے بعد فقر فقر نہیں رہتا۔ بلکہ بادشاہی ہی ہے۔

؎ چوں فقر ز تو شد تمام خواجہ خدائی بکن!!

(ترجمہ) جب تیرا فقر مکمل ہو گیا تو اے خواجہ خدائی کر

Marfat.com

ذکر چہار تسبیح چشتیہ

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ یہ ذکر جہری کے نفی اثبات کا کلمہ ہے ۔ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے ۔ اپنی آنکھیں بند کرے ۔ لَآ کہے گویا اپنی ناف سے نکالتا ہے ۔ پھر اس کو کھینچے کر لطیفہ روحی پر پھر لطیفہ خفی ، سری اور اخفیٰ پر گردش دیکر اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب قلب پر لگادے ۔ اور نور کا حلقہ تصور کرے کہ میرے شیخ کی طرف سے آرہا ہے ۔ تصور شیخ اپنے سامنے یا ہمہ تن آپ کو شیخ تصور کرے ۔ مبتدی لا الہ الاّ اللہ کا ذکر کرتے وقت لا محبوب الاّ اللہ کا ۔

متوسط لَا مقصود الاّ اللّٰہ کا اور منتہیٰ لَا وَجُوُدَ اِلاَّ اللّٰہ کا تصور کرے ۔ اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ باری تعالیٰ کی رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ یہ عالم ناسوت ہے

(۲) اِلاَّ اللہ ۔ ناف سے کھینچ کر مندرجہ بالا طریقے سے اِلاَّ اللّٰہ کی ضرب بشدت سے قلب پر لگادے ۔ یہ عالم ملکوت ہے ۔

(۳) اَللّٰہُ ھُوْ ۔ اَللہ کو ناف سے کھینچ کر لطائف خمسہ کی طرف گردش دیکر ھُوْ کی ضرب دل پر لگادے یہ عالم جبروت ہے ۔

(۴) مندرجہ بالا طریقے کے مطابق ھُو کی ضرب قلب پر لگادیں یہ عالم لاھُوت ہے ۔

نوٹ : پہلی تسبیح لَا اِلٰہ الا اللہ کی زد میں ۔ پہلی تسبیح میں لَآ کو زیادہ کھینچ کر ذکر کرے ۔

لطائف خمسہ چشتیہ

پہلا لطیفہ قلب ہے ۔ جس کا مقام بائیں پستان کے دو انگل نیچے ہے

Marfat.com

دوسرا لطیفہ روح ہے۔ جس کا مقام دائیں پستان کے دو انگل نیچے ہے۔
تیسرا لطیفہ خفی ہے۔ جس کا مقام دائیں کنپٹی پر ہے۔
چوتھا لطیفہ سری ہے۔ جس کا مقام دماغ ہے۔
پانچواں لطیفہ اخفیٰ ہے۔ جس کا مقام بائیں کنپٹی پر ہے۔

طریقۂ ذکر

اور دُعاء بعد ذکر

ذکر سے پہلے دُرود شریف۔ سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب ہدیہ و تحفہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے وسیلے سے سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی رضؓ کی رُوح مبارک کو بخشے۔ اس کے بعد پانچ مرتبہ دُرود شریف پڑھے۔ اس کے بعد کہے الٰہی تو ہی مقصود ہے اور تیری رضا ہی مطلوب ہے اپنی محبت اور معرفت نصیب فرما۔ افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ۳ بار پڑھ کر تصورِ شیخ کرکے ذکر شروع کرے۔ بعد ذکر فاتحہ یعنی ختم شریف پڑھے۔ اور اپنے سلسلے کے بزرگان دین کا شجرہ شریف پڑھے۔ اور اُن کی رُوح مبارک کو ایصالِ ثواب کرے اور آخر میں حضرت غوث الاعظم رضؓ اور حضرت خواجہ غریب نواز رضؓ کا نام مبارک بھی لے۔ اور یہ دُعاء پڑھے۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَحْرُوْسَ مُحَبَّتِکَ وَمَسْجُوْنَ عِشْقِکَ وَمَفْتُوْنَ قُرْبِکَ وَمَجْنُوْنَ لِقَائِکَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَاشِقًا وَّ اَمِتْنِیْ عَاشِقًا وَّ احْشُرْنِیْ مَعَ الْعَاشِقِیْنَ یَا مَطْلُوْبَ الْعَاشِقِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ ۝

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَلَاوَۃَ الذِّکْرِ وَالْفِکْرِ وَدَوَامَ مُشَاھَدَۃِ جَمَالِکَ وَجَلَالِکَ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ وَجْھَہٗ بِحَقِّ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ مُحَمَّدِ مُصْطَفٰے الْاَمِیْنِ ثُمَّ اٰمِیْن ط

بعض ذکر شروع کرنے سے پہلے یہ ہشت بہشت یا ۳ یا ۷ مرتبہ پڑھ کر تصورِ شیخ کرکے ذکر شروع کرتے ہیں۔ ہشت بہشت یہ ہے آگے مرشد۔ پیچھے مرشد۔ دائیں مرشد۔ بائیں مرشد اوپر مرشد۔ نیچے مرشد۔ جُز مرشد۔ مَن مرشد۔

ذکر اسم ذات اللہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ کیا جائے۔

عمل کے ذریعے یکسوئی حاصل کرنا

فجر کی اذان سے قبل وضو کرکے خاموش مصلّٰی پر بیٹھ جائیے۔ اور زور سے سانس لیکر روک لیجیے اور دِل کی دھڑکن کی طرف دھیان لگائیے کہ وہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔ جب سانس ٹوٹے تو تین چار سانسیں اوپر نیچے اس طرح لیجئے کہ اُوپر کو سانس جائے تو اللہ اور نیچے کو جائے تو اِلّا اللہ کی آواز آپ کو صاف سُنائی دے۔ پھر ایک دم سانس روک لیجئے اور یہی عمل دہرائیے۔ پہلے روز پندرہ منٹ پھر ہر روز پانچ منٹ بڑھاتے جائیے۔ یہاں تک کہ ایک گھنٹہ تک یہ عمل جاری رہ سکے۔ تازندگی ترک نہ کیجئے۔ اس عمل سے نہ صرف یکسوئی حاصل ہوگی بلکہ جب کوئی ضرورت مند آپ کے سامنے بیٹھے اور آپ اسی طرح سانس روک کر اپنے دِل کی طرف غور کریں اور اپنے قلب کی توجہ دوسرے کے دِل پر ڈالیں گے کہ کس مقصد کے لئے آیا ہے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں انکشاف ہوجائے گا۔ جو سو فیصد صحیح ہوگا۔

مراقبہ

بعد نماز عشاء دو رکعت صلوٰۃ التوبہ ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ سورۃ کافرون

Marfat.com

دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح مبارک کو بخشے۔ اس کے بعد اپنی قوت و ادراک کو پوری طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں لگا دے کہ وہ ذات باری تعالیٰ کی ہمہ گیری کو چشم بصیرت کے سامنے اس طرح متشکل کرے کہ میرا محبوب حقیقی اپنے حسن و جمال کے ساتھ مجھ پر جلوہ گر ہے اور ہر طرف سے اس کا نور جلوہ گر ہے۔ مراقبہ سے پہلے پڑھے۔ لا مقصود الا اللہ لا موجود الا اللہ۔ لا معبود الا اللہ

مراقبہ سُلطان الاذکار ذکر الہد یا شغل صوت سرمدی

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعثت اور بعد غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور اس شغل میں مشغول رہتے تھے۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس غار میں اسی شغل میں مشغول رہتے تھے۔ یہ تمام اشغال کا سردار ہے۔ اس میں اسرار ہیں کسی صحراء یا حجرہ میں جا کر تنہائی میں تشہد کی حالت میں بیٹھیں۔ اور اپنے دونوں کانوں میں شہادت کی انگلی دبا کر بند کر دیں یا ڈیڑھ عدد کالی مرچ روئی میں لپیٹ کر کانوں میں دبا دیں۔ کانوں سے جو لطیف آواز سُنائی دے، اس کی طرف غور کریں۔ وہ آواز آہستہ آہستہ ایسی غالب ہوگی کہ تمام اطراف سے تجھے گھیرے گی۔ کسی جگہ کسی وقت تجھ سے جدا نہ ہوگی۔ یہ آواز تجھے بلندی پر لے جائے گی۔ اس شغل شریف سے محبت ہوگی۔ یہ آواز ڈھول، دف اور نقارہ بلکہ اُن آوازوں سے بھی سخت آوازوں پر غالب آجائے گی کیوں کہ اصل یہی ہے۔ اور باقی تمام آوازیں اسی سے ظہور پذیر ہیں۔ تمام عالم اس آواز سے بھرپور ہے یہ آواز موجودات کی پیدائش سے پہلے تھی۔ اب بھی ہے۔ آئندہ بھی رہے گی۔ اس آواز کو بے حد مطلق کہتے ہیں۔

Marfat.com

نفی و اثبات!

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات میں ہے. کہ فرمایا کہ نفی اپنے آپ کو نہ دیکھنا ہے کیونکہ خود بین خدا بین نہیں ہو سکتا۔ اثبات صرف اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔ ورنہ نفی کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہ خیال کرے کہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے تو مطلب حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا کلمہ شہادت نماز، روزہ، حج، زکواۃ وغیرہ کی صورت بھی ہے اور حقیقت بھی۔ ان کے حقائق کو چھوڑ کر صرف ظاہری صورتوں پر قناعت کر لینا فضول ہے۔ وہ شخص بڑا ہی احمق ہے۔ جو اُن کے حقائق تک نہیں پہنچتا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیشہ تھا۔ اور ہمیشہ رہیگا۔ سالک ابتداء میں نابینا ہوتا ہے۔ جب حق تعالیٰ کی طرف سے اُسے بینائی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو پھر اُس سے دیکھتا اور سنتا ہے۔ اپنے کو فراموش کر دیتا ہے جب ایسی حالت ہو جائے۔ تو واصل اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔

شغل حبس نفس یا رُوح آورد بُرد

(رسالہ حق نما)

خلوت اور تنہائی میں یہ شغل حبس دم کیا جاتا ہے۔ جو سالک کیلئے عالم ملکوت کی فتح ہے۔ آئینہ دِل روشن ہوگا۔ عالم ملکوت کی تمام صُورتیں دیکھے گا۔ انبیاء کرام اولیاء ملائکہ کی صورتیں اس میں منعکس ہونگی۔ تیرے مُرشد کی صورت. سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَصحاب کبار۔ اولیائے کرام کی صُورتیں دکھائی دیں گی۔ دل کی زبان اور حال کی زبان سے ہر مُشکل کے بارے میں سوال کا جواب سُنے گا۔ تیرے دِل اور وجود میں عجیب حرارت انوکھی لطافت. عظیم شوق اور لطیف روشنی پیدا ہوگی۔ دِل کے اندر جو زنگ لگا ہوا ہے وہ دور ہو جائے گا۔ تو ہر طرف سے دِل کے اندر جمالِ یار کا مشاہدہ کریگا۔

حبس نفس کا طریقہ یہ ہے کہ تنہائی میں اس طرح بیٹھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے بیٹھنے کا طریقہ تھا کہ دونوں ہاتھوں کی کہنی کو دونوں زانوں کے اوپر رکھے۔ دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے سوراخوں کو بند کردے۔ دونوں انگشت شہادت سے دونوں آنکھوں کو بند کرے۔ دونوں ہاتھوں کی خنصر و بنصر انگلیاں ہونٹوں پر رکھے سانس کا راستہ بند کرنے کیلئے درمیان والی انگلیاں ناک کے دونوں نتھنوں پر اس طرح رکھے کہ پہلے دائیں طرف والا سوراخ پکا بند کرکے سانس کا راستہ روک دے اور بائیں طرف کے سوراخ کو کھلا چھوڑ کر لَا اِلٰـهَ کہتے ہوئے سانس دماغ کے اوپر تک پہنچائے اور دل سے نیچے لے آئے پھر بائیں طرف والے سوراخ کو بھی بند کرکے حبس نفس کرکے بیٹھ جائے۔ سانس کی نگاہ داشت کرے۔ سانس چھوڑتے وقت دائیں نتھنوں کی انگلی اُٹھا دے اور سانس کو آہستگی سے نکلے اور اِلَّا اللّٰہ کہے۔ سانس لینا اور نکالنا آہستہ کرے۔ تاکہ نقصان نہ ہو۔ اس طریقہ پر جتنا ہو سکے عمل کرے بعض نے سانس کی نگہ داشت میں اس قدر ترقی کی ہے کہ چار پہر چار سانس میں گزارتے ہیں۔

کُلاہ

طریقت کے سب سلسلے برحق ہیں۔ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بہشت سے چار کلاہ (ٹوپی) لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کی فرمان باری تعالیٰ یوں ہے کہ انہیں پہلے خود اپنے سر مبارک پر رکھو پھر جسے مرضی ہو عطا کرو۔ اور اپنا خلیفہ بناؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترکی کلاہ سر مبارک پر رکھ کر پھر اُسے امیرالمؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ اس کے بعد وہ یک گوشہ کلاہ ابدال اور صدیق رضؓ سر پر رکھتے ہیں۔ اُن کے باطن ازلی ارادت کی وجہ سے نور معرفت سے منور ہوتے ہیں۔ انہیں ظاہری اور باطنی مقصود حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دو گوشہ کلاہ امیرالمومنین عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا آپ کے بعد اسے عابد اوتاد

Marfat.com

اور بعض منصوری سر پر رکھتے ہیں۔ سہ گوشہ کلاہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ اس کے بعد اسے زاہدِ اہل تجرید مشائخ طبقات سر پر رکھتے ہیں۔ چار گوشہ کلاہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔

معراج کی رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خرقہ عطا ہوا۔ اور ساتھ ہی یہ فرمان ہوا کہ اپنے اصحاب کرام میں سے یہ خرقہ اسی کو عطا کرنا اور خلیفہ بنانا جو اس سوال کا جواب دے سکے کہ اگر آپ کو یہ خرقہ عطا کیا جائے تو کیا کرو گے اور جواب یہ تھا کہ جو یہ جواب دے کہ میں لوگوں کی عیب پوشی کروں گا، اس کو عطا کرنا۔ تو حضور علیہ السلام نے اپنے اصحاب کرام سے دریافت فرمایا تو مختلف جواب پائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں لوگوں کی عیب پوشی کروں گا۔ تو حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرقہ عطا فرمایا اور آپ سے خرقہ کا رواج ہوا۔

سوائے سلسلہ نقشبندیہ و اویسیہ کے تمام سلسلہ جات کے منبع حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اور سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور باقی تمام سلسلہ جات سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاری ہیں اور تمام سلسلہ کے منبع کمالات و فیض کے سردار ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلیفہ اعظم ہیں۔ آپ منبع ولایت ہیں۔ کوئی ولی یا غوث یا قطب اس وقت تک ولی غوث قطب نہیں بن سکتا جب تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر نہ لگے۔ جب تک کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم نہ چومے۔

اس راہ پر گویا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی، حضرت حسنین رضی اس مقام میں اُن کے شریک ہیں جس کو بھی فیض و ہدایت پہنچی ہے اُن کے ذریعے پہنچی۔ اُن کے بعد وہی منصب ائمہ اثنائے عشرہ میں بالترتیب مقرر ہوا۔ یہاں تک کہ یہ نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو یہ منصب مذکور آپ کے سپرد ہوا۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے کناروں پر رہے گا۔ وہ غروب نہ ہوگا۔

Marfat.com

شمس سے مُراد فیضانِ ہدایت وارشاد کا آفتاب ہے۔ جب تک فیض کے توسط کا معاملہ قائم ہے۔ اُنہی کے وسیلہ سے ہے۔

سماع

آداب المریدین میں ہے کہ حضرت خواجہ ممشاد دینوریؒ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ سماع کیلئے اجتماع کے متعلق سوال کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ قرآن مجید سے شروع کرو اور قرآن پر ختم کرو۔

ایک خاص قسم کی موسیقی کے ذریعے رُوح اپنی ماہیت اور ماہیتِ حیات وکائنات میں غوطہ زن ہوتی ہے۔ اور موسیقی انسان کو اسی جسمانی واسطہ سے روحانی عالم میں پہنچا دیتی ہے۔ روحانی موسیقی بعض مذاہب میں جزو عبادت تک شمار ہوتی ہے۔ اور اُسے غذائے رُوح قرار دیا گیا ہے۔

سماع کا مطلقاً اُنکار ممنوع ہے ۱۔ یا تو وہ احادیث اور آثارِ صحابہ سے بالکل ناواقف ہے۔ ۲۔ یا اسے اپنے نیک کاموں کا غرور ہے۔ ۳۔ یا وہ کند ذہن ہے۔ اور بدذوق ہے۔ اور اپنی بداخلاقی کی وجہ سے انکار پر مُصر ہے۔ ایک دفعہ حبشی مسجد نبویؐ میں رقص کر رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ اُن کو دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ آپ محفوظ تھیں۔

سماع حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وجد کی کیفیت طاری ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کے چار سو ٹکڑے کر کے اصحاب کرام میں تقسیم فرمائے۔

سماع مجلس انس ومحبت کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

وجد

وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِہِمْ اِذْ قَامُوْا - اور ہم نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا جب وہ اُٹھ کھڑے ہوں۔ وجد سنگ اختیار اور آہن نیاز مندی کے درمیان آتش سوزاں کی مانند ہے وہ تین طرح کا ہے ۔ (ا) نفس کیلئے (ب) دِل کیلئے ۔ (ج) رُوح کیلئے۔

۱ء وہ وجد جو نفس کو لاحق ہو جاتا ہے ۔ (ا) عقل پر چھا جاتا ہے۔ (ب) اس سے صبر سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ (ج) وہ اسرار الٰہی کو فاش کر دیتا ہے (یہ باطنی وجد ہے)

۲ء وہ وجد جو دِل کو لاحق ہوتا ہے انسانی قوت پر چھا جاتا ہے ۔ غالب آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے (ا) انسان کا وجود حرکت میں آتا ہے ۔ (ب) وہ نعرہ زنی کرتا ہے ۔ (ج) اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتا ہے ۔ (یہ وجد معنوی ہے)

۳ء وہ وجد جو روح کو لاحق ہوتا ہے ۔ (ا) انسان کو اللہ تعالیٰ سے فی الفور حظ وافر نصیب ہوتا ہے ۔ (ب) اس کا نفس حقیقت ذات میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ (ج) اس کی رُوح اس عالم سے منقطع ہونا چاہتی ہے ۔ (یہ وجد شہودی ہے) کیونکہ اس میں حق تعالیٰ بندے پر نگاہ ڈالتا ہے۔

وجد کی کیفیت

جب تصفیہ و تزکیہ باطن حاصل ہوتا ہے تو پیرو مرشد کی رُوح کو اپنی روح کے ہمراہ لے کر عرش و کرسی کی جانب پرواز کرتا ہے ۔ وہاں گوناگوں انوار و عجائب اسرار کے دِل پر غلبہ کرتے ہیں اور اس کو مدہوش بنا دیتے ہیں۔ جب کہیں سوائے انوار کے کچھ نظر نہیں آتا تو مُرید حیران و سرگردان ہو کر واپسی کا ارادہ کرتا ہے۔ لیکن راہ نہیں پاتا۔ ناچار ہائے ہو مچاتا ہے۔ نالہ زاری کرتا ہے۔ تب پیرو مرشد توجہ آفاقیہ دیتا ہے۔ اس وقت اوسان درست ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث سماع میں ہے کہ وجد کیا اور چادر مبارک کے چار سو ٹکڑے کر کے صحابہ کرام میں تقسیم کئے۔

حدیث شریف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شعر سُنا تو ذوقِ ربانی اور شوقِ سُبحانی سے تو آپ پر حال طاری ہوگیا اور چار سو اصحاب کے ساتھ اس قدر وجد کیا کہ چادر مُبارک آپ کے دوش مُبارک سے زمین پر گر پڑی اور عشق کی بنیاد قائم ہوگئی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا لَیْسَ بِکَرِیْمٍ مَنْ لَّمْ یَهْتَزَّ بِذِکْرِ الْحَبِیْب۔ (وہ کریم ہی نہیں جو حبیب کا ذکر آئے وجد نہ کرے) یہ قصہ دنیا میں مشہور ہوا۔ اور عاشقان الٰہی کے لئے مژدہ جانفزا ہوا وہ شعر یہ تھا ہے

لَقَدْ شَفَقَتْ حَبَّةَ الْهَوٰی اَلْبدِ ے
فَلَا طَبِیْبَ لَهَا وَلَا رَاقِی !!
اِلَّا الْحَبِیْبَ الَّذِیْ قَدْ شَفَقَتْ بِهٖ
فَاِنَّ عِنْدَهٗ دِ قْیَتِیْ وَتَرْیَاقِیْ

(مکتوبات قدوسیہ)

توحید

۱۔ توحید شریعت یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے قدیم ہے۔ اپنی حیات سے حَیّ اپنی سمع سے سَمِیْع اپنی بصر سے بَصِیْر اپنے کلام سے کلیم ہے۔ (تذکرہ غوثیہ ص۱۱)

۲۔ توحید طریقت حق تعالیٰ کی وحدانیت شواہد کو ان امکان میں نورِ ایمان سے ملاحظہ کر کے واجب الوجود کا اثبات کرنا۔ اضافت جمیع موجودات کو معدوم سمجھنا۔ ہستی جمیع موجودات کو ذات واحد میں دیکھنا۔ اس

Marfat.com

توحید کے تین مراتب ہیں:۔

(۱) توحید افعالی:۔ جملہ موجودات کو افعال خدا سمجھنا۔

(۲) توحید صفاتی:۔ جملہ صفات موجودات کو صفات خدا سمجھنا۔

(۳) توحید ذاتی:۔ وجود جملہ موجودات کو وجود باری تعالیٰ یقین کرنا۔ اور مؤثر حقیقی و موجود اصلی ذات حق کے سوا دوسرے کو نہ جاننا۔

۳۔ توحید حقیقت نفی غیریت یہاں تک کہ اپنے وجود کا ادراک بھی نفی ہو جائے اور تعینات موجودات بھی فنا۔ ہستی حق کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔ اپنے اور نیز جملہ موجودات کے وجود میں حق کو مشاہدہ کرے۔ اس توحید میں نو مراتب ہیں:۔

اوّل مرتبہ انفسی:۔ اللہ تعالیٰ بکمال اقربیت مطابق آیت وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ ذات عارف میں تجلی فرماتا ہے اور نفس و عقل نور الٰہی میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ اور اَنَا الْحَقّ بے اختیار سرزد ہوتا ہے۔

دوم مرتبہ آفاقی:۔ حق تعالیٰ موافق آیت اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ عارف کی نظر میں متجلی ہوتا ہے اور وجود جملہ موجودات واحد نظر آتا ہے۔ اس وقت "ہمہ اوست" کا نعرہ دل عارف سے نکلتا ہے۔

سوم مرتبہ اسمائی:۔ عارف بکثرت ذکر الٰہی ہر اسم کے رنگ میں اُسی ذات پاک کو متجلی دیکھتا ہے اور ذکر سلطان الاذکار وجود عارف میں ظاہر ہوتا ہے اور غیریت بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔

چہارم مرتبہ صفاتی:۔ اللہ تعالیٰ سالک کے اعضائے حسی سَمْعٌ وَبَصَرٌ وغیرہ پر تجلی فرماتا ہے اور بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

پنجم مرتبہ تمثیلی:۔ سالک کو ہر فرد۔ موجودات جداگانہ عین حق نظر آتا ہے اور

Marfat.com

اس مقام میں سجدہ بت عین سجدہ خدا ہے۔

ششم مرتبہ شیوناتی :۔ اللہ تعالیٰ عارف پر بہ تجلی افعال متجلی و ظاہر ہوتا ہے اور افعال موجودات عین افعال حق نظر آتے ہیں۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ اس مقام میں دہندہ و کشندہ دونوں برابر ہیں۔ لیکن ادراک رنج و راحت باقی رہتا ہے۔

ہفتم مرتبہ شہودی :۔ اللہ تعالیٰ عارف پر اس طرح تجلی فرماتا ہے کہ حجاب ظلماتی رفع اور کیفیت نورانی منکشف ہو جاتی ہے اور معرفت بے کیف و مشاہدہ مدام میں مستغرق رہتا ہے۔ اس مقام میں وجود رنج و راحت کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہشتم مرتبہ وجودی :۔ تجلی وجود الٰہی میں ہستی سالک اس طرح فنا ہو جاتی ہے جیسے نور چراغ ضیاء آفتاب میں۔ اس مقام میں سالک مثل جماد اپنے حرکات و سکنات سے محض بے خبر ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں امتیاز مشاہدہ و مشہود بھی کفر ہے۔

نہم مرتبہ تنزیہی :۔ اس مرتبہ میں جملہ کائنات کی ہستی پرتو انوار الٰہی میں ایسی فنا ہو جاتی ہے کہ نظر سالک میں اصلاً نہیں آتی۔ جب اس دریائے ناپید کنار کا شناور صفات موجودات کی تجلیات سے فنا کلی حاصل کرتا ہے اور حدوث و امکان کی آلائش سے مجرد ہو جاتا ہے تو ایک موج قعر دریائے ذات سے سر خفی پر وارد ہوتی ہے جو عارف ورطہ عدم نہ فرش نہ عرش نہ اثر نہ خبر نہ علم خود نہ علم حق غرض کچھ باقی نہیں رہتا۔

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔ دریائے جمع الجمع میں غرق ہو جاتا ہے۔ اس وقت مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

۴۔ توحید معرفت

اس کو توحید ازلی ذاتی قدیمی اور الٰہی بھی کہتے ہیں۔ جس وقت عارف کامل مقامات و مراتب سیر الی اللہ، وفی اللہ مع اللہ سے عروج کر کے مقام عین الجمع و جمع الجمع میں پہنچتا ہے جو کہ انتہائے مراتب توحید سے ہے۔

Marfat.com

اس وقت اپنے آپ کو عدم محض پاتا ہے اور خودی سے بیخود ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یہ آیت قاری سے سنتے تو فرماتے یا لیتہا تمت یعنی کاش یہ حالت پوری ہو جائے اور جہاں سے ہم نے سفر کیا ہے وہیں جا پہنچیں اور کثرت وحدت میں گم ہو جائے۔

حق تعالیٰ سبحانہٗ ازل الآزال میں بوصف وحدانیت و فردانیت موصوف تھا۔ اپنے آپ نہ کسی دوسرے کی توحید سے کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْئٌ وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ اور ابدالاباد تک اسی وصف پر رہیگا۔ کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ یعنی ہستی اشیاء اُن کی ہستی میں آپ ہی نیست و نابود ہے۔ یہ ایسی توحید ہے کہ نقصان سے بَری ہے اور یہی توحید حق ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ توحید کے لئے ظاہر۔ باطن اور حقیقت ہے۔ ظاہر توحید تو اسلام ہے باطن توحید ایمان ہے۔ حقیقت توحید تقویٰ اور عمل صالح ہے۔

توحید مُرید جب کچھ مقامات طے کر لیتا ہے تو حضرت پیر و مرشد توحید کا ہدایت فرماتے ہیں یعنی اپنے تمام اعمال و افعال احوال و اقوال حرکات و سکنات کو تقدیر الٰہی اور مشیت ایزدی سے سمجھنا چاہیئے لیکن یہ تعلیم مبتدیوں کے واسطے ہے۔ منتہیوں کی تعلیم یہ ہے کہ تمام ممکنات و موجودات کو مظہر الٰہی بلکہ عین ذات لامتناہی جاننا چاہیئے جیسے ایک چراغ دوسرے چراغ سے روشن کریں تو وہ بھی روشنی میں پہلے کے برابر ہے۔ کچھ فرق دونوں میں نہیں ہے۔ (تذکرہ غوثیہ)

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

؎ جب میں باہر ڈھونڈاں تے اندر کون سمانا
جے میں اپنے اندر ڈھونڈاں تاں میں فیر مقید جانا
سب کچھ توں ہیں تے سب وچ توں ہیں

Marfat.com

ہیں سب کوں صاف پچھانا
ہیں بھی توں ہیں، اتے توں بھی توں ہیں
بیا بُلاؔ کوں سمانا

؎ عاشق و عشق و بُت و بتگر و عیار یکے است
کعبہ و دیر و مساجد ہمہ جا یار یکے است

ترجمہ:۔ عاشق و عشق، بُت اور بتگر اور عیار ایک ہی ہے
کعبہ و بُت خانہ اور مسجد سب جگہ دوست ایک ہی ہے

؎ گر درآئی بہ چمن وحدت و یک رنگی بیں
کہ دران عاشق و معشوق و گل و خار یکے است

ترجمہ اگر تو چمن وحدت ایک رنگی میں آئے
تو تو دیکھ کہ وہاں عاشق و معشوق اور گل و خار سب ایک ہی ہے

؎ عابد و معبود دونوں پاس ہیں تیرے !!
کیوں کرے پھر تو ارادہ طوفِ بیت اللہ کا

؎ یہ پنڈت کون ہے اور وید کیا ہے
یہ مولانا کے اندر بھید کیا ہے
نہ پنڈت ہے نہ مولانا ہے کوئی !!
یہ سب ہیں نام بے نام و نشان کے
کہاں کے مولوی پنڈت کہاں کے

Marfat.com

وحدت الوجود

از فصوص الحکم شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ ص۲۶

انسان، اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہے ۔ سوائے وجوب ذاتی کے ۔ ہماری صورتوں پر وہی ظاہر ہے ۔ ہماری صورتوں میں وہی باطن ہے ہمارا باطن عین باطن حق تعالیٰ ہے ۔ اور ہمارا ظاہر حق تعالیٰ کا ہے ۔ انسان باطنی صورت حق ہے اور ظاہری صورت خلق ہے ۔ حق تعالیٰ موجود میں موجود ہے ۔ مگر کوئی موجود اتنا کامل نہیں جتنا خلیفہ یعنی انسان ۔

انسان جامع حق اور خلق ہے ۔ یعنی حق ہے اور خلق بھی ہے ۔ خدا حق ہے اور عالم خلق ہے ۔ سب کی حقیقت حق ہے ۔ یعنی سب وہی ہے ۔ "ہمہ اوست" مگر اس کے مظاہر کی شان جدا جدا ہے ۔ حق حق ہے ۔ عالم عالم ہے ۔ قدیم قدیم ہے ۔ حادث حادث ہے ۔ حق حق ہے ۔ خلق خلق ہے ۔ حق تعالیٰ واجب ذاتی ۔ عالم ممکن ذاتی ۔ انسان دونوں کا جامع اور ہر دو میں برزخ ہے ۔ حق بھی ہے ۔ خلق بھی ۔ واجب بھی ۔ ممکن بھی ۔ مگر نہ اس کا وجوب ذاتی اور نہ اس کا امکان ذاتی ۔ پس انسان واجب ممکن قدیم حادث ہے مگر اس کا وجوب ذاتی نہیں ۔ نیکی کو رب کی طرف منسوب کرو اور برائی کو اپنے نفس کی طرف یہ ادب ہے ۔ ادب اختیار کرے ۔ کمال یہ ہے کہ نظر حقیقت یعنی حق پر رہے ۔ عمل شریعت مطہرہ پر کرے ۔ بے ہوش بھی ہو اور با ہوش بھی ہو ۔ با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار باش ۔ ظاہر خلق ہو اور باطن حق ۔ حق کو حق اور خلق کو خلق دیکھے اور جامع کو جامع یعنی انسان کامل ۔ ہر ایک کو اُس کا حق دے ۔ خلق

Marfat.com

کی صورت میں خلق کی اطاعت کرے اور حق کی صورت میں مطبوع بنے اور دونوں کا جامع ہو کر خود عابد اور خود معبود ہے:

ہر مرتبہ از وجودے حکمے دارد
گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی

جو اپنی صورت کو حق تعالیٰ میں دیکھتا ہے اور عین حق تعالیٰ جانتا ہے وہ عارف ہے۔ انسان اپنی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے تو وہ اپنی صورت دیکھتا ہے۔ نہ کہ آئینہ کو دیکھتا ہے۔ حق مثل آئینہ کے ہے۔ جس میں ہر کوئی اپنی ہی صورت دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو نہیں دیکھتا۔ جیسا کہ ذات آئینہ کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے عالم صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح عالم کی۔ وہی ذات جو واحد ہے۔ عالم کی صورتوں پر کثیر ہے۔ وحدت میں کثرت ہے اور کثرت میں وحدت ہے۔

ذات واحد باری تعالیٰ حق بھی ہے خلق بھی۔ ذات مطلق کا نام حق ہے اور ذات مقید کا نام خلق ہے پس حق تعالیٰ ہی مقید ہے اور حق تعالیٰ ہی مطلق ہے۔ حقیقت پر نظر ہو تو حق مطلق ہے۔ ظاہر پر نظر ہو تو حق مقید یعنی خلق ہے۔ مقام جمع میں سب حق ہے اور مقام فرق میں حق حق ہے اور خلق خلق۔ وہی واحد ہے اور وہی کثیر ہے کیونکہ اس کے سوا کوئی باقی نہیں ہے۔

انسان مظہر ذات حق تعالیٰ ہونے کی وجہ سے عالم میں سرایت کرنے والا ہے۔ ظہور رب کا بندہ سے ہے اور وجود بندہ کا رب سے ہے۔ میں نہیں پہچانا جاتا سوائے تیرے اور تو نہیں پہچانا جاتا سوائے میرے۔ بندہ ظہور رب کا ہے اور موجود رب سے ہے۔

توحید حلول درینجا دست
امانہ حلول اتحاد ست

یعنی توحید یہ ہے کہ سب کی ہستی اس سے ہے۔ نہ یہ کہ سب وجود میں اس سے

Marfat.com

متحد ہیں۔ اور وہ ساری مخلوق میں حلول کئے ہوئے ہے۔ (حلول کا عقیدہ ہندوؤں کا ہے) وحدت الوجود حق ہے اور وجود اتحادی کفر ہے (سبع سنابل ص۲۶۴)

وحدۃ الوجود تلقین لدنی حضرت خواجہ محکم الدین رموز ۱۲ص۳۱۔ ہر وجود جو لاَم سے ظاہر کیا جائے اس کی حقیقت الف اور مراد اس سے محمدؐ ہے۔ یہ حروف مقطعات کے اشارات ہیں شرح ل۔ م۔ اسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمدٌ رسول اللّٰہ ہے ہر چیز کا وجود لَا یعنی نیست ہے اور اس میں الف یعنی اللہ جلوہ گر ہے۔ جس کا ظہور حقیقت محمدیؐ کی صورت میں ہوا ہے کلمہ کے باطنی معنے پہلا حصہ مبتدا دوسرا خبر ہے ص۱۵ سالک کو نہ عین اور نہ غیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بمصداق صفات اللہ ہی لَا عَیْنِہٖ وَلَا غَیْرِہٖ سالک نہ بالکل عین بن کر ہمیشہ کے لئے فنا فی اللہ میں متغرق ہو جائے اور فرائض زندگی ادا نہ کر سکے اور نہ ہمیشہ کیلئے ہجر و فراق میں رہ کر قرب وصال سے محروم ہو جائے۔ بلکہ دونوں حالتوں کبھی وصل کبھی فراق میں رہے۔ رموز ۲۹۔ جو شخص خدا کو اپنے اندر جانتا ہے مشرک ہے۔ اگر اپنے سے باہر جانتا ہے تو مردود ہے شرح: خدا کو اپنے اندر جاننے سے حلول لازم آتا ہے یعنی خدا انسان کے اندر اتر آیا ہے۔ یہ عقیدہ اہل ہنود، نصاریٰ کا ہے جو رام کرشن۔ رام چندر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا اوتار مانتے ہیں۔ دوسرے قول کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو اپنے سے علیحدہ جاننا بھی گمراہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خود نہیں ہے خدا ہے۔

وحدۃ الوجود۔ وحدۃ الشہود (فصوص الحکم)

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔ حق تعالیٰ کی کوئی مثل نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اس میں تنزیہہ ہے اور تشبیہہ دونوں ہیں۔ اس کی مثل

Marfat.com

کوئی شے نہیں یہ تنزیہہ ہے۔ وہی سمیع بصیر ہے یہ تشبیہ ہے. کیونکہ ان صفات کے ساتھ خلق بھی متصف ہے یہی حال اکثر صفات کا ہے۔ بے مثل ایک طرح کی مثل ہے اور اُس کی مثل کوئی نہیں۔ یعنی مثل کی مثل کوئی نہیں۔ یہی تشبیہ ہے۔ اسی طرح وھو السمیع العلیم میں تنزیہہ بھی ہے کہ اس میں تشبیہ تو واضح ہے کہ حق تعالیٰ بھی سمیع اور بصیر ہے اور خلق بھی سمیع اور بصیر ہے یہ تشبیہ ہے۔ اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ تنزیہہ میں تشبیہ ہے اور تشبیہ میں تنزیہہ ہے۔ پس تشبیہ عین تنزیہہ اور تنزیہہ عین تشبیہ۔

اہل ذوق کے نزدیک حق تعالیٰ کی ایک مثل ہے. مگر اس مثل کی مثل نہیں یعنی حق تعالیٰ کی مثل یعنی صُورت محُمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور محمدؐ کی مثل نہیں۔

پس وہ ہر صورت میں معبود اور موجود میں اللہ ہی کو دیکھتے ہیں. فعل الٰہی کو جاری و ساری دیکھتے ہیں۔ جو وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ نہ کیا وہ گمراہ ہوئے۔

واجب الوجود

حق تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ اس کا وجود واجب ہے. مستقل ہے. ازلی ابدی دائمی ہے۔ اپنے وجود کے لئے غیر کا محتاج نہیں۔ اس لئے واجب بذاتہ ہے اور انسان ممکن بھی ہے. واجب بھی ہے۔ وہ موجود ہے اور اُس کا وجود مستقل ہے۔ وہ وجوب ذاتی یعنی وجوب حق تعالیٰ کا مظہر ہے۔ اس لحاظ سے وہ واجب ہے مگر اس کا وجوب حق تعالیٰ کا محتاج ہے۔ پس وجوب بالغیر ہے۔ اس لئے اس پر اسم غیر لایا گیا۔ اس کا وجوب ذاتی نہیں۔ اپنے غیر یعنی حق تعالیٰ کا وجوب ہے۔ پس وہ واجب الوجود ہے مگر وجود اسکا ذاتی نہیں بلکہ بہ سبب غیر اس کے ہے۔ وہ واجب الوجود کی صُورت پر ہے۔ پس اپنی

Marfat.com

صورت کیلئے واجب الوجود کا محتاج ہے۔ وہ حق تعالیٰ کی تمام صفات سے متصف ہے سوائے وجوب ذاتی کے۔

عارف کامل مظہر کامل حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لئے محدود بھی اور لا محدود بھی۔ ہر حمد کرنے والے کی حقیقت حق ہے۔ تو حق تعالیٰ ہی حامد اور حق تعالیٰ محمود ہی ہے پس وہ ہر صورت معبود اور ہر موجود میں اللہ ہی کو دیکھتے ہیں۔ فعل الٰہی کو جاری و ساری دیکھتے ہیں جو وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ نہ کیا وہ گمراہ ہوئے۔

حق تعالیٰ موجود خلق سے ہے ورنہ اسے کوئی نہ جانتا اور پہچانتا۔ یہ وہم نہ ہو کہ حق تعالیٰ خلق کا یا اپنے غیر کا محتاج ہوتا ہے۔ (العیاذ باللہ۔ کیونکہ یہاں غیرت ہی نہیں بلکہ حق اپنی طرف محتاج ہے جس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لئے یہ احتیاج نہیں ہے۔ اس لئے یہاں حق ہی حق کی عبادت کرتا ہے اور میں اس کی عبادت کرتا ہوں یعنی میں اپنے وجود کیلئے اس کا محتاج ہوں۔ میں اس سے وجود چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے اپنے وجود میں چھپالے یعنی فنا کرے۔

عارف کامل انسان کی شان میں ہے خود حامد، خود محمود سبحان اللہ۔

خود عابد خود معبود ہوا سبحان اللہ سبحان اللہ

محمدؐ پاک خود حامد محمود۔ اور خود عابد معبود ہیں۔ اس واسطے آپ کا نام محمدؐ ہے۔ یعنی حامد و محمود خود ہے۔ کیونکہ اس سے بہتر اور کامل حمد اس کی اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی واسطے کہا گیا ہے، بہت حمد کیا گیا یا جس کی خدا نے حمد کی ہے۔ اور خدا سے بہتر اور کامل حمد کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ پس محمدؐ عین حق ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ (از مثنوی روم)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا معنی اہل ظاہر کے نزدیک یہ ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پرستش اور عبادت صرف اسی کی ہونی چاہئے۔ ذات واحد کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش شرک ہے۔

Marfat.com

لیکن صوفیہ کرام کے نزدیک لاالٰہ الا اللہ کے معنی لَاَمَوجُود الا اللہ کے ہیں۔ یعنی عالم وجود میں صرف ذات واحد موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں ہے۔ کسی دوسری چیز کو حقیقی وجود سے متصف کرنا شرک اور کفر ہے۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تمام موجودات عین ذات حق ہیں۔ ممکنات کے تعینات اور تشخصات محض ایک پردہ ہیں۔ اگر یہ پردہ اُٹھ جائے تو سوائے ذات حق کے کوئی وجود نہیں ہے۔ اور یہ عالم امکان نیست ونابود ہو جائے۔

اس لئے فرمایا میرے لئے دو وجہیں ہیں ایک وجہ سے میں حق تعالیٰ ہوں اور ایک وجہ سے میں میں ہوں یعنی خلق ہوں حق تعالیٰ کی اَنا میری اَنا سے مختلف ہے۔ یعنی حق تعالیٰ حق ہے اور میں حق بھی ہوں اور خلق بھی ہوں اور مجھ میں حق تعالیٰ کا ظہور ہے۔ میں حق تعالیٰ کا مظہر ہوں۔ اور میں واسطے حق تعالیٰ کے مثل ظرف ہوں۔ یعنی مجھ میں سمایا ہوا ہے۔ اور میں اس میں سمایا ہوا ہوں۔ یا میں وہ ہوں اور وہ میں ہوں۔ یہاں وجود ظاہر ہے۔ پس وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ یعنی حق تعالیٰ ہی بول رہا ہے۔ وہی کلام کر رہا ہے۔ اس کی کلام ہے۔ یعنی یہ کلام حق تعالیٰ ہے۔ جو وہ اپنے مظہر کی زبان پر بول رہا ہے۔ انسان مظہر ذات حق تعالیٰ ہونے کی وجہ سے عالم میں سرایت کرنے والا ہے۔ ظہور رب کا بندہ سے ہے۔ اور وجود بندہ کا رب سے ہے۔ پس نہیں پہچانا جاتا سوائے تیرے، اور تو نہیں پہچانا جاتا سوائے میرے بندہ ظہور رب کا ہے اور موجود رب سے ہے۔

فتوحات مکیہ میں ہے فَالْحَقُّ مُحَمَّدٌ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا۔ پس حق یہی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہے۔ ظاہر اور باطن یعنی آپ کا ظاہر بھی حق ہے اور باطن بھی حق ہے۔ ہر محدود شے میں حق تعالیٰ ظاہر ہے۔ پس حق تعالیٰ محدود ہے۔ مگر عالم کی محدود صورتوں کی کوئی حد نہیں۔ لاتعداد ہیں۔ اس لحاظ سے حق تعالیٰ لامحدود ہے۔ پس حق تعالیٰ محدود بھی ہے اور لامحدود بھی ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا

Marfat.com

کے ساتھ پہچانا، اس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ جانا۔ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ
(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ۔ بیٹا اپنے باپ کا بھید ہوتا ہے۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَصَنْعَتِیْ۔ انسان میرا بھید اور ہنر ہے۔

- وُہی عابد و معبود وَاللّٰہ
  وُہی ہے ساجد و مسجود وَاللّٰہ
- حق بھی وہی ہے اور خلق بھی وُہی
  اور خلق بمعنی ظہور ہے
- یعنی اپنا آپ ہی مظہر ہے
  وہی ظاہر وہی مظہر
  وہی طاہر وہی مُطہر
  اپنی ذات پر خود ہی فدا ہے
- اپنے ہی قدموں پہ ہے خود سرنگوں
  اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد کلمہ سے کیا ہے؟ فرمایا اے عمرؓ مراد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ ہے کہ۔ نہیں موجود کوئی سوائے ذات واحد (اللہ) کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظہور خود اُس کا ہے۔ یعنی حضور علیہ السلام اللہ کے مظہر ہیں۔

- مَن تُو شُدم۔ تو مَن شُدی مَن تن شُدم تُو جاں شُدی
- تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری
- میں تو ہوا۔ تُو میں ہوا میں جسم ہوا، تُو جاں ہوا

Marfat.com

اس کے بعد کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ تو اور ہے اور میں اور ہوں۔ منصور کا نعرہ آنا الحق اور حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا نعرہ سُبحانی ما اعظم شانی یہی دم ہے اگر دلیل چاہتے تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیث دیکھو۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

تطبیق

(وحدت الوجود۔ وحدۃ الشہود)

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔ وہی شروع سے ہے۔ وُہی آخر تک رہیگا وہی ظاہر ہے وہی پوشیدہ ہے۔ صوفیہ کرام کا ایک گروہ جو وحدت الوجود کے قائلوں کی باتوں کو سُکر اور استغراق کی حالت پر محمول کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بسا اوقات سالک کو وحدت الوجود کا احساس ہوتا ہے لیکن وہ نفس الامری نہیں ہے۔ جیسا کہ سورج کی روشنی میں تمام ستارے چھپ جاتے ہیں تو دیکھنے والا صرف سورج کا وجود سمجھتا ہے۔ اور ستاروں کو معدوم سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ نفس الامر میں موجود اور منوّر ہوئے ہیں۔ تو یہ لوگ جس کو وحدت الوجود سمجھ گئے ہیں۔ وہ وحدت الشہود ہے۔ وحدۃ الشہود کے قائل وجود ممکنات کے بھی قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ واجب الوجود کے مشاہدے کے وقت ممکنات کے وجود ذات مخفی ہو جاتے ہیں۔

وجود حقیقی اور ممکنات کی تشبیہ دریا اور اُس کی موجوں اور بلبلوں سے یا اسی اور اُس کی گرہوں سے دیتے ہیں۔ اور مثال اصل اور اس کے سایہ سے بھی دیتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے ایک جگہ دونوں کی تطبیق بھی کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ وحدت الوجود مرتبہ ذات میں درست ہے۔ اور وحدت الشہود تعینات کے درجہ میں واجب القبول ہے اور صحیح ہے۔ لہذا دونوں باتیں اپنی جگہ درست ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس طرح کے

بقیہ مضمون صفحہ نمبر ۱۶۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

مباحث محض ذوقی اور وجدانی ہیں۔ ان کو دلائل سے ثابت کرنا اور ان کی تشریحات کرنا انتہائی دقت طلب ہیں۔

حکایات زمان و مکان کی وسعتیں دراز و کوتاہ ہونا

سالک جب صفت ناسوتیہ سے گذر جاتا ہے تو زمان و مکان کی وسعتیں اس کے روبرو کوتاہ ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی اُن کی کوتاہی دراز ہو جاتی ہے۔ کہ زماں کی وسعت کوتاہ ہو جاتی ہے عزیز علیہ السلام کا قصّہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو برس موت طاری رکھی پھر انہیں ہوش میں لایا فرمایا کتنا ٹھہرے؟ عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ زیادہ۔ فرمایا بلکہ تم سو سال ٹھہرے۔ اسی وجہ سے کسی نے کہا ہے۔ اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْہِ صَوْمٌ۔ دنیا ایک دن ہے اور ہمیں اس میں روزہ رکھنا ہے۔ حضرت علی سہل اصفہانی سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا تمہیں روزِ میثاق بلیٰ یاد ہے؟ فرمایا کیوں نہیں کل ہی کی تو بات ہے۔ یہ بات خواجہ عبداللہ انصاریؒ تک پہنچائی وہ ابھی گئے نہیں۔ صوفی کیلئے آج اور کل کیا ہے۔ ابھی تو اس دن کی رات بھی نہیں آئی۔ صوفی کے لئے ابھی وہی وقت ہے۔ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ نے فرمایا ایک دن ہمیں ہم سے لے لیا گیا۔ تمام بڑے بڑے واردات ہم پر گزرے اور جب ہم کو آپے میں لوٹا دیا تو ہمارا چہرہ اور بال وضو کے پانی سے ہنوز تر تھے۔ فرمایا ہمارے دوستوں میں ایک صاحب ہیں کہ انہوں نے ایک لمحہ سے کم میں سو مرتبہ قرآن مجید حرفاً حرفاً پڑھا اور یہ کیفیت اُن پر بارہا گذر چکی ہے۔ حضرت شیخ عیسیٰ ایک دن رات میں ستّر ہزار قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔

حکایت ۲ حضرت جُنید بغدادی رضؓ کے اصحاب میں سے ایک صاحب دجلہ کے کنارے نہانے گئے۔ کپڑے اتارے اور پانی میں غوطہ لگایا۔

Marfat.com

اور جب اپنا سر اٹھایا تو اپنے آپ کو ہندوستان میں پایا خیر وہاں آپ نے شادی کی۔ اولاد ہوئی۔ اور آپ برسوں وہاں رہے۔ ایک مرتبہ آپ پھر دریا پر پہنچے غوطہ لگایا تو اپنے آپکو دجلہ میں پایا۔ اور دیکھا کہ کپڑے بھی وہاں رکھے ہوئے ہیں۔ کپڑے پہن کر خانقاہ پہنچے تو ساتھیوں کو دیکھا کہ اُسی افسانہ کا وضو کر رہے ہیں۔ جب اُس نے وہ واقعہ حضرت جُنید رحؒ سے عرض کیا تو آپ نے کچھ لوگوں کو ہندوستان بھیجا اور اس کے اہل عیال بلا کر لائے اور اس کے سپرد کر دیا۔ اس واقعہ کی حقیقت اس کو معلوم تک نہ ہوئی اگرچہ اسی کا واقعہ تھا۔

حکایت ۳

سُلطان محمُود غزنویؒ نے ایاز کو ایک لشکر کے ساتھ کسی ولایت کی امارت سونپ دی تھی۔ بادشاہ جب کھانا کھاتا تو اپنے معمول کے مطابق ایک چینی طباق اپنے بچے ہوئے کھانے کا سامنے سے اُٹھا کر ایاز کو دے دیتے۔ ایاز باوجود اپنے مرتبہ و مقام کے اس طباق کو تعظیم سے لیتے اور سلطان کا پس خوردہ کھا لیتے اس پر ایک مُدت گذر گئی۔ اور شاہی باورچی خانہ میں طباق کم ہوتے گئے۔ داروغہ مطبخ کو ان کی تلاش ہوئی کہ وہ چینی کے طباق کیا ہوئے سُلطان نے فرمایا کہ وہ سب طباق ایاز کے پاس ہیں۔ ایک اونٹ روانہ کر دیا جائے تاکہ اس پر لاد کر لائے جائیں۔

؎ در راہِ عشق مرحلہ قرب وبُعد نیست !!

راہِ عِشق میں دُوری و نزدیکی کے مرحلے نہیں ہوتے

حکایت ۴

مخدوم ابوالفتح جونپوریؒ کے پاس ماہ ربیع الاوّل میں بتقریب میلاد شریف دس جگہ سے دعوت نامے آئے۔ کہ بعد ظہر تشریف لادیں۔ آپ نے دعوت منظور فرمالی۔ حاضرین نے عرض کی کہ اے مخدوم آپ نے دس جگہوں کا بلاوا بعد ظہر کے منظور کر لیا ہے۔ یہ کیسے ہوگا؟ حضرت نے فرمایا کہ کرشن چندر

Marfat.com

تو کافر تھا بیکدم (بطور استدراج) سینکڑوں جگہ پہنچتا تھا اگر ابوالفتح دس جگہ موجود ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے۔ چنانچہ بعد نماز ظہر ایک جگہ سے ڈولی پہنچی مخدوم حجرہ سے باہر تشریف لائے پالکی میں سوار ہو گئے اور تشریف لے گئے۔ جب دوسری جگہ سے سواری آئی مخدوم ہر مرتبہ حجرے سے باہر تشریف لاتے پالکی پر سوار ہوتے اور تشریف لے جاتے اور لطف یہ ہے کہ حجرہ میں بھی تشریف فرما تھے۔ اے عقلمند تو اسے تمثیل نہ سمجھ لینا یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ شیخ کا مثالی وجود اتنے مقامات پر تشریف لے گیا۔ بلکہ نہیں، خدا کی قسم خود شیخ کی ذات ہر جگہ تشریف لے گئی جبکہ بحرِ توحید میں مستغرق رہنے والے تو تمام عالم میں خواہ علویات ہوں یا سفلیات موجود رہتے ہیں۔ (سبع سنابل)

۱۵ و ۲۱ سو میل سے حجاب کا اُٹھ جانا

واقعہ ۵ حضرت غوث علی شاہ صاحب قلندر قادری نے ایک روز فرمایا کہ میاں امیرالدین شاہ چشتی نظامی صاحب کشف اور آزاد منش آدمی تھے۔ اُن سے بابری میں ملاقات ہوئی۔ نہایت مہربانی سے پیش آئے۔ ایک دن جذبہ میں آ کر ہمیں زور شور کی توجہ دی بعد توجہ بولے بل بل تیرا حوصلہ اس وقت اگر ستون آہنی بھی ہوتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ مگر تم کو جنبش بھی نہ ہوئی۔ تم کوئی بلانوش ہو۔ تمہارا پردہ پھٹا ہوا ہے۔ اس توجہ سے ہمارا قلب مثل آئینہ ہو گیا تھا۔ اور پانچ سو کوس (۱۵ سو میل) تک کی چیز ہر وقت پیش نظر رہتی تھی (تذکرہ غوثیہ)

واقعہ ۶ ایک روز ارشاد فرمایا راجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں کشمیر کے اندر ایک مجذوب تھے کباب دہی رغبت سے کھاتے تھے۔ ایک شخص کباب دہی لایا انہوں نے کھایا اور کہنے لگے کہ کیا خوب کیا۔ کیا خوب دہی ہے۔ یہی کہتے کہتے دہی

Marfat.com

لانے والے کا قلب مثل آئینہ ہوگیا۔ سات سو کوس (۲۱۰۰ میل) کا حال اس کو نظر آنے لگا۔
بتیس برس تک یہی کیفیت رہی۔ (تذکرہ غوثیہ)

واقعہ معراج

زمانہ ماضی ومستقبل زمانہ حال بن گے

(سبع سنابل)

واقعہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا واقعہ معراج بھی اسی حقیقت پر مبنی ہوسکتا ہے کہ ایک لمحہ میں تمام مملکت عالم کی سیر کرائی گئی۔ حق تعالیٰ سے ۹۰ نوے ہزار کلمات آپ نے سُنے اور جب واپس تشریف لائے تو ہنوز بستر و گرم تھا۔ بلکہ اس قسم کے واقعات آپ ؐ سے بہت صادر ہوئے۔ لیکن انصاف پسند کیلئے یہی کافی ہے۔ اس مقام پر گذرا ہوا زمانہ اور آنے والا زمانہ حال ہوجاتا ہے۔ چنانچہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج میں فرمایا کہ میں نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں دیکھا۔ صحیح بُخاری وصحیح مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا کہ ہنستے ہوئے جنت میں ٹہل رہے ہیں۔ ہم نے فرمایا کیوں دیر کردی ؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تک پہنچ نہ سکا۔ اور حضور کے نہ ہونے سے مجھے جو دشواریاں پیش آئیں، وہ بچے کو بوڑھا کردیتی ہیں۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ اب حضور کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ یونس علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ مچھلی کے پیٹ میں ہیں۔ حالانکہ اسے دو تین ہزار سال کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو قیامت کے بعد جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے والی حالت پر دیکھا، اور اُن سے کلام کرنا، سوائے زمانہ ماضی کے کسی اور زمانہ میں نہیں ہوا تو ہزاروں گذرے ہوئے سال اور ہزاروں آنے والے سال، آپ کیلئے زمانہ حال بن گئے اور زمانہ گذشتہ وآئندہ کے حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُسی وقت روشن ہوگئے۔

Marfat.com

واقعہ ۸ نقل ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی سی ستر صورتیں دیکھیں کہ ان میں سے ہر ایک رَبِّ اَرِنِی کہتی تھیں۔ عرض کیا خدایا یہ کون ہیں؟ ارشاد ہوا اے موسیٰ یہ سب تمہاری ہی نمود ہے۔ جب تم خود کو نہیں دیکھ سکتے تو ہمارا جلوہ کیسے دیکھو گے۔ (مثنوی شریف مولانا رومؒ)

واقعہ ۹ ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زید مخلص رفیق تم نے صبح کس حالت میں کی ہے؟ حضرت زید نے عرض کی بندہ مؤمن کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اگر تیرے ایمان کا چمن کھلا ہے تو اس کی علامت بتاؤ؟ حضرت زید نے عرض کی روزہ کی وجہ سے دنوں پیاسا رہا ہوں۔ عشق و سوز کی وجہ سے راتوں نہیں سویا ہوں یہاں تک کہ روز و شب سے میں اس طرح گذر گیا ہوں جس طرح نیزے کی نوک ڈھال سے گذر جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں تمام ملتیں ایک ہیں لاکھوں سال اور ایک گھنٹہ ایک ہے۔ وہاں ازل اور ابد میں وحدت ہے گم ہو جانے سے وہاں عقل کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس راستے کا تحفہ کہاں ہے لا؟ جو اِن ملکوں (دنیا) کی فہم اور عقلوں کے مناسب ہو۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب لوگ آسمان کو دیکھتے ہیں میں عرش کو مع عرش کے باشندوں کے دیکھتا ہوں۔ آٹھوں جنتیں اور ساتوں دوزخیں میرے سامنے ہیں۔ اس طرح نمایاں ہیں جس طرح پجاری کے سامنے بت۔ کہ بہشتی کون ہے اور جنت سے بے گانہ کون۔ میرے سامنے اس طرح نمایاں ہے جس طرح سانپ اور مچھلی اس گروہ پر اسی وقت روشن ہے وہ دن جبکہ چہرے منور اور کالے ہو جائیں گے۔ میں سب کو قیامت کے دن کی طرح کھلا ہوا دیکھتا ہوں خواہ مرد ہو یا عورت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے ہونٹ دبایا کہ بس زید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں قیامت کا راز کہہ ڈالوں۔ دنیا میں آج ہی قیامت برپا کر دوں مجھے اجازت دیجئے کہ پردے چاک کر دوں۔ تاکہ میرا جوہر آفتاب کا

Marfat.com

طرح چمکے۔ قیامت کے دن کو کھول کر دکھا دوں۔ کھرے اور کھوٹے کو دکھا دوں۔ میں بدبختوں کا ٹاٹ کا لباس کھولکر دکھا دوں۔ انبیاء کا نقارہ سنا دوں۔ دوزخ اور جنتیں اور درمیان میں برزخ۔ کافروں کی نظر میں لے آؤں۔ حوضِ کوثر ٹھاٹھیں مارتا ہوا دکھا دوں۔ کہ وہ ان کے چہروں پر پانی چھڑکے کانوں میں آواز پہنچائے۔ وہ لوگ جو کوثر کے گرد پیاسے بھاگے پھر رہے ہیں۔ ایک ایک کو دکھا دوں کہ وہ کون ہیں ان کا کندھا میرے کندھے سے چھل رہا ہے۔ ان کے نعرے میرے کان میں پہنچ رہے ہیں۔ میری آنکھوں کے سامنے خوشی خوشی سے ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی دست بوسی کرتے ہوئے ملاقات کر رہے ہیں۔ اور ہونٹوں سے بوسے کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ آہ آہ کی آواز سے میرے کان بہرے ہو گئے۔ بدبختوں کی وجہ اور وائے حسرتا کے نعروں سے یہ تو اشارے ہیں گہری بات بھی کہتا ہوں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملال سے ڈرتا ہوں۔ وہ (زید) مستی اور مدہوشی میں یہ کہہ رہے تھے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا گریبان اینٹھا۔ فرمایا خاموش رہ۔ تیرا گھوڑا تیز ہو گیا۔ تجھ پر لَا یَستَحیِ کا (اللہ نہیں شرماتا) عکس پڑ گیا ہے جھجک جاتی رہی ہے۔ تیرا آئینہ غلاف سے باہر آ گیا ہے۔ آئینہ اور ترازو خلاف واقعہ کب بتاتے ہیں۔ لیکن آئینہ کو بغل میں دبا لے اس لئے کہ اس نے سینہ کو تجلی سے کوہ سینا بنا دیا ہے۔ حضرت زید نے کہا بغل میں کب سمایا ہے۔ حق کا سورج اور ازل کا آفتاب وہ کھوٹ اور بغل کو بھی پھاڑ ڈالتا ہے اس کے سامنے نہ جنون لگتا ہے نہ عقل ٹکتی ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو آنکھوں پر ایک انگلی رکھ دے۔ تو دنیا کو سورج سے خالی پائیگا۔ ایک نقطہ (آنکھ کا پھولا) دنیا کو چھپا دیتا ہے۔ بادل کے ایک ٹکڑے سے سورج چھپ سکتا ہے خاموش رہ اور دریاؤں کی گہرائی پر نظر کر سمندر کو اللہ تعالیٰ نے انسان کا محکوم بنا دیا ہے۔ جنت کی چار نہریں ہمارے حکم میں ہیں۔ یہ ہماری طاقت نہیں ہے خدا کے حکم کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

حکایت ۱۰

زمانہ دراز ہو جانا

شہنشاہ ہمایوں کے زمانہ میں شہر شمس آباد میں ایک شخص ہندو تھا جس کا نام راگھو جیتن تھا۔ علم سیمیا میں مہارت رکھتا تھا۔ لوگوں کو عجیب و غریب شعبدے دکھاتا۔ حیرت والی باتیں ظاہر کرتا۔ لوگ اس کی مہارت پر بہت متعجب تھے۔ یہاں تک کہ ایک روز شیخ احمد فرملی اور شیخ احمد آخوند اس کا تماشا دیکھنے پہنچے۔ کہنے لگے ہمیں بھی اپنے کرتب دکھا۔ راگھو جیتن نے ان دونوں کو ایک گھر میں بٹھایا اور چند کھڑکیاں ایک طرف کھڑی کر دیں۔ شیخ احمد فرملی سے کہا کہ اس کھڑکی میں سے اندر آئیں۔ شیخ احمد فرملی اس کھڑکی میں سے جیسے اندر داخل ہوئے۔ انہیں دل میں یقین ہو گیا کہ میں مکان سے باہر نکل کر گجرات جا رہا ہوں۔ چند دنوں کے بعد گجرات پہنچا۔ باغ میں داخل ہوا۔ پھل توڑے۔ مالی نے پکڑ لیا۔ بادشاہ کے روبرو حاضر کر دیا۔ بادشاہ نے باغبانی کی بدزبانی کو ڈانٹا کہ تم گدھے ہو۔ یہ تو شریف آدمی ہیں۔ پھل توڑ لئے تو کیا ہوا۔ بادشاہ نے پوچھا تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ کیا کام ہے؟ شیخ احمد نے جواب دیا بادشاہ سلامت میں فرملی ہوں۔ قنوج میرا وطن ہے۔ ملازمت کے ارادے سے آیا تھا۔ اور اسی طرح سبب سے تمہاری خدمت میں پہنچا۔ بادشاہ نے کہا اچھا ہم نے تمہیں اپنی ملازمت میں قبول کیا۔ فوراً اسے دو گھوڑے دئیے۔ نقد دیا اور ایک جاگیر بھی عطا کی۔ ایک مکان رہنے کو دیا۔ شیخ برسوں بادشاہ کی خدمت میں رہے۔ وہاں شادی بھی کی۔ آپ کی اولاد بھی ہوئی۔ بادشاہ جب شکار کو جاتا تو اپنے ساتھ لے جاتا یہاں تک کہ پچاس برس گذر گئے۔ اور شیخ احمد بہت بوڑھے اور کمزور ہو گئے۔ الغرض ایک روز اچانک ایک جھونپڑی میں داخل ہوئے اور چند قدم چل کر باہر آئے۔ دیکھا کہ شیخ احمد اخوند بیٹھے ہیں۔ انہوں نے السلام علیکم کہا اور اُن سے بغلگیر ہوئے اور

Marfat.com

پوچھا کہ گجرات میں کب آئے ؟ شیخ اخوند نے کہا کہ گجرات یہاں کہاں ؟ یہ تو شمس آباد ہے اور ہم تو راگھو جیتن کے گھر میں ہیں۔ تم تو ابھی اس جھونپڑی میں داخل ہوئے تھے اور فوراً واپس لوٹ آئے شاید ایک گھنٹہ گذرا ہو۔ اب شیخ احمد فرملی کو یاد آیا کہ ہم دونوں اس کا کرتب دیکھنے کیلئے آئے تھے۔ خود کو جیسا کہ نوعمر تھے ویسا ہی پایا۔ وہ بڑھاپا کمزوری۔ بالوں کی سفیدی سب دُور ہو چکی تھی۔ اب یہ حیران و پریشان ہیں۔ وہ تمام واقعات جو اُن پر گذرے ایک ایک کرکے شیخ احمد اخوند کے رو برو بیان کئے۔ اس کے بعد ان کے دل سے تمام عمر یہ حیرت نہ گئی کہ ایک گھنٹے میں پچاس سال گذر گئے۔ اور اس گھر کی چار دیواری میں گجرات اور گجرات کے راستے کیسے سما گئے۔ مگر یہ چونکہ یہ واقعہ اُن پہ گذرا تھا، لہٰذا انکار بھی نہ کر سکتے تھے۔ اگرچہ اُن کی عقل اور سمجھ میں جچتا بھی نہ تھا۔

مخدوم حضرت غوث علیشاہ رح قلندری قادری جیلانی صاحب

آپ رح اوچ شریف کے تھے۔ آپ کا مزار کرنال میں ہے۔ پہلی بیعت آپ کی حضرت میر اعظم علیشاہ رح سے ہے۔ پھر مولانا حبیب اللہ شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچے انہوں نے تین دن کا روزہ رکھوا کر استمدادی توجہ دی من بعد داخل سلسلہ کرکے تعلیم و تلقین شروع کی ایک برس وہاں مقیم رہے بعد سلوک خلافت عطا فرمائی اور اپنی اولاد کو مُرید کرایا۔ مولانا نیاز علی فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم حاضر تھے حضرت مولانا حبیب اللہ شاہ صاحب رح نے آپ پر توجہ فرمائی اور فرمائی کہ کوئی شخص اُن کے جسم کو ہاتھ نہ لگائے ورنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ یہ ظرف عالی اُن ہی کا ہے کہ تحمل کیا ہے۔ دوسرا ہوتا تو قلب شق ہو جاتا۔ حضرت غوث علی شاہ نے اُنیس بزرگوں سے بیعت کی۔ اُن میں ۱۱ مسلمان اور آٹھ ہندو تھے۔ ۱۹ ط۔

آپکی رح کتاب مشہور تذکرہ غوثیہ ہے اس میں سے چند حکایات درج کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

حکایت ۱۱ ایک روز ارشاد ہوا ہمارے ایک دوست عبدالصمد خان بھوپال میں تھے اُن سے ملاقات ہوئی اُس نے دو حکایتیں عجیب وغریب بیان کیں حکایت اوّل :۔ کہ میں ایک مولوی صاحب سے پڑھا کرتا تھا۔ قضارا اُن کا انتقال ہوگیا سخت رنج والم ہوا کہ اب ایسے شفیق اُستاد کہاں ملیں گے جب اُن کو غسل دیا کفن پہنایا تو میں خوشبو لینے اُن کے حجرے میں آیا کیا دیکھتا ہوں کہ مذکور مولوی صاحب موجود ہیں۔ میں نے متعجب ہو کر پوچھا حضرت جنازہ تو باہر رکھا ہے اور آپ یہاں۔ فرمایا میاں تمہارا غم واندوہ گوارہ نہ ہوا اب خاطر جمع رکھو انشاءاللہ روز ملاقات ہوا کرے گی مگر افشائے راز نہ کرنا۔ چلو اب جنازہ کی نماز پڑھو گر اور لوگوں کی نظروں سے غائب رہیں گے۔ چنانچہ جب تک دفن کیا ساتھ رہے قبرستان سے پھرے تب بھی ہمراہ تھے۔ میں نے کہا مولوی صاحب آپ تو یہاں ہیں بھلا قبر میں منکر نکیر کو جواب کون دے گا۔ فرمایا میاں یہ بات نہ پوچھو کچھ اور گفتگو کرو۔ دو گھڑی بعد سلام علیک کر کے تشریف لے گئے۔ من بعد ہر روز صبح کے وقت قدم رنجہ فرماتے رہے۔ چند روز اسی طرح گزرے۔ ایک رات میں نے حجرہ کی موری میں پیشاب کر دیا۔ صبح کو مولوی صاحب ناک چڑھائے آئے اور کہا کہ آج تمہارے حجرہ میں بدبو ہے شاید تم نے یہاں پیشاب کیا ہے۔ میں نے کہا فی الواقع یہ قصور ہوا ہے۔ اس وقت فرمایا کہ میاں تم اور عالم میں ہو۔ ہم اور عالم میں ہیں بھلا ہماری تمہاری ملاقات کیا! بھائی اب ہم نہیں آئیں گے۔ ہر چند میں نے عذر ومعذرت کی لیکن پھر کبھی نہ آئے۔

حکایت ۱۲ ایک روز ارشاد ہوا بمقام بھوپال ایک ہندو فقیر تھا جس کا نام باباستیل داس تھا۔ ہم نے سُنا کہ وہ بھی توجہ دیتے ہیں۔ اُن کے پاس گئے توجہ کی درخواست کی اُس نے کہا تین دن فاقہ کرو نہ کھاؤ نہ پیؤ۔ ہم نے ایسا ہی کیا تیسرے دن باباجی نے توجہ دی کہ ہمارا تمام جسم مثل آئینہ ہوگیا ہے۔ اندرونی و بیرونی رگ ریشے سب عیاں تھے۔ ایک شعلہ نورانی زمین سے آسمان تک منوّر معلوم ہوتا تھا ہم نے عرض کیا باباجی

Marfat.com

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے معنے سمجھا دو اس توجہ سے تو یہ بات معلوم ہوتی نہیں ہم تو دید جیسان چاہتے ہیں نہ دید جسم وجہاں غیر کو دیکھا تو کیا دیکھا اصل دیکھنا تو اپنا ہی دیکھنا ہے اُس نے کہا یہ تو مشکل ہے ہم نے کہا اگر یہ مشکل ہے تو ہمارا بھی سلام۔

حکایت ۱۳

ایک روز ارشاد ہوا کہ جب فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا دم بھرا تو ابلیس لعین نے مجسم ہو کر اس سے درخواست کی کہ مجھ کو اپنا پیغمبر بنا لو۔ فرعون نے منظور کر لیا۔ اچھا آج سے تو ہمارا پیغمبر ہے۔ اتفاقاً خشک سالی ہوئی اور خلقت تنگ آگئی سب نے فرعون کے سامنے دہائی دی۔ تو تو خدا ہے مینہ کیوں نہیں برساتا۔ اُس نے شیطان کو اشارہ کیا کہ وہاں پیغمبر صاحب کوئی ترکیب بارش کی نکالو ورنہ اس خدائی اور پیغمبری کی قلعی کھل جائے گی۔ اور مخلوق منحرف ہو جائے گی۔ شیطان بولا واہ کیا یہ بڑی بات ہے۔ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ آج رات ہم مینہ برسائیں گے۔ لوگ یہ مژدہ اور خوشخبری سُن کر چلے گئے۔ شیطان نے اپنی تمام ذریات کو بلا کر حکم دیا کہ آج رات بھر اس شہر پر خوب پیشاب کرو۔ انہوں نے تمام رات ایسا ہی کیا صبح کو لوگ اُٹھے تو دیکھا کہ مینہ تو برسا ہے۔ مگر مارے بدبو کے دماغ پھٹا جاتا ہے۔ الٰہی یہ کیسا مینہ برسا ہے۔ کھیتوں کو جا کر دیکھتے ہیں تو رہی سہی فصل بھی جل سڑ گئی۔ پھر لوگ دوڑے اور فرعون سے جا کر فریاد کی۔ صاحب یہ تو خوب مینہ برسا کہ دماغ پھٹا جاتا ہے اور فصل تباہ ہو گئی فرعون نے متعجب ہو کر شیطان سے پوچھا اے پیغمبر یہ کیا کام کیا۔ وہ بولا ارے احمق! سمجھ تو سہی! جہاں تجھ سا نابکار خدا ہو اور مجھ سا مردود پیغمبر ہو گا وہاں بارانِ رحمت بھی ایسا ہی نازل ہو گا۔ تجھ کو شرم نہیں آتی اسی برتے پر خدائی کرتا ہے کہ پیغمبر سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔ (تذکرہ غوثیہ)

حکایت ۱۴

ایک روز ارشاد ہوا کہ فرعون کے گھر میں انار کا درخت تھا۔ شیطان نے ایک انار توڑ کر اس کی دو قاشیں کیں اور فرعون سے کہا کہ

Marfat.com

تو سچّا خدا ہے تو اس انار کو جیسا تھا ویسا ہی بنا دے اس سے کیا ہو سکتا تھا اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔ پھر شیطان نے انار کو بدستور شاخ میں لگا دیا اور کہا کہ اسی پر خدا بنا ہے کہ ٹوٹا ہوا انار بھی جوڑ سکا۔ بھلا پیدا تو کیا کر سکے گا۔ دیکھ مجھ کو اتنی قدرت و طاقت ہے۔ لیکن آج تک خدا بننے کا خیال بھی نہیں آیا۔ ارے احمق ہم کو تو بندگی ہی زیب دیتی ہے نہ کہ خدائی۔

حکایت ۱۵

ایک روز میں نے ایک سوال کیا آپ اُٹھ بیٹھے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا بھی عجیب معاملہ کسی کے دل میں کچھ ڈال دیا اور کسی کے دماغ میں کچھ بسا دیا۔ فرعون کو یہ سجھائی کہ آنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ پکار اُٹھا۔ حضرت موسیٰ کو یوں راہ بتائی کہ جاؤ تم اس مردود سے لڑو کیونکہ بندہ ہو کر خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اُدھر حضرت موسیٰ کو فتح و نصرت کی بشارت دی۔ اُدھر فرعون نے خفیہ آہ و زاری کی۔ اس کی بھی دُعا رد نہ کی۔ سبحان اللہ کیا شانِ کبریائی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس سے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم سے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود سے اور موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہود سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش سے بھڑا دیا۔

ے جب بے رنگی رنگ دکھایو
موسیٰ فرعون سے لڑانے آیو

کسی کو مؤمن کا لقب عنایت۔ کسی کو کافر کا خطاب دیا۔ دونوں کو لڑا کر خوب تماشا دیکھا۔ نہ مؤمن سے کچھ منفعت پائی نہ کافر سے کچھ مضرت اٹھائی۔ آخر کار نہ یہ رہے اور نہ وہ مؤمن باقی۔ نہ کافر موجود نہ مقبول رہے نہ مردود خدا کی شان میں کچھ فرق نہ پڑا۔ الاٰن کما کان۔

جب یہ جہان نہ تھا تب بھی خدا تھا۔ اور جب جہان نہ ہوگا تب بھی خدا ہوگا۔ پس کل موجودات ایک تماشا کٹ پتلی کا سا ہے۔ اپنے اپنے وقت پر پتلیاں آتی ہیں اور تماشا دکھا کر جاتی ہیں۔ وقت معہود پر پردہ عدم میں جا چھپتی ہیں۔ سب کام منشائے ازلی سے ظہور پکڑتے ہیں

Marfat.com

لیکن طرفہ ماجرا یہ ہے کہ شیطان کا خوف ہر انسان کے دل میں بٹھا دیا۔ تمام انبیاء کرام با آواز بلند پکارتے چلے آئے کہ شیطان ملعون سے بچو انسان کے رگ و ریشہ میں ساری ہے اور گمراہ کنندہ ہے و ناری ہے۔ پھر خود ہی جا بجا یوں ارشاد ہے کہ میرے سوا ھَادِیْ و مضل نہیں۔ مَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ۔ ہم کو تو یوں ارشاد ہے کہ شیطان مردود ہے۔ ملعون ہے۔ گمراہ کنندہ ہے رہزن ہے۔ اس کی پیروی مت کرو۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے جب معلم کی درخواست کی تو حکم ہوا۔ بڑوا کی بات پوچھتے ہو تو جاؤ شیطان سے پوچھو۔ بھلا جو ایسا معلم ہو کہ پیغمبر اس کے پاس جاویں تو اس کی گمراہی بھی عجیب و غریب ہے۔ جو موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس پہنچے تو کیسی برجستہ تعلیم توحید کی دی۔ میں مت کہہ۔ تاکہ تو مجھ جیسا نہ ہو جائے۔ یہ میرا کلام جو ایک راز ہے۔ اپنے دل میں رکھ۔ یعنی اول تو میری طرح سے ہونا اے بھیدی مرد۔ اور زخم سینہ رکھنے والا اسیر مبتلا۔ اگر تو مجھ جیسا ہو، تو پھر جو تیرا جی چاہیے اور خوف مطلق نہ کر۔ رحمٰن و رحیم و رحمت اللہ میں ہوں اور شیطان گمراہ لعنت اللہ بھی میں ہوں۔ جو کچھ کہ نیک و بد دنیا میں ہوتا ہے، یا اللہ! میں ہوں تم یا اللہ میں ہوں۔ شیطان کی تعلیم تو یہ ہے اور نام گمراہ کرنے والا۔ بھلا اس غریب کو ناحق کیوں بدنام کیا۔ فاعل حقیقی تو ایک ہے نہ دو۔ وہی ھادی وہی مضل۔

حکایت ۱۶ ایک روز ارشاد ہوا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے طوفان برپا ہوا اور کشتی پر سوار ہوئے تو شیطان بھی آموجود ہوا۔ اور بولا کہ آپ نے خوب ہی کیا جو دعا مانگ کر خلقت کو غارت کرا دیا۔ آپ ہدایت کرتے کرتے تھک گئے۔ میں بہکاتے بہکاتے دق ہو گیا۔ دونوں خواہ مخواہ بسلا تھے۔ اب خوب پاؤں پھیلا کر چین سے سوئیں گے۔ نہ ہدایت کا کھٹکا رہا۔ نہ گمراہی کا کھٹکا۔ یہ بات سن کر حضرت نوح علیہ السلام تا زیست روتے رہے۔ (تذکرہ غوثیہ)

Marfat.com

حکایت ۱۷ حکایت نماز کے بارے میں باوضو رہنا (از تلقین مرشد کامل ص ۱۴۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک نیک عورت ہمیشہ باوضو رہتی تھی۔ ایک روز اس نے تندور میں روٹیاں لگائیں اور اپنا شیر خوار بچہ چھوڑ کر نماز پڑھنے لگی۔ شیطان نے کہا روٹیاں تندور میں جل گئیں ان کو اتار لو۔ پھر نماز پڑھ لینا مگر اس بی بی نے نماز نہ چھوڑی پھر شیطان نے کہا لڑکا تندور میں گر پڑا ہے نماز توڑ دو بچے کو نکالو تب بھی اس عورت نے نماز نہ توڑی۔ اور اپنے دل میں کہا، ہزار بچے اور ان کی ماں خدا کے حکم پر قربان میں نماز نہیں چھوڑوں گی۔ اتنے میں اس کا خاوند آگیا۔ دیکھا کہ بچہ تندور میں آگ کے ساتھ کھیل کھیل رہا ہے اور اس کی ماں نماز پڑھ رہی ہے۔ اسی وقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اس بات کی خبر دی آپ تشریف لائے۔ تو بچہ کو آگ سے کھیلتے اور اس کی ماں کو نماز پڑھتے پایا۔ جب وہ عورت نماز پڑھ چکی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ مرتبہ تجھے کس عمل سے حاصل ہوا ہے۔ اس بی بی نے کہا میں تین کام کرتی ہوں۔

اوّل یہ کہ میں ہمیشہ باوضو رہتی ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر مجھے دو کام ایک دینی اور دوسرا دنیاوی درپیش ہو تو پہلے دینی کام کرتی ہوں۔ تیسرا یہ کہ مجھ پر جو مصیبت آئے اس پر صبر کرتی ہوں اور کسی سے شکایت نہیں کرتی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمہارے کام اس بات کے مقتضی ہیں کہ اگر تو مرد ہوتی تو پیغمبر ہوتی۔

حکایت ۱۸ واقعہ مولانا روم

آپ بلخ کے رہنے والے تھے۔ لوگوں نے آپ کی شکایت بادشاہ کو کردی۔ بادشاہ کا حکم ہوا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ آپؒ بلخ کی جامع مسجد سے اپنے دوستوں کو الوداع کیا اور رخصت ہونے لگے۔ غم و فراق سے آپ نے اس زور سے چیخ ماری کہ مسجد کا منبر مسجد کے صحن میں آگرا۔ آپؒ روم کے ملک پہنچے بادشاہ روم نے آپکو واعظ کہنے کو کہا تا کہ خلق کو فائدہ پہنچے آپ نے فرمایا میں قبرستان میں وعظ کروں گا۔ وہاں منبر رکھوایا جائے۔ قبرستان میں منبر رکھوایا گیا

Marfat.com

آپؒ نے وعظ فرمایا۔ وعظ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو قبرستان میں ہر قبر سے دو ہاتھ دُعا کیلئے نکلے جن کو سب نے دیکھا۔

حضرت خواجہ عبدالعزیز مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المعروف بہ عبداللہ عَلَمؒ بردار رضؓ

حکایت ۱۹ آپ حضرت صالح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک کے نبیوں کا زمانہ پایا۔ پھر رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ اور علمبرداری کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ایک لڑائی میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے راستہ میں استغراق ہو گیا۔ وہیں آپ نے استغراق کی حالت میں تیس برس گزار دیئے۔ حتیٰ کہ جب حضرت علیؓ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے گزرے تو آپ استغراق کی حالت سے بیداری میں آگئے اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہو گئے۔

آپ سالہا سال سینکڑوں جذب کی حالت میں رہتے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنے کے بعد آپ پھر استغراق کی حالت میں چلے گئے۔ اور چالیس سال اسی جذب و مستی میں گزار دیئے۔ پھر بیدار ہونے پر مختلف مقامات کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے اجودھن یعنی پاک پتن تشریف لائے۔ اور اس مقام پر جہاں آپ کا مزار مبارک ہے۔ پہنچ کر لوگوں کو فرمایا کہ میں اس غار میں اترنا چاہتا ہوں تم اوپر سے غار کو بند کر دینا۔ چنانچہ حسب ارشاد لوگوں نے آپ کو غار میں بند کر دیا۔ کافی عرصہ کے بعد حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بحکم حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اپنے کسی مسئلہ سلوک کے حل کیلئے یہاں پہنچے۔ چنانچہ آپؒ نے غار سے نکل کر دونوں بزرگوں کے

Marfat.com

عقدے حل کیے۔ اور پھر اس غار میں پوشیدہ ہو گئے۔ اور فرمایا کہ اب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وقت ظاہر ہونگا۔ یہ بات صدیوں سے مشہور ہے۔ جس کا ذکر مولانا مسلم نظامی نے انوار الفریدیہ میں کیا ہے۔ حضرت خواجہ عزیز مکیؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے اپنے پہلے قلندر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے علمبردار تھے۔

آپ کی عمر چھ سو سال تھی حالت سکر میں کئی مرتبہ مختلف مقامات پر دفن ہوئے اور اپنی تدفین کے چالیس سال بعد دوبارہ قبر سے باہر آجاتے۔ آخری بار کفار اجودھن سے جہاد کیا۔ اس معرکہ آرائی حضرت خواجہ عزیز مکیؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے دیگر ساتھی شہید ہوئے۔ آج وہ جگہ پاکپتن میں ٹوبہ "گنج شہیداں" کے نام سے مشہور ہے۔ تاریخ پاکپتن کے صفحہ ۲۰۹ پر تحریر ہے کہ حضرت بابا فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ نے بتصرف باطنی معلوم کرکے لوگوں پر آپ کی عظمت اور بزرگی ظاہر فرمائی۔ اور پختہ مزار بنوایا۔ اور آپ کی اولاد مزار کی مجاوری کرتی ہے۔ (از کتاب مزاراتِ اولیاء پاکپتن۔ احمد بدر اطلاق)

اصطلاحات

غوث و قطب

قطب ہر زمانہ میں ایک قطب ہوتا ہے۔ کسی بڑے شہر میں سکونت رکھتا ہے یا مکہ شریف میں غوث اور قطب کو بعض صوفیہ کرام نے ایک ہی شخص قرار دیا ہے یا باری باری ایک دوسرے کے وزیر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ قطب بعض دفعہ غوث۔ غوث کو غوث العالم کہا جاتا ہے

قطب مدار قطب مدار وہ ہے کہ اپنی جگہ سے نہ ہلے بذات خود کامل و اکمل ہو۔ مدار کے معنی جائے گردش یعنی ساری مخلوق اس کی

Marfat.com

گزیدہ ہو ۔ اور اپنے کاموں میں اس سے مدد چاہے ۔ اس کو قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں۔ اور اس کے بدن میں کسی جگہ ناسور سائیل بھی ہوتا ہے۔ (تذکرہ غوثیہ ص۱۳۷)

ہمارے شیخ حضرت خواجہ سید اکرام حسین شاہ صاحب کی پشت مبارک پر ناسور سائیل کو ہم کئی آدمیوں نے دیکھا ہے آپ واقعی قطب مدار ہیں۔ قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی کی ولایت ختم ہو۔ تمام کائنات کے انتظام و انصرام روحانی آپ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ حضوری کے ہر مقام پر سیر کرے۔ اور کائنات ملک و ملکوت کے ہر امر پر نگاہ کشف رکھے۔ اور عالم غیب والشہادات کے ہر راز پر اس کی نگاہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں باطنی تعلق سے قائم ہو۔ ہر فور میں قبس ہو۔ اور ہر معرفت میں واقف ہو۔ واصلین کی انتہائی منزل کے انجام کا مالک ہو۔ کائنات کے والی بنانے اور معزول کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ وہ اپنے ماتحت اقطاب کے تقرر تنزل ترقی کے اختیار کا مالک ہوتا ہے۔ ولی کو معزول کرنا۔ ولایت کو سلب کرنا۔ ولی کو مقرر کرنا۔ اس کے درجات میں ترقی دینا۔ اس کے فرائض میں ہے۔ وہ ولایت شمس پر فائز ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت اقطاب کو قمر میں جگہ ملتی ہے۔ جہاں تمام انسانوں کی حد ہوتی ہے۔ وہاں اس کی نگاہ ہوتی ہے۔ نور خاصہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ہر سمت سے حاصل کرتا ہے۔ وہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکام و فیض حاصل کرتا ہے اور ان فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے (تسکین الخواطر الفاطر ص۹۵)

غوث فریاد رس کو کہتے ہیں۔ جو بندگانِ خدا کے معاملات میں ظاہراً باطناً عدل و انصاف فرماتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔

قطب اگر جہان میں نہ ہو تو انتظام عالم تباہ و خراب ہو جائے۔ ارشاد کے معنے راہنمائی کے ہیں پس قطب الارشاد سے خلق اللہ کو ہر طرح کا نفع ظاہر و باطن کا بے حساب پہنچتا ہے (تذکرہ غوثیہ)

Marfat.com

اولیاء

اولیاء اللہ آغوشِ حقیقت کے وہ محفوظ ذخیرے ہیں جن کیلئے حدیث قدسی ہے اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ سِوَائِیْ ۔ میرے ولی میری قباء کے نیچے ہیں ۔ اُن کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا ۔ یہی عشق و محبت کے وہ نایاب گوہر ہیں جن کی بابت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ۔ وَاشُوْقَاہُ اِلٰی لِقَاءِ مَنْ بَعْدِیْ ۔ یعنی مجھے اپنے اُن بھائیوں سے ملنے کا شوق ہے جو میرے بعد ہونگے ۔

اولیاء اللہ پر ایمان لانا ، خدا کی قدرت پر ایمان لانا ہے ۔ انہیں بہت سے علوم عطا ہوئے ہیں ۔ اس لئے اُن کے طریقے کا وہی معتقد ہوگا جس پر خدا کا فضل ہوگا ۔ عوام کے نزدیک تو جسم کا زندہ کرنا عظیم الشان ہے اور خواص کے نزدیک روحانی و قلبی طور پر زندہ کرنا بڑی بلند مرتبہ دلیل ہے ۔ خواجہ محمد پارس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ قدسیہ میں لکھا ہے کہ جسم کا زندہ کرنا چونکہ اکثر آدمیوں کے نزدیک معتبر ہے ۔ اللہ والوں نے اس طرح زندہ کرنے سے منہ موڑا ہے ۔ اور روحانی طور پر زندہ کرنے میں مشغول ہوئے اور طالب کے مردہ دل کو زندہ کرنے کی طرف توجہ فرمائی کیونکہ قلبی زندگی حیات دائمی کا وسیلہ ہے ۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ فی الحقیقت اللہ والوں کا وجود بذاتِ خود کرامات میں سے ایک کرامت ہے ۔ اُن کا لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دینا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنا ۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے ۔ یہ لوگ زمین والوں کیلئے امان ہیں ۔ اور زمانے کیلئے غنیمت ہیں ۔ بِھِمْ یُرْزَقُوْنَ وَبِھِمْ یُمْطَرُوْنَ انہیں کے ذریعے سے لوگوں کو رزق ملتا ہے ۔ اور انہیں کے سبب سے بارش ہوتی ہے ۔ یہ انہی کی شان میں ہے ۔ اُن کی گفتگو دوا ہے ۔ اُن کی نظر شفا ہے ۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم جلیس ہیں ۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا اور نہ اُن سے دوستی رکھنے والا نامراد ہوتا ہے ۔

اولیاء کے اقسام

قطب ارشاد ۔ قطب مدار ۔ قلندر ۔ خضر وقت ۔ غوث ۔ ابدال ۔ اوتاد ۔ صوفی ابوالوقت ۔ صوفی ابن الوقت ۔ درویش ۔

Marfat.com

مجذوب وغیرہ

قلندر قلندر وہ ہے جو تجرید وتفرید میں یکتا ہو اور بے پرواہ ہو۔ اور تمام عالم کا حال اس پر آئینہ ہو۔ اور جو وصف عارفوں میں ہونا چاہئے اس میں بے مثل ہو۔ اور شرط یہ ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی۔ (تذکرہ غوثیہ)

ولی وہ شخص ہے جو اللہ کی ذات وصفات کو پہچانے۔ ہمیشہ طاعات بجالائے۔ محرمات سے بچے۔ لذتوں اور شہوتوں میں منہمک نہ ہو۔ سنجاستوں سے بچتا ہو۔ فرائض کا تارک نہ ہو۔ مجنون و پاگل نہ ہو۔ شرمگاہ اور بدن کو برہنہ نہ رکھتا ہو۔

واصل بحق وہ اولیاء اللہ ہیں جو مادی خواص سے پاک صاف ہو کر سراپا رُوح بن جاتے ہیں اور ان کا اضطراب عشق وصل کے سکون سے بدل جاتا ہے ان کو سالک واصل بھی کہا جاتا ہے اور سالک طالب وہ ہے جو ابھی اس درجہ تک نہ پہنچا ہو۔

اہل ارشاد وہ اولیاء ہیں جن کے سپرد مخلوق کی ہدایت قلوب کی اصلاح و تربیت اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی تعلیم ہوتی ہے۔ ان اولیاء میں سے جو اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہوتا ہے وہ قطب الارشاد کہلاتا ہے۔

اہل تکوین وہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جن کے سپرد مخلوق کے معاش کی اصلاح۔ دنیا کا انتظام مصائب کا دفع کرنا ہوتا ہے۔ اُن میں سے جو اپنے زمانے میں سب سے افضل ہوتا ہے۔ وہ قطب التکوین کہلاتا ہے۔

خضرِ وقت خضرِ وقت وہ ہے کہ مثل خضر علیہ السلام کے اس پر علم لدنی منکشف ہو۔ اور اسرار سے واقف ہو۔ اور ایک نظر جس پر ڈالے اسکو کامل کر دے۔

اماماں قطب الاقطاب کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ جنہیں اماماں کہتے ہیں۔ ایک قطب کے داہنے ہاتھ رہتا ہے۔ جس کا نام عبدالملک ہے۔ دوسرا بائیں

Marfat.com

ہاتھ میں جس کا نام عبدالرب ہے۔

اوتاد دُنیا میں چار اوتاد ہوتے ہیں۔ یہ عالم کے چاروں گوشوں میں رہتے ہیں۔ مغربی افق والے کا نام عبدالودود۔ مشرقی عبدالرحمٰن۔ جنوبی عبدالرحیم اور شمالی افق والے اوتاد کا نام عبدالقدوس ہوتا ہے۔ یہ قیام عالم میں میخوں کا کام دیتے ہیں۔ اور پہاڑوں کی طرح امن برقرار رکھنے کا کام دیتے ہیں۔ اُن کی برکات تمام عالم میں محیط و منتشر ہوتی ہیں۔

ابدال. رجال اللہ. مردانِ خدا

ابدال یہ سات ہوتے ہیں۔ اور سات اقالیم پر متعین ہوتے ہیں۔ یہ سات انبیاء کے مشرب پر کام کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کی روحانی امداد کرتے ہیں۔ اور عاجزوں اور بیکسوں کی فریاد رسی پر مامور ہیں۔ نمبر ۴۔ نمبر ۵ عبدالقادر و عبدالقاہر اُن کو اقوام و ممالک پر مسلط کیا جاتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہونا ہوتا ہے۔ یہ مقہوری بنتے ہیں۔ اِن کو ابدال اقالیم کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا دو کے علاوہ باقی ۵ ابدال یمن میں رہتے ہیں اور پورے شام پر اُن کی حکومت ہوتی ہے یہ قطب ولایت کہلاتے ہیں۔ قطب عالم کا فیض قطب اقالیم پر اور قطب اقالیم کا فیض ولایت پر اور قطب ولایت کا فیض تمام اولیاء جہاں پر وارد ہوتا رہتا ہے۔

علاوہ ازیں ۳۵۰ ابدال اور بھی ہوتے ہیں جن میں سے ۳۰۰ قلب آدم علیہ السلام پر ہیں۔ سید محمد جعفر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۰ کی تعداد بتلائی ہے۔ جو مختلف انبیاء علیہم السلام کے مشرب پر ہوتے ہیں۔ اور مختلف خدمت سرانجام دیتے ہیں۔

روح البیان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع صغیر اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی مقاصد میں ہے کہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ہر وقت پانچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں۔ جب کوئی اُن

Marfat.com

ہیں فوت ہو جاتا ہے فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اُن کے خصوصی اعمال کیا ہے؟ فرمایا ظلم کرنے والوں سے درگذر کرتے ہیں۔ برائی کا معاملہ کرنے والوں سے بھی احسان کا برتاؤ کرتے ہیں اور اللہ کے عطا کئے ہوئے رزق میں سے لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا برتاؤ کرتے ہیں۔

رجال اللہ

میں سے بہت سے اور اقسام ایسے ہیں جو کائنات کے انتظام و انصرام میں مصروف ہیں ان میں عُلماء۔ مشائخ۔ صوفیہ کرام۔ صلحاء۔ اتقیاء۔ اور مجدد شامل ہیں۔ علماء اور مشائخ کے ہزاروں مقامات و مراتب ہیں۔ وہ معاشرہ انسانی کی اصلاح ظاہر و باطن کیلئے مختلف انداز۔ رشد و ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور اُن کے اثرات خصوصیت کے ساتھ مسلم معاشرہ پر نمایاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے احکام الٰہیہ اور مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو لوگوں کے دلوں میں نقش کرنے کا بڑا کام کیا ہے۔ انہوں نے مُردہ دلوں کو حیات تازہ بخشی اور مُردہ نفسوں کو "وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ" کے پیغام سے زندہ کر دیا ہے۔ شہروں قصبوں اور گاؤں میں جہاں جہاں انسانی معاشرہ ہے وہاں کوئی نہ کوئی مقرر ہے۔ یا قطاب مقرر ہے۔ جو اس کی محافظت اور اصلاح کا ذمہ دار ہے۔ وہ بستی مؤمنوں سے آباد ہو۔ یا کافروں سے۔ مؤمنوں کی بستیوں سے اسم ہادیؔ کی تجلی سے کام لیا جاتا ہے۔ اور کافروں کی نگرانی یا پرورش اسم مُضِلؔ کے ماتحت ہوتی ہے۔

اخیار

ابدال میں سے چالیس اخیار کہلاتے ہیں۔

نقباء

یہ تین سو ہیں۔ سب کا نام علی ہے۔ اولیاء اللہ کی وہ جماعت کہلاتی ہے جن میں ہر ایک آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج سے متعلق ہوتا ہے۔ اس برج کے نجوم و کواکب کی تاثیرات سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔

Marfat.com

نجباء یہ تعداد میں ستر ہوتے ہیں۔ نام حسن ہوتا ہے۔ اور مصر میں رہتے ہیں۔

عمد چار ہیں محمد اُن کا نام ہے۔ زمین کے مختلف زاویوں میں کام کرتے ہیں۔

مکتوبان یہ چار ہزار کی تعداد میں ہوتے ہیں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ اُن پہ اپنا حال آشکارا نہیں ہوتا۔ اغیار نہیں پہچانتے۔ یہ اپنے مقام سے نا آشنا ہوتے ہیں یا حالت اخفاء میں ہوتے ہیں۔

رجبیون اولیاء کی وہ جماعت کہلاتی ہے۔ جو رجب کے مہینے میں اپنی جگہ مقیم رہتی ہے باقی پورے سال عالم میں گشت کرتی رہتی ہے۔ رجب کے پہلے دِن اُن پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کسی عضو کو حرکت تک نہیں دے سکتے۔ دوسرے دِن بوجھ کم ہو جاتا ہے تیسرے دن بالکل غائب۔ اِن کو پورے سال کشف رہتا ہے۔ ان کی تعداد چالیس ہوتی ہے۔

مجذوب وہ ہے جس پر جذبہ الٰہی ایسا طاری ہو کہ ایک آن میں اُسے واصل بحق کر دے اور تمام مقامات بلا کسب و مجاہدہ طے ہو جائیں۔ اور وہ مستغرق محو ذات ہو جائے اور اس عالم سے بالکل بے خبر ہو جائے۔ بحر عشق میں مست و بے خود ہو جائے۔ اس وجہ سے اُن پر قانون شریعت نافذ نہیں ہوتا۔ ہمیشہ حالت سکر میں رہتے ہیں۔

صُوفی

صُوفی وہ شخص ہے جو کدورت سے پاک صاف ہو۔ فکر و شوق و مستی سے معمور ہو۔ انسانوں سے الگ ہو کر صرف خدا تعالیٰ سے لو لگائے۔ اس کی نظر میں سونا اور

Marfat.com

مٹی برابر ہو۔ بشری صفات اس میں فنا ہو جائیں۔ نفسانی خواہشوں کو چھوڑ کر روحانی صفات پیدا ہو جائیں۔ حقیقی علوم سے تعلق پیدا کر کے شریعت کے مسائل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔ مگر یہ سب کچھ بغیر مرشد کے حاصل نہ ہوگا۔ (عوارف المعارف)

ابن الوقت صوفی

وہ کہلاتا ہے جو اسرار اور واردات سے مغلوب الحال ہو جائے اسرار کا اظہار کر دے۔ خوارق اس سے ظاہر ہو جائیں۔ اور احکام ظاہری کی مخالفت کر بیٹھے۔ ابن الوقت کو قلندر اور رند بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اس کو بھی کہہ دیا جاتا ہے جو مقتضائے وقت پر عمل کرے۔

ابو الوقت صوفی

وہ صاحب مقام صوفی کہلاتا ہے جو آداب شریعت کا پورا پاس کرے۔ حالات اور واردات میں نفس اور روح پر قابو رکھے۔ خداوندی حکمت کے مقتضیٰ کو سمجھتے ہوئے کرامات اور خوارق پر قابو رکھے۔

درویش

حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درویشی کے ستر ہزار مقامات ہیں۔ جب تک ان کو طے نہ کرے اسے درویش نہیں کہتے۔ ان مقامات میں سے ستر ہزار عالم ہیں جب تک درویش ان تمام عوالم سے واقف نہیں ہوتا ان کو طے نہیں کر لیتا اسے درویش نہیں کہتے۔ درویشی کا ہر ایک مقام خوف و امید سے خالی نہیں ہوتا۔ جو شخص مصیبتوں میں خوش اور صابر رہے اور اٹھاراں ہزار عالم سے گذر جائے تو اسے درویش کہتے ہیں۔ درویش کے پہلے مقام پر یہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ ہر روز پانچوں وقت کی نماز عرش کے گرداگرد کھڑا ہو کر ساکنانِ عرش کے ہمراہ ادا کرتا ہے۔ جب وہاں سے آتا ہے تو ہر وقت اپنے آپ کو خانہ کعبہ میں دیکھتا ہے۔ اور جب وہاں سے آتا ہے تو تمام جہان کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہے۔ (گنج الاسرار)

Marfat.com

رند یہ ایسا عاشقِ حقیقی ہے جو عشق کے غلبے کی وجہ سے اُن حقائق و رموز کو (جن کا پوشیدہ رکھنا ضروری تھا) اعلانیہ بتا دے۔

سالک سیر الی اللہ کرنے والے کو سالک کہتے ہیں۔

سلوک طلب قربِ حق تعالیٰ کو کہتے ہیں۔

اصطلاحات مقامات

مقام تفرقہ سالک اپنے آپ کو بھی دیکھے اور خدا کو بھی۔ دونوں کو چاہئے دونوں کو اہمیت دے۔ دونوں کا طالب ہو۔ دونوں کی طرف التفات رکھے۔ یہ ابتدائی مرحلہ ہے۔ نقص سے کمال تک کے سفر کی ابتدا ہے۔

مقام جمع یہ مقام محو کا ہے۔ یہ مقام وصل ہے۔ قطرے کے سمندر کے ساتھ اتصال کا مقام ہے۔ اس مقام میں خدا کے سوا اور کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔

سالک کے دل کو خدا کے سوا اور کسی طرف بھی کشش محسوس نہیں ہوتی۔ اُسے ہر طرف خدا ہی خدا نظر آتا ہے۔ وہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا مصداق بن جاتا ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے۔

مقام جمع الجمع اس کا دوسرا نام مقام صحو ہے۔ یہ مقام جمع کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ ایک آنکھ خدا کی طرف ہوتی ہے۔ دوسری مخلوق کی طرف ۔ ہتھ کار وَل تے دِل یار وَل۔

مخلوق اس لئے توجہ کا مرکز بنتی ہے کہ اُس کا خالق کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اللّٰهِ یعنی ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔

Marfat.com

اقسام بیعت

۱۔ بیعت اسلام ۲۔ بیعت جہاد
۳۔ بیعت طلب اسرار ۴۔ بیعت تولہ۔

فنا فی الوجود

ظاہری اور باطنی علوم سے آشنا ہونے کے بعد غلبہ حال سے زیادہ متوثر ہوتے ہیں۔ اس مقام پر انسان مختلف تجلیوں سے شرب کیا جاتا ہے۔ باطن کا سفر ہے۔ اور یہ سفر انسان اپنی ذات کے اندر ہی طے کرتا ہے۔ کیونکہ تصوف میں جسم ایک پوری کائنات ہے۔ سالک اپنے ہی جسم میں پوری کائنات کا نظارہ کرتا ہے۔ اس مقام پر اسے اپنے نفس کی حقیقت سے آشنا کیا جاتا ہے۔ میں کیا ہوں؟ میرے اندر کا انسان کیا ہے؟ میرے باہر کا انسان کیا ہے؟ اسی مقام پر اپنے دل کی حالت بھی دکھائی جاتی ہے۔ انسان ایک کتاب ہے۔ اسی کتاب میں جو راز رب تعالیٰ نے رکھ دیا ہے وہ اور کسی کتاب میں نہیں ہے۔ یہ انوکھا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ میرا خاص راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

فنا فی الشیخ

سالک کا مرشد کی پیروی میں منہمک ہونا اور اپنی ہستی و خودی کو مرشد کی ہستی میں فنا کردینا یہ پہلا درجہ ہے۔ اس کا زینہ محبت ہے اور اتباع شیخ ہے۔

فنا فی الرسول

سالک کے وجود کا وجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہونا اس کا زینہ فنا فی الشیخ ہے یہ دوسرا درجہ ہے۔

فنا فی اللہ

سالک کا جملہ صفات و مدارج عروج و نزول طے کرکے ذات حق سبحانہٗ میں محو ہو جانا۔ اس کا زینہ فنا فی الرسول ہے یہ تیسرا درجہ ہے۔ باقی صفحہ ۱۴۰ پر

Marfat.com

صحو وہ کیفیت ہے جس میں ظاہری و باطنی احکام میں فرق باقی رہتا ہے۔

سکر وہ کیفیت ہے جس میں سالک کیلئے ظاہری اور باطنی احکام میں امتیاز اٹھ جائے محبوب کے جلوے کے مشاہدے کے وقت جمال محبوب سے بے خود ہو جانا۔ اور عقل جاتی رہنا۔ عاشق و معشوق کی تمیز نہ رہے۔

انبساط بسط وہ کیفیت ہے جس میں سالک کو مسلسل واردات۔ غیبی کی وجہ سے روح میں نشاط رہتا ہے۔

انقباض قبض وہ کیفیت ہے۔ جس میں واردات غیبی کے انقطاع کیوجہ سے روح کو ایک قسم کی تنگی اور گرفتگی محسوس ہوتی ہے۔

محو اور فنا وہ کیفیت ہے جس میں سالک اپنی ہستی مٹا دے۔ اس کے بالمقابل اثبات ہے۔ (مثنوی شریف)

بعض اصطلاحیں

علم احکام وہ علم ہے جو قانون کلی کی صورت میں انبیاء اور مرسلین کو دیا جاتا ہے۔

علم لدنی وہ علم کہلاتا ہے جو خاص جزئی معاملہ میں کسی کلیہ سے استثنائی طور پر عنایت ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خضر علیہ السلام کو بچہ کے قتل کے سلسلے میں حاصل ہوا۔

عالم خلق یا عالم شہود یہ دنیا کہلاتی ہے۔ جہاں اشیاء اپنے مادے اور مقدار کے ساتھ موجود ہیں۔

Marfat.com

عالم مثال وہ عالم ہے جو عالم خلق سے بالاتر ہے وہاں اشیاء میں مقدار تو ہے مگر مادہ نہیں ہے۔

عالم امر یا عالم ارواح وہ عالم ہے جو عالم مثال سے بالاتر ہے وہاں اشیاء بغیر مادہ اور مقدار کے موجود ہیں۔

لطائف خمسہ قلب۔ روح۔ خفی۔ سری۔ اخفاء

لطائف سبعہ (۱) رُوح (۲) نفس (۳) قلب (۴) سر (۵) خفی (۶) اخفیٰ۔

سالک اپنے جسم کو ان مقامات کو ذاکر و شاغل بناتا ہے۔

خلیفہ انسان کامل کو کہتے ہیں۔ جو شخص کسی نبی یا ولی کا جانشین ہو وہ اس کا خلیفہ کہلاتا ہے۔

عالم معنی:۔ عارف کامل کے باطن کو کہتے ہیں۔

کیمیا:۔ عشق اور نظر مُرشد کامل کو کیمیا کہتے ہیں۔

کعبہ:۔ عبد کا رب سے واصل ہونے کا مقام کعبہ ہے۔

مُرشد:۔ وہ شخص ہے جو لوگوں کو صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کرے اور اس کے طریقے بتائے۔

مسجد:۔ تجلی جمالی کے مظہر کو مسجد کہتے ہیں۔ اور آستانۂ پیر و مُرشد کو بھی کہتے ہیں۔

شراب:۔ ذوق و شوق کو کہتے ہیں۔ جو سالک کے دِل پر وارد ہو کر اس کو مست و بیخود کر دے۔

شراب خانہ:۔ عارف پیر کامل کو جو معدن اسرار الٰہی ہیں۔ اور اُن سے فیضان

Marfat.com

جاری ہوتے ہیں۔

طریق :۔ شریعتِ محمدیہ کو کہتے ہیں۔ طریقت سلوک میں مقامات و مراتب طے کرنا تاکہ قربِ حق حاصل ہو۔

بت خانہ و بت کدہ :۔ عارف کامل کے باطن کو کہتے ہیں۔

بت :۔ ۱۔ معشوق حقیقی کی تجلی جو حجابات اٹھادے۔ ۲۔ مقصود۔ مطلوب۔ محبوب۔ معشوق حقیقی کو بھی بت کہتے ہیں۔ ۳۔ ہر مظہر ہستی مطلق کو بھی بت کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے ایسے بت پرست کو حق پرست کہتے ہیں۔ کیونکہ حق بصورت بت ظاہر ہوا ہے۔ ۴۔ انسان کامل کو بھی اسی وجہ سے بت کہتے ہیں کہ وہ ذات حق کا مظہر اتم ہے۔

دیوانِ صالحین

(از الابریز شیخ عبدالعزیز دباغ رح)

اولیائے کرام کا دیوان میں حاضر ہونا

چھوٹے ولی اپنی ذات سے دیوان میں یا مختلف مقامات پر حاضر ہوتے ہیں۔ اپنی جگہ یا گھر سے غائب ہوتے ہیں۔ برخلاف بڑے ولی کے۔ بڑا ولی دماغ و فکر سے کام لیتا ہے۔ اپنے گھر سے غائب نہیں ہوتا۔ جو صورت چاہے اختیار کر لیتا ہے۔ اور کمالِ روح کی وجہ سے ۳۶۶ مختلف صورتیں اختیار کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صالحین کا دیوان غار حرا میں لگتا ہے۔ غوث غار کے باہر اس طرح بیٹھتا ہے کہ مکہ مکرمہ اس کے دائیں شانہ کے پیچھے ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ دائیں گھٹنے کے سامنے ہوتا ہے۔ چار قطب دائیں جانب۔ باقی تینوں مذاہب میں ایک ایک ہوتا ہے۔ وکیل غوث کے سامنے ہوتا ہے۔ جسے قاضی دیوان کہتے ہیں۔ تمام اصحاب دیوان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ساتوں قطب غوث کے حکم سے تصرف کرتے ہیں۔

Marfat.com

ہر قطب کے ماتحت امدادی جماعت ہوتی ہے۔ گذشتہ لوگوں میں بعض کاملین بھی حاضر ہوتے ہیں۔

کبھی کبھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دیوان میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ غوث کی جگہ تشریف رکھتے ہیں۔ غوث وکیل کی جگہ۔ وکیل پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہوتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تجلیات

جس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوتی ہے۔ آپ کے ساتھ وہ انوار و تجلیات آتے ہیں کہ جن کے برداشت کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہوتی۔ یہ انوار جلا دینے والے۔ گھبرا دینے والے۔ اور دم میں قتل کر دینے والے ہوتے ہیں۔ اور یہ ہیبت و جلال و عظمت کے انوار ہیں۔ فرض کرو چالیس آدمی جو شجاعت اور زبردست دلیر ہوں، پھر یکایک یہ انوار اُن کے سامنے آجائیں تو یقیناً سب یکدم بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ مگر اللہ تعالیٰ برداشت کی اُن میں طاقت عطا فرماتا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم غوث سے گفتگو فرماتے ہیں۔ جب سرکار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تشریف فرما نہ ہوں تو غوث کیلئے خارق عادت انوار ہوتے ہیں۔ کہ اہلِ مجلس غوث کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔ بلکہ دُور بیٹھے رہتے ہیں۔ جو امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کی طاقت حضورِ اقدس حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ذات کے سوا کسی میں نہیں ہوتی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امر نکلتا ہے تو غوث کی ذات کے سوا کسی میں طاقت نہیں ہوتی۔ پھر غوث سے ساتوں اقطاب پر پھیلتا ہے۔ پھر ساتوں اقطاب سے اہلِ مجلس پر دیوان کا وقت وہی ساعت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی رات کا آخری تیسرا حصہ ہے۔

Marfat.com

یہ وہ ساعت ہے جس میں اجابت دُعا ہوتی ہے۔

اسم اعظم

ابریز میں حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسم اعظم ننانوے ناموں میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ سوا ہے۔ بیشتر معانی ننانوے اسماء الحسنیٰ اس میں پائے جاتے ہیں۔ وہ ذات کا ذکر ہے زبان کا نہیں۔ جب یہ ذات سے نکلتا ہے تو اس سے ایسی آواز نکلتی ہے، جس طرح بیٹل کی آواز ہوتی ہے۔ یہ ذکر ذات کیلئے بڑا ثقیل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ رات دن میں ایک یا دو بار سے زیادہ اس کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ ہیبت اور خوف کے مارے تمام عالم مفقود ہو جاتا ہے۔ فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اسم اعظم کا وِرد کرنے کی طاقت تھی۔ وہ دن میں ۱۴ مرتبہ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔

واقعہ نورِ ایمان

ابریز میں سید عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بدنصیب کا واقعہ بیان کیا ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے حضور علیہ السلام نے صرف ایمان کی راہ دکھائی ہے۔ باقی رہا نورِ ایمان وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ حضور علیہ السلام کی طرف سے نہیں۔ صالحین نے کہا کہ اچھا ہم اس تعلق کو جو تمہارے نورِ ایمان اور نورِ محمدی کے درمیان ہے منقطع کر دیں۔ اور محض ہدایت کو جس تم ذکر کر رہے ہو رہنے دیں۔ کہنے لگا ہاں! راضی ہوں۔ ابھی اس نے بات ختم نہ کی تھی کہ اس نے صلیب کو سجدہ کیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا مرتد ہو کر کفر پر مرا۔ خدا بچائے۔

حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

(جواہر غیبی و تجلیات حقیقت محمدیؐ)

حضورِ اکرم نورِ مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات سے پیدا ہوئے۔ آپؐ میں

Marfat.com

حق تعالیٰ کا ظہور بالذات ہے آپ خدا تعالیٰ کے مظہر اکمل ہیں اور آپ پر خدا کا ظہور بالذات ہے۔ اُن کا وجود ازلی ابدی ہے۔ وہ خدا کے نور ذاتی ہیں۔ وہ زندہ جاوید ہیں۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ وہ ہمارے اعمال کو دیکھتے ہیں اور قیامت میں شہادت دیں گے۔ نورِ محمدی اصل کائنات ہے۔ اور کائنات کی ہر شے نور محمدی کی فرع ہے۔ درحقیقت یہ دائرہ حسن و عشق کا چکر ہے۔ جس میں نقطہ اول حسن و جمال حقیقی کُنتُ کَنزاً مَخفِیۃً۔۔۔۔ اس نے چاہا کہ پہچانا جاؤں یعنی خود اس کے اندر جو چاہ یا محبت یا عشق کی صفت ابھری اور اس کی خواہش ہوئی کہ اپنے حسن و جمال کو بہ نظر قدردان یا بہ نگاہ عشق دیکھے۔ واضح رہے کہ حسن کے اندر عشق پوشیدہ رہتا ہے وہی بصورت "عاشق" نمودار ہوتا ہے اور بالآخر "حسن" کا محبوب بن جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس نے خود اپنی تفصیل کو حسین اور فعال صورتوں میں دیکھنا چاہا۔ چنانچہ اس نے خود اپنے لئے۔ اپنے آپ سے۔ اپنے آپ پر ایک امر طاری کیا۔ یعنی کن کہا۔ یعنی جو میں چاہتا ہوں وہ ظاہر ہو جائے یا میرے اندر جو صفت عشق پوشیدہ ہے، وہ عاشق یا حبیب کی صورت میں میرے سامنے نمودار ہو جائے۔ پس وہ بصورت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نمودار ہو گیا یہ حبیب خود ذات کا حسن و جمال تھا جو خود اس کے سامنے حسن و جمال محمدؐ کی صورت میں مع جذبہ عشق نمودار ہوا۔

حدیث میں ہے فرمایا مَن رَّاٰنِی فَقَد رَاَی الحَق جس نے مجھے دیکھا بالتحقیق اس نے اللہ کو دیکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر کامل ہیں۔

مومن کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ آپ کی بزرگی اور عظمت کو مدِ نظر رکھے اور یہ خیال کرے کہ آپ کی بدولت ہی ہر موجود چیز پیدا ہوئی ہے اور آپکے نور سے ہی ہر قسم کا نور نکلا ہے۔ اور آپ مخلوقات کیلئے رحمت کا تحفہ ہیں اور تمام مخلوقات کو ہدایت آپ ہی کی طرف سے اور آپ ہی کی بدولت ہے۔ لہذا بندہ اس بہت بڑے مرتبے کی وجہ سے ان پر درود بھیجے گا۔ جس سے اس کی اپنی ذات کو نفع پہنچے گا۔ (الابریز)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ربیع الاول کی سات تاریخ کو ہوئی۔ (ابریز صفحہ ۳۳۱)

Marfat.com

مؤمنین کا ایمان نورِ محمدی کا پرتو ہے۔

مؤمنین کا ایمان نورِ محمدی کا پرتو ہے۔ کسی محسن کے احسان کو بھولنا اور اس کا شکریہ ادا نہ کرنا انتہا درجے کی ذلیل حرکت ہے۔ پھر احسان کا شکریہ بھی اس کے احسان کی مقدار کے مطابق ہونا چاہئے۔ آپ کا ایک یہی احسان کہ ہمارا نورِ ایمان آپکی بدولت ہے نہایت ہی اہم اور عظیم احسان ہے۔ جس کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ کیلئے دنیا کا تحفہ تو تحفہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نورِ ایمان کا انعام جو آپ سے ہے۔ ہمیں حاصل ہوا ہے۔ وہ غیر فانی اور لازوال چیز ہے اس لئے ہم شکریہ میں اخروی اور ابدی چیز کا تحفہ پیش کریں گے۔ اور آپ کے مراتب کی بلندی اور رحمت کی دعاء کریں گے۔ مگر اس سے آپ کے مراتب میں فرق نہیں آسکتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند ترین مرتبہ عطا کر رکھا ہے۔ اس شکر گزاری اور اطاعت گزاری کا فائدہ اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ کہ اس نے اپنے نورِ ایمان کا سلسلہ اپنی اصل سے منقطع کرنا نہیں چاہا۔ بلکہ درود بھیجنے سے ہماری سعادت مندی ظاہر ہوتی ہے۔ سرکار کا نور اگر عرش پر رکھا جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے۔

فضائل و برکات درود شریف

حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم، خورشیدِ آسمانِ محبوبیت، محبوب ربّ العٰلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال عظمت و رفعت کا

Marfat.com

وہ بلند و بالا مقام ہے جو فہم انسانی سے بالا تر ہے۔ آپ سراپا نور مظہر ذات و صفات حق تعالیٰ ہیں آپکے فضائل و کمال، محامد و محاسن، فضل و شرف کا اظہار آیتہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ سے ظاہر ہے۔ خود ربُّ العٰلمین نے صلوٰۃ (درود وسلام) کو اپنی ذات قدسی سے نسبت دی ہے۔ جس سے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بلندی رفعت اور بھی برتر ہو جاتی ہے۔ صلوٰۃ وسلام اور دُرود شریف جس میں خالق کائنات خود بھی شریک ہے ان کا پڑھنا سب سے بڑی عبادت ہے اور ترقی درجات کا باعث ہے۔ اور اُن کے فضائل و برکات کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ چند دُرود شریف تحریر کئے جاتے ہیں جن کے فضائل و برکات بہت زیادہ ہیں۔ درود مستغاث و درود کبریت احمد

دُرود خاص

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نُوْرًا مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ۲۰۰ بار

یہ دُرود شریف خاص ہے اس کے فضائل و برکات بے انتہا ہیں۔ صدقِ دل سے پڑھنے سے ہر قسم کی مصیبتیں رنج و غم دور ہو جاتے ہیں۔ مشکلیں حل ہو جاتی ہیں، پڑھنے والا ولی اللہ ہو جاتا ہے۔

وِرد حضوری سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم (قرب دیدار سلطان باہوؒ)

وِرد حضوری سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مخصوص ہے۔ اور پُر تاثیر ہے اس کی مداومت سے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور آپ سے کثیر فیوض برکات و انوار و علوم و اسرار حاصل ہوتے ہیں۔

تصوّر پڑھتے وقت یہ تصوّر کرے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں پڑھ رہا ہوں۔ آپ سُنہری کمرہ میں سُنہری تخت پر

Marfat.com

جلوہ افروز ہیں۔ اور سر مبارک پر عمامہ سبز ہے اور بوجہ غایت انوار حضور کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھ سکتے یعنی آنکھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات کی تاب نہیں۔ روزانہ بعد نماز فجر، مغرب یا عشاء معمول رکھے۔ کامل طہارت اور خوشبو کے ساتھ ذوق و شوق سے پڑھے۔ ورد مبارک حضوری یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط

۱۰۰ بار سورۃ قریش ۱۰۰ بار۔ درود شریف مذکورہ ۱۰۰ بار۔

درود شریف

اس درود شریف کے (درود عالی القدر) فضائل و برکات وازدیاد محبت کے بہت ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رح نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو شب جمعہ میں بلا ناغہ پڑھے گا۔ تو اُسے حضور علیہ السلام ہی قبر میں لٹائینگے دینی دنیاوی امور میں فتح و نصرت و کامرانی کا ایک گنجینہ ہے۔ ہر نماز کے بعد اس کے ورد سے فتحیابی نصیب ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۝

درود شریف

جو شخص اس درود شریف کو ایک بار پڑھے گا۔ اس کو چالیس مرتبہ دلائل الخیرات پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِكَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِكَ ۝

درود شریف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کا ثواب چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ اگر ہزار بار پڑھے گا تو دونوں جہان میں سعادت مند ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ۝

Marfat.com

درود شریف اصل دلائل الخیرات

(جو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝ ۳۱۳ بار

درود شریف

جس کے فضائل کثیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَاَمِیْنِکَ وَحَبِیْبِکَ وَشَفِیْعِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝

درود شریف

سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کیلئے بعد نماز عشاء ۱۲۲۱ بار پڑھے روٹی نہ کھائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ نَبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی وَلَدِہٖ یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ۔ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّئَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّظْھَرِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مِرْاٰتِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ مَخْزَنِ الْمُشَاھِدَاتِ مُوْصِلِ الْعِبَادَاتِ اِلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِ لَکَ ۝

درود قادری

جو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے موجب فیوض وانوار ازدیاد محبت سرور کائنات

Marfat.com

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ۱۰۰ تا ۵۰۰ بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

دُرود شریف (درود باطن)

یہ دُرود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے سے بیشمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ اسرار ربی اور علم باطن بذریعہ کشف کھلنے لگتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ (مزرع الحنات)

برائے زیارت

دو رکعت نماز شب جمعہ میں پڑھیں۔ بعد فاتحہ قل ھو اللہ ۲۵ بار پڑھیں بعد سلام یہ دُرود ایک ہزار بار پڑھیں اور سو جائیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ جو کوئی جمعہ کے دن ہزار مرتبہ پڑھے گا زیارت بھی نصیب ہو گی۔ بہشت میں اپنا محل بھی نظر آئے گا۔

دُرود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّحْفُوْظٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ

Marfat.com

مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى ط صَدْرِ الْعُلٰى ط
نُوْرِ الْهُدٰى ط كَهْفِ الْوَرٰى ط مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط
شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ
خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ
وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ
وَالْمَوْجُوْدُهٗ رَبُّهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ
اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ
شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاۗءِ
وَالْغُرَبَاۗءِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ
وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ ط جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي
الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ يَاۤ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ
بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ حَسُنَتْ
جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

اسنادِ درودتاج

درود تاج کے فوائد و فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے مگر مختصراً بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت جمال بے مثال کی دل وجان سے آرزو رکھتا ہو تو عروج ماہ میں شب جمعہ کو بعد نمازِ عشاء

Marfat.com

با وضو پاک لباس خوشبودار پہن کر ایک سو ستر بار اس درود شریف کو پڑھ کر سو رہے۔ گیارہ رات یہی عمل کرے انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

۲۔ صفائی قلب کیلئے ہر روز صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ اور نماز عصر اور عشاء کے بعد تین تین بار پڑھے۔

۳۔ دافع سحر۔ آسیب۔ جنات۔ شیاطین۔ وباء اور فساد و چیچک وغیرہ کیلئے گیارہ مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کرے۔

۴۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں کے شر سے بچنے کیلئے ایک بار بعد نماز فجر پڑھے۔

۵۔ رنج والم اور افلاس کے دفعیہ کیلئے چالیس روز رات کو بعد نماز عشاء اکتالیس بار پڑھے۔

۶۔ کشائش رزق کیلئے بعد از نماز فجر سات بار روزانہ ورد رکھے۔

۷۔ بانجھ عورت کیلئے اکیس خرموں پر سات بار پڑھ کر دم کرے ہر روز ایک خرما کھلاوے پھر طہارت حیض وغسل کے بعد ہمبستر ہو خدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہو۔

۸۔ حاملہ عورت کو خلل واقعہ ہونے کیلئے سات روز سات بار متواتر پانی پر دم کرکے پلاوے۔

۹۔ مواصلت طالب ومطلوب اور ہر مقصد کیلئے نصف شب کے باوضو چالیس مرتبہ صدق دل سے پڑھے۔ انشاء اللہ مطلب دلی جلد حاصل ہوگا۔ لیکن کسی کامل بزرگ سے اجازت شرط ہے۔

درود نادیہ وصلوٰۃ کاملہ

یہ درود شریف ایک ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور خاص ولیوں کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔ جب بھی رنج و ملال ہو یا کوئی مصیبت درپیش ہو تو فوراً اس کا ورد کیا جائے۔ تمام مصیبتیں منٹوں میں ختم ہو جائے گی۔ مصیبت کا پہاڑ ٹل جائے گا۔ زحمت رحمت میں تبدیل ہو جائے گی۔ رب کریم غیب سے مدد فرماتا ہے۔

Marfat.com

صدق دل سے پڑھا جائے تو پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ تین دن تک ۷ بار بعد نماز تہجد پڑھے مشکل حل ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ (جمال و کمال درود)

درود نور

یہ درود شریف ایک اسم اعظم ہے اس کی مداومت سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ اسرار الٰہی کھلتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو غوث، قطب، ابدال بنا دے، ولی اللہ بنا دے۔ حجابات اٹھا دے۔ بروز جمعہ ایک سو مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ ط

درود افضل

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں افضل ترین درود پڑھوں گا تو وہ یہ افضل درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ط (از جمال و کمال درود)

درود رحمت و درود ماہی

ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔

Marfat.com

ایک اعرابی طباق سرپوش آگے رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ تین دن سے اس مچھلی کو پکا رہا ہوں نہیں پکتی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ مچھلی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پانی میں کھڑی تھی ایک شخص آیا وہ درود پڑھ رہا تھا اس کی آواز میرے کانوں میں پہنچی اور درود پڑھ کر سنایا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اس کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ انشاء اللہ دوزخ کی آگ اُن پر حرام ہو جائے گی۔ (از جمال و کمال درود)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ○ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِكَرَامِكَ يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ يَا قَدِيْمُ يَا دَائِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ (از جمال و کمال درود شریف)

درود تنجینا

دینی و دنیاوی مشکلات حل کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ دوگانہ قضائے حاجات پڑھ کر ۷۰ بار پڑھے یا حاجت دینی کیلئے قبلہ رُخ، حصول دولت یا ادائیگی قرض کیلئے، ملازمت کیلئے جنوب کی طرف مُنہ کرکے مغلوبی دشمن کے لئے نجات مقدمہ کے لئے روٹھے ہوئے کیلئے شمال کی طرف منہ کرکے پڑھے۔ پہلے دن ۱۰ بار دوسرے دن ۲۰ بار اسی طرح دس بڑھاتا جائے جب تک مشکل حل نہ ہو۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا
بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ تُطَھِّرُنَا
بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ۔ وَتُبَلِّغُنَا
بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۔ اِنَّكَ عَلٰی
کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط ۔

دُرودِ قرآنی

پڑھنے سے رحمتِ ربانی برستی ہے اور حضور علیہ السلام کی کمال محبت نصیب ہوتی ہے ۔ ایک مرتبہ پڑھنے سے ملائک آسمان اور آدمی زمین پر اُس کی رحمتیں جمع نہیں کر سکتے ۔ تین مرتبہ صبح شام پڑھنے مکمل کامیابی اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور قرآن مجید پڑھنے کے اول و آخر پڑھنا افضل ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ
الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا ط

یہ دُرود شریف سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کیلئے بہت مؤثر ہے ۔ ۳۱۳ بار پڑھے یا بعد نمازِ جمعہ ہزار بار مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے پڑھے ۔ اس کا پڑھنا حصول محبت ہے ۔ دِل میں حضور علیہ السلام کی محبت پیدا ہو جاتی ہے ۔

دُرودِ دیدار

۱۴۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے مقامِ حضوری حاصل ہو جائیگا ۔ جو شخص یہ دُرود شریف ایک بار پڑھے ، فرشتے ہزار دِن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے (مزرع الحسنات)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰی لَہٗ ط

دُرود شریف

اِس دُرود پاک کے پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دِن تک نیکیاں لکھتے رہیں گے ۔ (طبرانی)

Marfat.com

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا (سیدنا ومولانا) مُحَمَّدًا (صلی اللہ علیہ وسلم) مَاھُوَ اَھْلُہٗ ہ

درود زیارت

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے ایک خاص درود شریف جو فرمودہ حضرت خواجہ فخر الدین فخر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ پڑھنے کا طریقہ۔ فجر کی نماز اوّل وقت پڑھ لی جائے۔ نماز کے فوراً بعد مندرجہ ذیل درود شریف بلا تعداد ایک ہی جلسہ میں وقت اشراق تک پڑھا جائے۔ اسی طرح کی نشست ایک دن کی جائے۔ اگر مقصد پورا نہ ہو تو دوسرے دن تیسرے دن ایسی نشست کی جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کُلِّھِمْ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ہ

نوٹ:۔ یہ خیال رہے کہ "بَارِكْ وَسَلِّمْ" سے پہلے واؤ نہیں پڑھنی۔ یعنی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ نہیں پڑھنا۔

درود الفاتح

یہ درود پاک سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے منسوب ہے جو آپ کے معمول میں تھا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدیق کا درجہ عطا فرمایا تھا۔ معرفت کے درجے طے ہوئے اور مقام صدیقیت حاصل ہوا۔ اس کے پڑھنے سے ہر بند چیز کھل جاتی ہے کام میں فتح حاصل ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔ سید احمد ملان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود خاص الخاص عجائبات اور رازہائے کا حامل ہے۔ اسے پڑھنے سے نور کے پردے کھلتے ہیں اور نور پیدا ہوتا ہے۔ سو مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ شیخ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ کرامات کا موتی ہے۔ اس میں شفاعت کا وعدہ اور اولاد در اولاد برکت ہے۔ درود پاک اگلے صفحہ پر۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ
وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ ؕ

دُعائے قطب مخصوص حضرت غوث الاعظمؓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُ الْكَافِيْ وَقَصَدْتُّ الْكَافِيْ وَجَدْتُّ الْكَافِيْ كَفَانِي الْكَافِيْ
لِكُلٍّ كَافٍ كَافِيْ وَنِعْمَ الْكَافِيْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

(ترجمہ) اللہ میرا کفایت کرنے والا ہے ۔ اور قصد کیا میں نے اُسی کفایت کرنے والے کا ۔ اور میں نے پایا اپنے کفایت کرنے والے کو اور کافی ہے مجھ کو میرا کفایت کرنے والا ۔ اور ہر کفایت کرنے والے کیلئے وہ کافی ہے ۔ اور بہتر کفایت کرنے والا ہے ۔ اور اللہ کیلئے تعریف ہے ؕ

طریقہ:۔ بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ پڑھے معنی کا خیال رکھے ۔ کسی سے بات نہ کرے ۔
۱ ۔ دینی غرض کیلئے بعد تہجد یا عشاء ۱۱۱ بار پڑھے ۔ ۲ ۔ دنیاوی غرض کیلئے بعد نماز فجر ۱۱۱ بار پڑھے مداومت سے فتوحات ہونگی ۔ حصول مہمات کیلئے مؤثر ہے ۔ ہر نماز کے بعد ۱۱ بار پڑھ کر دل پر دم کرے منافع کثیر ہوگا ۔ لفظ وجدت میں یقین رکھے کہ فلاں مطلب میں نے اللہ سے پایا اس سے پہلے لفظ قصدت میں یہ خیال کرے کہ فلاں امر کا میں نے قصد کیا ۔

یہ دُعاء قطب آپکی والدہ ماجدہ نے بوقتِ سفر بغداد شریف تلقین فرمائی کہ آپ کے والد نے فرمایا تھا کہ میرے بیٹے عبدالقادر کو تعلیم فرمانا ۔ بوقت نزول بلیات و مصائب پڑھی جائے تو سب دفع ہو جائیں گے ۔ تو حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر وظیفوں کی بجائے

Marfat.com

دُعائے قطب پر اکتفا کیا اور اس پر مواظبت شروع کی اور فرمایا کہ مجھ کو کشف اسی دُعاء کی مواظبت سے شروع ہوا۔

ختم خواجگان چشت

سلسلہ عالیہ چشتیہ کا مشہور با برکت عمل ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا انتہائی مخصوص با برکت اور با فیض عمل ہے اور چشتی مشائخ کا معمول رہا ہے۔ مقدمات میں کامیابی۔ روزی کی تنگی۔ بلاؤں کے دفع کرنے۔ تمام جائز مشکلات کے حل کیلئے بہت مفید عمل ہے۔ یہ عمل انفرادی طور پر بھی کیا جاتا ہے اور اجتماعی طور پر بھی پڑھا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ نہایت اہتمام سے پڑھنے کی جگہ کو پاک کیا جائے۔ عطر اور خوشبو بھی موجود ہو خشوع اور خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ عمل شروع کیا جائے۔ تعداد گننے کیلئے ۱۰۰ بادام درمیان میں رکھ لئے جائیں۔ اس طرح شروع کریں۔

ایک مرتبہ اَلْحَمْد شریف۔ تین مرتبہ قُل ھُوَ اللّٰہُ پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اہل بیت رضا اور اولیائے عظام کی رُوح کو ثواب بخشے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ سُورۃ الم نشرح۔ دُرود شریف۔ سورۃ اخلاص۔ دُرود شریف ایک ایک بار پڑھیں اس کے بعد۔

(۱) اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ ۱۰۰ مرتبہ

(۲) اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیُ الْحَاجَاتِ ۱۰۰ مرتبہ

(۳) اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیُ الْمُھِمَّاتِ ۱۰۰ مرتبہ

(۴) اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ۱۰۰ مرتبہ

Marfat.com

(۵) اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعُ الدَّرَجَاتِ ۱۰۰ مرتبہ

(۶) اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ ۱۰۰ مرتبہ

(۷) اَللّٰھُمَّ یَا شَافِعُ الْاَمْرَاضِ ۱۰۰ مرتبہ

(۸) اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ

(۹) اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ

پھر ایک بار سورۃ الحمد شریف ۔ تین بار سورۃ اخلاص پھر فاتحہ پڑھیں (ختم شریف) اور اس کا ثواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح کو پہنچا کر حضرت سیدنا غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح پاک کو پہنچاویں ۔ اور حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی رُوح پاک کو پہنچائیں اور دُعا مانگیں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے ۔

دیوان کا وقت واجابت دُعا کا خاص وقت

وہی ساعت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ رات کے آخری تیسرے حصے کی یہی وہ ساعت اجابت ہے جس کا احادیث میں ذکر آیا ہے کہ ہر رات اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے ۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے ۔ فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے مانگے ۔ پس میں قبول کرلوں ۔ اس ساعت کو پانے کا طریقہ یہ ہے کہ سوتے وقت سورۂ کہف کی آخری آیات اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا آخر تک پڑھ کر سوئے کہ یا اللہ مجھے وقت مذکور پر بیدار کر دینا ۔

اجابت دُعا جب تین دِل جمع ہوں تو دُعا قبول ہوتی ہے ۔ ۱؎ آدھی رات یعنی رات کا دِل ۲؎ سورۃ یٰس پڑھنا یعنی قرآن کا دِل ۔

Marfat.com

ہے بندے کا دل۔

بیداری کیلئے

اے فلاں (اپنا نام لیکر) مجھے فلاں وقت پر جگا دینا۔ اُسی مقررہ وقت پر بیدار ہو جائیگا۔

چہار تسبیح چشتیہ بعد نماز فجر پڑھے

(۱) یَا ھَادِیُ یَا رَشِیْدُ ــــــــ ایک تسبیح

(۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ــــــــ ایک تسبیح

(۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ــــ ایک تسبیح

(۴) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ــــ ۲ تسبیح

تسبیح ملائکہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

بعد نماز فجر یا صبح صادق سے لیکر سورج نکلنے سے پہلے پڑھ لے رزق کی برکت کیلئے بہت مفید ہے۔ ایک تسبیح۔

بے فکری و فارغ البالی کی زندگی میسر ہو

غیب سے روزی میسر ہو۔ ایک تسبیح روزانہ پڑھیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

صلوٰۃ الاسرار

حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جمعرات کے دن غسل کر کے خوشبو لگائے۔ بعد نماز مغرب دو رکعت نفل صلوٰۃ الاسرار پڑھے اور اس طرح نیت کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْاَسْرَارِ تَوَصُّلًا اِلَی اللّٰہِ وَانْقِطَاعًا عَمَّا سِوَاہُ

Marfat.com

اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد گیارہ قدم عراق کی طرف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک کے استقبال کی نیت سے چلے اور ہر قدم پر حضرت شیخ پر اس طرح سلام کرے۔

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانُ الْاَوْتَادِ (۲) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانُ الْاَبْدَالِ

(۳) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانُ الْاَقْطَابِ (۴) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ

(۵) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَازِیَ الْاَشْهَبِ (۶) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَقِيرُ

(۷) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِسْكِيْنُ (۸) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيبُ

(۹) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِیُّ (۱۰) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخُ

(۱۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا اَبَا مُحَمَّدٍ مُحْیَ الدِّيْنُ عَبْدُ الْقَادِرِ جِيْلَانِی رضی اللہ

پس اسی طرح واپس لوٹے (یعنی سلام پڑھتے ہوئے) پھر بیٹھے اور کچھ سجود کرے اور ایک جلسہ سے بیٹھا رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ دس مرتبہ سورۃ فاتحہ۔ اور مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ (حضرت غوث الاعظمؓ کی روح کو ثواب پہنچائے) پھر ایک ایک سو گیارہ بار یہ رباعی پڑھے۔

اَيُدْرِكُنِیْ ضَيْمًا وَّاَنْتَ ذَخِيْرِیْ
عَاُظْلَمُ فِی الدُّنْيَا وَاَنْتَ نَصِيْرِیْ
نَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَهُوَ قَادِرٌ
اِذَا ضَاعَ فِی الْبَيْدَاءِ عِقَالُ بَعِيْرِیْ

جس حاجت کیلئے پڑھے گا انشاء اللہ پوری ہوگی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ روح مطہر حضرت غوث الاعظم کی ظاہر ہو کر اس کے کام کا جواب دے گی۔ حضرت بایزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیدار کے لئے کیا جائے تو لفظ حامی الحمٰی کو ممدود بفتح حمزہ پڑھے (حَامِیْ اَلْحِمٰی) اگر دوستی۔ ملازمت یا شادی یا کسی حاجت

Marfat.com

غرض کیلئے پڑھے جس میں اتصال کے معنی پائے جائیں تو بضم ہمزہ پڑھے۔

(حَامِیُ الْحِمٰی) مقہوری اعداء جس میں کسر مطلوب ہو بکسر ہمزہ پڑھے۔

قضائے حاجات وحل مشکلات کی نمازیں

بارہ رکعت نفل قضائے حاجات چھ قعدہ ایک سلام سے پڑھے۔ جب التحیات پڑھ چکے تو تکبیر کہہ کر سر سجدہ میں رکھ کر سات بار سورۃ فاتحہ۔ سات بار آیۃ الکرسی۔ اور دس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ پڑھے۔ اور ساتھ ہی یہ دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ اِسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ .... (اپنا مطلب عرض کرے) بعدہٗ سر سجدہ سے اٹھا کر حسب معمول دونوں طرف سلام پھیرے۔

قضائے حاجات

مفتی دمشق علامہ حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ جو سخت پریشانی میں مبتلا تھے اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ علامہ سید ابن عابدین رح مؤلف فتوٰی شامی نے اس کی سند تحریر فرمائی ہے۔ بعد نماز عشاء تازہ وضو کرے۔ دو رکعت نفل ادا کرے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سُورۃ کٰفِرُوْن۔ دوسری میں سُورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد فراغ قبلہ رو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو۔ صدق دل سے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کرے کہ اُن کی بارگاہ میں عرض کر رہا ہوں، ۱ یا ۲ یا ۳ سو بار ذیل کا

Marfat.com

درود شریف پڑھے۔ جب نیند کا غلبہ ہو اسی جگہ دائیں کروٹ سو جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدبانہ بیٹھ کر درود شریف پڑھے تصور کرے۔ دو تین راتوں میں مُراد بر آئیگی۔ آخری رات جمعہ کی ہو۔ دُرود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط۔

برائے حل مشکلات ایک مفید عمل

بیماری سے نجات حاصل کرنے کیلئے، کسی مقدمہ اور مشکل کام میں آسانی پیدا کرنے کیلئے یہ عمل مفید ہے۔

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔ بارہ سو مرتبہ روزانہ وقت مقررہ پر پڑھیں۔ اول و آخر دو سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل عجیب تاثیر رکھتا ہے اکثر اہل تجربہ نے اس کے فوائد عجیب و غریب بیان کئے ہیں۔ جس روز یہ عمل شروع کریں ایک فقیر کو کھانا کھلا دیں۔

مُسَبَّعَاتِ عَشَر

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام نے تعلیم فرمایا اور حضرت خضرؑ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا تھا۔ اس عمل سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام سے شرف ملاقات ہوتا ہے اور غیب سے بے مشقت روزی ملتی ہے۔ گناہ کبیرہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔ نیک بخت اس عمل کو کرے گا۔ فرشتوں کو حکم ہوتا ہے ایک سال تک گناہ نہ لکھیں۔ انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کی زیارت نصیب ہوگی۔ اس کا ثواب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خضر علیہ السلام

Marfat.com

اولیائے کرام اور جمیع امت محمدیہ کو بخشے طلوع آفتاب و غروب آفتاب سے پہلے پڑھ لینا چاہئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ سورۃ فاتحہ امین تک ۷ بار۔ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہِ زِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰہِ مِلْأَ مَا عَلِمَ اللّٰہِ ۔ ۱ بار۔ تَبَرَّأْتُ مِنْ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ وَالْتَجَأْتُ اِلٰی حَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ ۱ بار۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِرَفْعَتِكَ یَا رَافِعُ یَا مَرْفُوْعُ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ۶ بار۔

۲۔ سورۃ والناس مَعَ بِسْمِ اللّٰہِ ۷ بار ۳۔ سورۃ فلق مَعَ بِسْمِ اللّٰہِ ۷ بار

۴۔ سورۃ اخلاص مَعَ بِسْمِ اللّٰہِ ۷ بار ۵۔ سورۃ کافرون مَعَ بِسْمِ اللّٰہِ ۷ بار

۶۔ آیۃ الکرسی مَعَ بِسْمِ اللّٰہِ ۷ بار ۷۔ کلمہ تمجید مَعَ بِسْمِ اللّٰہِ ۷ بار

۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَاَمِیْنِكَ وَحَبِیْبِكَ وَشَفِیْعِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۷ بار

۹۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَلَّدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۔ وَاغْفِرِ اللّٰھُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ط اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَقَاضِی الْحَاجَاتِ وَكَاشِفُ الْمُهِمَّاتِ وَدَافِعُ الْبَلِیَّاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ ۝ ۷ بار

یکفینی شریف

برائے سحر و رجعت ۔ شر دشمنان ۔ حل مشکلات ۔ نوچندی اتوار یا جمعرات

Marfat.com

کو بوقت اشراق ۲۱ بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلا لے ۲۱ دن عمل کرے رجعت دفع ہوگی۔

زکواۃ ۔ نئی چاند کی پہلے سوموار یا جمعہ کو بعد نماز اشراق جگہ مقررہ پر اکیس بار پڑھے ۔ بعد تو یہ وظیفہ بعد اشراق ایک بار یومیہ پڑھے۔ پانی پر دم کرکے پلا لے رجعت نہ ہوگی۔ ۲۱ دفعہ پڑھ کر جس مریض پر دم کرے رجعت دفع ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یَا رَبِّ دَخَلْتُ دَخْلِیْ کَانَتْ کُنْتَ وَکِیْلِیْ کَافِیْ یَکْفِیْنِیْ رَبِّیْ یَکْفِیْنِیْ مَعْبُوْدِیْ یَکْفِیْنِیْ مَطْلُوْبِیْ یَکْفِیْنِیْ مَقْصُوْدِیْ یَکْفِیْنِیْ ۔ حَافِظٌ حَفِیْظٌ یَکْفِیْنِیْ حَنَّانٌ مَنَّانٌ یَکْفِیْنِیْ ۔ غَفُوْرٌ غَفَّارٌ یَکْفِیْنِیْ قَهَّارٌ جَبَّارٌ یَکْفِیْنِیْ حَیٌّ قَیُّوْمٌ یَکْفِیْنِیْ خَالِقٌ خَلَّاقٌ یَکْفِیْنِیْ عَلِیْمٌ عَلَّامٌ یَکْفِیْنِیْ رَازِقٌ رَزَّاقٌ یَکْفِیْنِیْ شَاهِدٌ نَاظِرٌ یَکْفِیْنِیْ اللّٰہُ یَکْفِیْنِیْ یَکْفِیْنِیْ یَکْفِیْنِیْ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا ، وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا مُوْسٰی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَارْجِعُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ۔ فَارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا بِسْمِ اللّٰہِ ؕ

اول آخر اس شعر کو ۵ بار پڑھے۔

اَرَادُوْا وَمَا کَانَ حَتّٰی اُرِیْدُهٗ
فَتُوْبِیْ لَهُمْ مِنْ مُرَادٍ مُرَادُهٗ

ایک خاص عمل

جو کوئی عشاء کی نماز کے وتروں اور سنتوں کے درمیان پانچ سو بار یہ عمل پڑھے گا ۔ اس کے دل پر بہت سی باتوں کا انکشاف ہوگا ۔ پڑھتے ہوئے آسمان سے ندا اور فرشتہ غیبی کی آواز آئے گی ۔ اس کے علاوہ وہ معاش کے سلسلے میں تنگی اور پریشانی

Marfat.com

نہیں دیکھے گا۔ عمل یہ ہے۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَبُّ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۝

دُعائے مغفرت

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ننانوے مرتبہ خواب میں اللہ تعالٰی کی زیارت کی۔ اور اللہ پاک سے مسلمانوں کی مغفرت اور نجات کیلئے عرض کیا۔ حکم ہوا کہ جو کوئی صبح و شام اس دعاء کو پڑھتا رہے گا۔ قیامت کے دن ہمارے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَ اَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصٰھُمْ عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (شامی)

دُعا خاتمہ بالخیر ہو

ایمان سلب نہ ہو

ہدایہ کے مصنف برہان الدین علی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ صحابہ کرام رضہ بھی وہاں موجود تھے حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہزاروں لوگ مرتے ہیں لیکن ایمان کے ساتھ کوئی دنیا سے نہیں جاتا۔ پھر میں نے اپنا سر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا (اے اللہ کے نبیؐ) وہ کونسی صورت اور تدبیر ہے (کہ ایمان کے ساتھ موت آوے) ارشاد فرمایا میری یہ وصیت یاد رکھو اور اس پر عمل کرو۔ یہ دُعا

Marfat.com

پڑھا کرو۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ دعاء خط سبز میں اپنے ہاتھ میں لکھی ہوئی پائی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ بِعِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ وَبِقُدْرَتِكَ یَا قَدِیْرُ وَبِحَمْدِكَ یَا حَمِیْدُ وَبِحِکْمَتِكَ یَا حَکِیْمُ وَبِعَظْمَتِكَ یَا عَلِیْمُ وَبِرَحْمَتِكَ یَا رَحِیْمُ وَبِفَضْلِكَ یَا رَحْمٰنُ وَبِمَنَّتِكَ یَا مَنَّانُ وَبِعَفْوِكَ یَا غَفْرَانُ تَحْفَظْ عَلَی الْاِیْمَانِ فِیْ اٰنَاءِ الَّیْلِ وَاَطْرَافِ النَّھَارِ۔ قَائِمًا وَّقَاعِدًا رَاکِعًا وَّسَاجِدًا وَّیَقْظَانًا وَّ نَائِمًا حَیًّا اَوْ مَیِّتًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ (از ملفوظات شاہ مینا لکھنوی)

مختلف وظائف

نقشِ نظامی

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ یہ نقش لکھ کر دیا کرتے تھے۔

۷ نقش لکھ کر دئے جائیں۔ ایک روزانہ پی لیا کرے۔

۷۸۶

اللہ شافی　　اللہ کافی

اللہ معافی

بلیاتِ ارضی سماوی

بلیات و آفات سے محفوظ رہنے کیلئے یہ نقش لکھ کر گھر میں دیوار پر لگا دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا حَفِیْظُ　یَا حَفِیْظُ　یَا حَفِیْظُ

یَا بَدِیْعُ　یَا بَدِیْعُ　یَا بَدِیْعُ

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ

Marfat.com

نقش ھو

برائے ہول دل۔ گھبراہٹ خوف اور ڈراؤنے خواب کے لئے گلے میں ڈالے۔

ھو	ھو	ھو	ھو	ھو
ھو	ھو	ھو	ھو	ھو
ھا	ھا	ھا	ھا	ھا
ھا	ھا	ھا	ھا	ھا

برائے ہر مرض اور دینی دنیاوی مقاصد اور حل مشکلات کیلئے

۷۸۶

یا رزاق	یا معین	یا شافی	اللہ کافی
یا علیم	یا باسط	یا وکیل	یا رحمٰن رحیم
یا سین	یا حافظ	لم یلد	الصمد
یا غفور	یا رحیم	یا رحمٰن	یا اللہ

برائے غنا و برکت

۷۸۶

۸۲	۹۶	۹۳	۸۹
۹۴	۸۸	۸۳	۹۵
۸۷	۹۱	۹۸	۸۴
۹۷	۸۵	۸۶	۹۲

Marfat.com

ہر مرض کیلئے پانی

معہ تعوذ و تسمیہ سورۃ فاتحہ ۔ سورۃ کافرون ۔ سورۃ اخلاص سورۃ فلق ، سورۃ والناس آیتہ الکرسی ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

ہر ایک ستتر ستتر بار اس طرح پڑھیں کہ جام آب طاہر سامنے رکھیں ۔ اس میں انگشت سبابہ ڈوبی رہے پھر یہی پانی جس پر اس کو دم کیا ہو باعتقاد کامل ۱۱ سے ۲۱ روز تک اس طرح دم کر کے پلاتے رہیں ۔ بجز موت کے ہر مرض کے لئے مفید ہے (الحدیث)

بقیہ صفحہ ۱۱۰ کا ملاحظہ ہو

بقا باللہ سالک کا اپنی ہستی اور وجود اضافی کو فنا کر کے وجود حقیقی ذات حق سبحانہٗ کے ساتھ بقا حاصل کرنا ۔ بقا باللہ ہو جاتا ہے ۔ یعنی نور بصیرت سے اپنے وجود اضافی کو عدم محض جاننا فنا ہے ۔ اور صرف ذات حق سبحانہٗ کو موجود جاننا بقا ہے ۔

مشاہدہ تجلیات حق کو بلا حجاب دیکھنا ۔

کرامت عادت جاریہ نظام عالم کے خلاف کسی امر کا ظہور ہونا خرق عادت کرامت ہے ۔

بادہ جام شراب حقیقت کو بادہ کہتے ہیں ۔

بسیط تمام کائنات میں رب کی ذات کا نظارہ کرنا ۔

Marfat.com

ہر مرض کیلئے

یہ نقش پہننے کیلئے اور پینے کیلئے لکھ کر دیا جائے
یہ نقش پینے کیلئے زردہ والے رنگ سے لکھ کر دیا جائے۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

عید کا تحفہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دِن تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے اور اس کا ثواب فوت شدہ مسلمانوں کی رُوح کو بخشے۔ تو ہر مسلمان کی قبر میں سے ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں۔ اور جب وہ پڑھنے والا خود فوت ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

وِردِ جمعہ قبر میں بقدر ایک نماز ٹھہرے

جو شخص بروزِ جمعہ یَا بَادِئُ ایک سو مرتبہ پڑھے گا۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اُس کو بقدر ایک نماز کے قبر میں رکھے گا اُس کے بعد اس کو بہشت میں اُٹھالے گا۔

آسانی قبر

سونے سے پہلے سُورۃ مُلک جو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے گا اُس کو عذابِ قبر نہ ہو گا۔

وَظائف

دُعا معروف کرخیؒ

حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص روزانہ دس مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے

Marfat.com

وہ ابدالوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (شرح المواہب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی اصلاح فرما دے

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی تکلیفیں دُور فرما دے

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر رحم فرما۔

برکت رزق

ہر روز سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھنا۔ انسان کو بے فکری کی زندگی مہیا کرتا ہے۔ اور فارغ البالی عطا کرتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

ہر مُشکل کیلئے

ہر قسم کے مہمات پریشانی اور مشکلات حل کرنے کیلئے یہ چشتیوں کا اسم اعظم ہے۔ بلا تعداد پڑھیں۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

خدا کی مُحبّت

روزانہ بعد نماز عصر سورۃ عما یتساءلون ۵ مرتبہ پڑھا کریں اس عمل سے خدا کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔

الحمد شریف

برائے کشائش رزق۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنا یہ حضرت شاہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہے۔

فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ۔ ظہر کے بعد ۲۲ مرتبہ۔ عصر کے بعد ۲۳ مرتبہ۔ مغرب کے بعد ۲۴ مرتبہ۔ عشاء کے بعد ۱۰ مرتبہ

Marfat.com

تصوف

اشعار	ترجمہ
یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا	تھوڑی سی دیر اولیاء کی ہمنشینی سو سالہ۔ بے ریا عبادت سے بہتر ہے
اولیاء راہست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز گرداند ز راہ	اللہ تبارک تعالیٰ نے اولیاء کرام کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ کمان سے نکلا ہوا تیر راستے سے واپس لوٹا سکتے ہیں
کیمیا پیدا کن از مشت گلے بوسہ زن بر آستانے کاملے	مٹھی بھر مٹی سے سونا پیدا کر کسی کامل کی چوکھٹ پر بوسہ دے
صحبت نیکاں اگر یک ساعت است بہتر از صد سالہ زہد طاعت است	نیک لوگوں کی صحبت اگر ایک گھڑی حاصل ہو جائے تو سو سال کی زہد و تقویٰ کی عبادت سے بہتر ہے
قال را بگذار و مرد حال شو پیش مرد کامل پامال شو	قال (پڑھنے پڑھانے) سے گزر اور عمل کی طرف اپنے کو راغب کر مرد کامل کی خدمت میں اپنے آپکو پامال کر دے
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا او نشیند در حضور اولیاء	جو چاہتا ہے کہ تجھے قرب خداوندی حاصل ہو وہ اولیاء کرام کی ہمنشینی (صحبت) میں بیٹھے

Marfat.com

فیض حق اندر کمال اولیاء
نورِ حق اندر جمال اولیاء

حق تعالیٰ کا فیض اولیائے کاملین میں ہوتا ہے
جمالِ اولیاء میں حق تعالیٰ کا نور ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِّ خدا
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

پیر کامل اللہ تبارک وتعالیٰ کے سایہ کی طرح ہے
یعنی پیر کا دیکھنا اللہ کو دیکھنا ہے

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

سفرِ راہِ طریقت کیلئے پیر کو اختیار کرو
ورنہ خوف وخطرہ ہے۔

چوں گرفتی پیر ہیں تسلیم شو
ہمچو موسیٰ زیرِ حکم خضر رو

اور جب پیر پکڑ لیا تو سراپا تسلیم و رضا سے کام لو
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر نے فرمایا تھا کہ تم میری کسی بات پر اعتراض نہ کرنا

نگاہِ مرشدِ کامل سے عشقِ مصطفیٰ حاصل
خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

ہیں کہ اسرافیل وقتند اولیاء
مردہ را زیشاں حیات است و نما

خبردار! اولیاء وقت کے اسرافیل ہیں
مردے کی اُن سے زندگی اور نشو ونما ہے

مرتبہ انسان بدست اولیاء
سغبہ چوں حیوان شناسش اے کیا

انسان کا مرتبہ اولیاء کے ہاتھ میں ہے
حیوان کی طرح فرمانبردار سمجھ اے عقلمند

Marfat.com

حُبِّ ولی مقام جنت اُست
بُغضِ ولی مقامِ دوزخ اُست

ولی سے محبت رکھنے والے کا مقام جنت ہے
ولی سے بغض رکھنے والے کا مقام دوزخ ہے

تا تو می بینی عزیزاں را بشر
داں کہ میراثِ بلیس ست آں نظر

جب تک تو معززین (بارگاہ الٰہی) کو بشر سمجھتا ہے
سمجھ لے یہ نگاہ شیطان کی میراث ہے

گر نہ فرزندِ بلیسی اے عنید
پس بتو میراثِ آں سگ چوں رسید

اے سرکش! اگر تو شیطان کی اولاد نہیں ہے
تو تجھے اُس کُتے کی میراث کیسے ملی

صبر کن بر کارِ خضر اے بے نفاق
تا نہ گوید خضر رَو ہٰذا فراق

اے نفاق سے دُور رہنے والے خضر علیہ السلام کے کام پر صبر کر
کہیں (ایسا نہ ہو) خضر کہہ دیں آپکے اور میرے درمیان جدائی ہے

نرم گوید سخت گوید خوش بگیر
تا کُند بر جملہ میرانت میر

ملتِ عشق از ہمہ ملت جداست
عاشقاں را مذہب ملت خداست

عشق کا مذہب تمام مذہبوں سے جُدا ہے
عاشقوں کا مذہب اور دین اللہ تعالیٰ ہے

عشق برہان است و سلطانِ مبیں
ہر دو عالم عشق را زیرِ نگیں

عشق سلطانِ جمال و جلال ہے، جہاں بادشاہ آجائے
وہاں اور کسی کی ضرورت نہیں رہتی

Marfat.com

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کسی کے دل کو راضی کرنا حج اکبر ہے
ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
دل گذر گاہ جلیل اکبر است

کعبہ (حضرت ابراہیمؑ) پاک خلیل اللہ کی تعمیر ہے
دل خدائے اکبر کی گذرگاہ ہے

دل چہ باشد مطلع انوار حق
دل چہ باشد منبع اسرارِ حق

دل اللہ تعالیٰ کے انوار کے ظاہر ہونیکی جگہ ہے
دل اللہ تعالیٰ کے رازوں کے نکلنے کی جگہ ہے

دل بود مرآتِ وجہِ ذوالجلال
در دلِ صافی نماید حق تعال

دل اللہ تعالیٰ کے حسن وجمال کا آئینہ ہے
صاف دل میں ہی خدا نظر آتا ہے

پیش سالک عرش رحمٰن است دل
جملہ عالم چوں تن و جان است دل

راہ سلوک پر چلنے والوں کیلئے رحمٰن کا عرش دل ہے
جیسے کہ تمام جہان جسم ہے اور اسمیں جان دل ہے

دل مقام استوائے کبریاست
دل نہ باشد آں آنکہ با کبر و ریاست

دل اللہ تعالیٰ کے رہنے کی جگہ ہے
جو ایسا دل نہیں رکھتا وہ متکبر اور ریاکار ہے

یَعلَمُ اللہ از دوگامے راہ مولیٰ بیش نیست
یک قدم بر نفس خود نہ دیگرے بر کوئے دوست

خدا کی قسم اللہ جل شانہ کے یہاں کا راستہ دو قدم سے
زیادہ نہیں ہے پہلا قدم اپنے نفس پر رکھ دے۔
دوسرا محبوب کی گلی میں رکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

شانِ حبیب کبریاء

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؕ

حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم، خورشیدِ آسمانِ محبوبیت، محبوبِ ربّ العٰلمین، احمدِ مجتبیٰ [مص]طفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال عظمت و رفعت کا وہ بلند و بالا مقام ہے جو فہم انسانی [سے با]لاتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپائے نور۔ مظہر ذات و صفات حق تعالیٰ ہیں۔ آپ [تع]الیٰ کے مظہر اکمل ہیں۔ اور آپؐ پر خدا کا ظہور بالذات ہے۔ آپ کا وجود ازلی [و ابد]ی ہے۔ آپ خدا کے نور ذاتی ہیں۔ آپ زندہ جاوید ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر [ہیں۔] نور محمدیؐ اصل کائنات ہے اور کائنات کی ہر شئے نور محمدیؐ کی فرع ہے۔ اور اُسی [کا ث]انی ہے۔ زبان و قلم میں محبوبِ خدا کی عظمت و بزرگی کے اظہار کی کہاں طاقت ہے

بیاں ہو کس سے کمالِ محمدؐ عربی
ہے بے مثال جمالِ محمدؐ عربی

مَالَا یُدْرَکُ کُلُّهٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّهٗ کے مطابق زمانہ کے ادباء۔ شعراء۔ علماء۔ [لا]کھوں اہل قلم حضرات نے سرورِ کون و مکان کے فضائل و کمال محامد و محاسن [ب]یان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اَلْعَظَمَةُ لِلّٰہِ۔ عظمتِ رسول کے دریا سے [بے]پایاں کا کنارہ کسی کو ہاتھ نہ آیا۔ اور سب نے عالم حیرت و استعجاب میں یہی کہا اور سنایا۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

[نو]رِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاد سید عبد الرزاقؒ نے اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت جابرؓ

Marfat.com

نے عرض کی یارسول اللہ فداک ابی وامی اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے
چیز کو پیدا فرمایا؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یاجابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء
من نورہ۔ اے جابر اللہ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو
سے پیدا کیا۔ ایک بار حضور علیہ السلام نے جبرائیل سے فرمایا تیری عمر کتنی
عرض کی کہ اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب میں ہر ستر ہزار
ایک ستارہ چمکتا تھا۔ اس کو میں نے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ
نے فرمایا مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم انا ذالک الکوکب وہ ستارہ
تھا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ۔ نہ فرشتے
نہ زمین نہ چاند نہ سورج نہ جن نہ انس نہ مٹی نہ آگ نہ پانی۔

حسن حقیقی کا جلوہ قدیم اپنی شان احدیث سے بزم شہود کی طرف مائل
اور آئینہ محمدی بن گیا۔ آئینہ محمدی نور ازلی کا مظہر اتم ہوگیا۔ حقیقت محمدی
کے جلوے چمکے اور کن فیکون کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ لوح و قلم عرش کرسی
دوزخ۔ جن انس ملائکہ زمین آسمان غرض بزم کونین کی ہر شے اسی نور محمدی
ہے جب اللہ تعالیٰ نے پیارے محبوب کا نور پیدا فرمایا تو اس صورت
جو صورت آپ کی دنیا میں تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نور محض تھا اور یہاں
میں وہ نور بشریت سے جمع ہوا کہ آپ کی بشریت بھی نور مجسم تھی یہی وجہ ہے کہ

(۱) آپ کا سایہ نہیں تھا۔

(۲) آپ کے جسم مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ (۳) آپ کے جسم اور پسینہ
کی خوشبو آتی تھی۔ (۴) آپ کے رخسار مبارک کا عکس دیکھا جاتا تھا۔ اور اس
یا روشنی در و دیوار پر پڑتی تھی۔ (۵) جب آپ تبسم فرماتے تو دانتوں

Marfat.com

نکلتا تھا۔ (۶) آپ کئی کئی دن ہفتہ ہفتہ۔ دن رات بغیر کھائے پیئے روزہ
تھے۔ مگر جسم پر کسی قسم کا ضعف بھی نہ ہوتا تھا۔

کنزاً مخفیاً

حدیث قدسی ہے کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُکَ یَا مُحَمَّدُ (یعنی تھا میں ایک خزانہ مخفی
میں نے کہ پہچانا جاؤں۔ پس ظاہر کیا میں نے تمہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
...رح میں حضرت شیخ اکبرؒ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو
...یا ہے اور خزانہ کسی شئے میں مخزون ہوتا ہے۔ پس ذات حق کا خزانہ۔
...ن کامل" کی صورت میں علم الٰہی میں اس کی "شیئت ثبوتی" کے وقت مخفی تھا۔
...الٰہی کا خزانہ انسان کامل میں مخزون تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے انسان کامل کو
وجودی" کا لباس پہنایا تو انسان کامل کے ظہور سے وہ خزانہ ظاہر ہوگیا۔
...ان کامل نے ذات الٰہی کو اپنے وجود سے پہچانا۔

...کنز مخفی نے چاہا کہ پہچانا جائے تو اس نے جیسا چاہا اپنے آپ کو بنا سجا کر
...خوش ہوا۔ یہ بننا بنانا۔ سجنا سجانا۔ ہمارے الفاظ و افعال کے مطابق نہیں
...لب ہے۔ بلکہ قادر مطلق ہستی حقیقی کی مرضی و مشیت کے انداز میں ہوا۔ پہلے
...اپنے آپ کو ایک نئی شان میں دیکھا اور یہ شان اُسے بے حد پسند آئی ——
...پسند آئی —— ایسی پسند آئی کہ اُسے اپنا "محبوب" بنالیا۔ اُسے محمدؐ کہا۔
...بے انتہا تعریفیں کیں۔ اُسے سب کچھ سونپ دیا اس میں کمی ہی کیا تھی۔
اپنے آپ تھا۔ اس کے علاوہ وہاں تھا ہی کیا۔ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ
...ءٌ (حدیث) تھا اللہ ہی اللہ اور نہ تھی اس کے ساتھ کوئی شے اس کی
...ہی ناظر وہی منظور۔ وہی عاشق، وہی معشوق۔ وہی حامد وہی محمود
...آپ محبوب —— خود تماشا و خود تماشائی۔

Marfat.com

حسن جمال حقیقی کنت کنزاً مخفیاً ـــــ اس نے چاہا کہ پہچانا جاؤں
خود اس کے اندر جو چاہ یا محبت یا عشق کی صفت اُبھری اور اس کی خواہش
اپنے حسن و جمال کو بہ نظر قدر دان یا بہ نگاہ عاشق دیکھے (حُسن کے اندر عشق پوشیدہ
وہی بصورت "عاشق" نمودار ہوتا ہے ۔ اور بالآخر "حسن" کا محبوب بن
با الفاظ دیگر اس نے خود اپنی تفصیل حسین اور فعال صُورتوں میں دیکھنا چاہا ۔ چنا
خود اپنے لئے اپنے آپ سے ۔ اپنے آپ پر ایک امر طاری کیا یعنی کن کہا ۔ یعنی
ہوں وہ ظاہر ہو جائے ۔ یا میرے اندر جو صفت عشق پوشیدہ ہے وہ عا
حبیب کی صورت میں میرے سامنے نمودار ہو جائے ۔ پس وہ بصورت محمدؐ نمودا
یہ حبیب خود ذات کا حُسن و جمال تھا جو خود اس کے سامنے حُسن و جمال محمدؐ
میں بمعہ جذبہ عشق نمودار ہوا ۔ چشم عالم حسنِ محبوبِ خدا کے دیکھنے سے عاج
کے حُسن و جمال کی حقیقت و ماہیت کے سمجھنے سے قاصر ہے ۔ چہرہ نبی انور
حجابات ہیں۔

آپ نے فرمایا الشریعتُ اقوالی ۔ والطریقت افعالی ۔ والحقیقت
والمعرفت اسراری ۔ یعنی شریعت میرے اقوال ہیں ۔ طریقت میرے افعال ہیں ح
میرے احوال ہیں ۔ اور معرفت میرے بھید ہیں ۔ (از تجلیات حقیقت محمدؐ کا

سے نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسٓ وہی طٰہٰ
وہ دانائے سُبل ختم الرُسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادئ سینا (اقبال)

سے محمدؐ مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا

Marfat.com

نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے ہنگامہ کثرت کا

بشر

(۱) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (۲) مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔
(۳) يَاكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ۔

نہیں ہو تم لیکن ہماری مثل ایک بشر۔ ہماری طرح کھانا کھاتے ہو۔ اور ہماری طرح بازاروں میں چلتے پھرتے ہو۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ یعنی کافروں نے کہا یہ قرآن نہیں ہے لیکن بشر کا کلام۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بشر کہنے والوں کو حوالہ دوزخ کر دیا (بشر سمجھنے اور کہنے والے اللہ کا فیصلہ بغور سن سمجھ لیں) اپنی مثل وصورت وجسم رکھنے اور کھانے پینے سے دھوکا کھا کر انہیں اپنا ہی جیسا "بشر" "شاعر" "جادوگر" وغیرہ سمجھ لیا تھا۔ اور اسی کے باعث وہ کافر مردود اور جہنمی بنے۔

تفسیر نور العرفان میں قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں ہے کہ بشر مثلکم کہنے والا یا اللہ تعالیٰ ہے یا خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یا شیطان وکفار ہیں۔ اب انہیں "بشر" کہہ کر پکارنے والا خود سوچ لے کہ وہ کون ہے۔

کفارِ مکہ چاہتے تھے کہ بشر نہ ہوں اسی لئے کہتے تھے کہ یہ کیسے بشر ہیں جو ہماری طرح کھاتے ہیں پیتے ہیں بازاروں پھرتے ہیں اپنی مثل کہہ کر ان کی تذلیل کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا۔

حضور علیہ السلام خود اپنے کو بشر فرمائیں تو یہ آپ کا کمال ہے۔ اگر ہم برابری کے دعوے سے بشر کہیں تو کافر ہو جائیں۔ انبیاء کرام نے اپنے کو اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فرمایا تھے یہ تو ان کی کسر نفسی ہے۔ ہم کو یہ حق نہیں کہ ان کے حق میں یہ الفاظ استعمال کریں۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کی بشریت پر نظر رکھنا ایمان سے روک دیتا ہے

Marfat.com

جنہوں نے محمدؐ ابن عبداللہ (یعنی حضور کی بشریت) کو دیکھا وہ کافر ہی رہے ۔ جیسے ابوجہل جنہوں نے محمد رسول اللہؐ کو دیکھا یعنی انہیں واصل بحق سمجھ کر دیکھا وہ صحابی ہو گئے ۔ جیسے صدیق اکبرؓ ۔ قُل فرما کر اشارہ کیا گیا ہے اے میرے حبیبؐ اپنے آپ کو تواضعاً بشر صرف تم ہی کہہ سکتے ہو ۔ دوسرے کو یہ کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں ۔ رب فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ الخ بادشاہ اگر رعایا سے کہے کہ میں تمہارا خادم ہوں تو یہ اُن کا کمال ہے ۔ مگر دوسرا کہے تو سزا پائیگا ۔ (بادشاہ کی یہ عالی ظرفی بھی ہے اور رعایا کی کم ظرفی)
جیسے جبرائیل علیہ السلام جب شکل بشری میں آتے تھے تو کپڑے سفید اور بال سیاہ رکھتے تھے ۔ اس کے باوجود وہ نور تھے حضرت جبرائیل وجیہ کلبیؓ صحابی کی شکل میں بھی آتے تھے ۔ حالانکہ وہ نور تھے اسی طرح حضور علیہ السلام ظاہری بہرے مہرے میں بشر حقیقت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ جمال کبریائی ہیں ۔ آئینہ ایک طرف شفاف ہوتا ہے ۔ لیکن دوسری جانب مصالحہ ہوتا ہے تاکہ عکس پورا نظر آئے حضور علیہ السلام ایک طرف نور ہیں دوسری طرف بشریت کا "غلاف" ہے تاکہ مکمل آئینہ ہوں ۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا ۔ جید اکابر دین ۔ علماء حق اور اولیاء اللہ میں سے کسی کا بھی یہ مذہب نہیں ہے کہ آپؐ جنس بشریت سے تھے ۔

"بشر" متکلم کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ میں مطلق عظمتوں اور رفعتوں والا مافوق البشر ہوں ۔ امتیازی عظمتوں والا انسان نوری ۔ یا انسان کامل ہوں

غزوہ تبوک پر حضرت عباس رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپکی مدح میں قصیدہ لکھوں آپ نے دعاء دی اللہ تمہاری زبان کو سالم رکھے ضرور لکھو ۔ اس کا ایک شعر یہ ہے ۔

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ وَلَا بَشَرٌ
اَنْتَ لَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ

یعنی آپ نے بلاد کی طرف نزول فرمایا اور جلوہ گر ہوئے ۔ تو آپ نہ بشر تھے نہ مضغہ اور نہ علق ۔
(مضغہ گوشت کا لوتھڑا ۔ علق جما ہوا خون)

Marfat.com

حضور علیہ السلام نے اس کی تردید نہیں فرمائی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ خود تو رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے خدا کی طرف سے کھانا پینا روحانی طور پر مل جاتا ہے (موطا)

- لَسْتُ مِثْلَکُمْ — میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔
- لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ — نہیں ہوں میں مثل تمہارے ہیئت میں۔
- لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ — نہیں ہوں میں مانند تمہارے ایک کے۔
- اَیُّکُمْ مِثْلِیْ — یعنی کون ہے تم میں مانند میرے یعنی کوئی نہیں ہے۔
- اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ — میں اللہ کے نور سے ہوں اور کل مخلوق میرے نور سے ہے۔
- مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق۔ جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے اللہ کو دیکھا۔
- اَنَا اَحْمَدٌ بِلَا مِیْمٍ — میں احمد بے میم ہوں۔

علامہ اقبالؒ عبدہٗ کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ۔

کس ز سرِ عبدہٗ آگاہ نیست
عبدہٗ جز سرِ اِلاَّ اللّٰہ نیست

کوئی شخص عبدہٗ کے صحیح راز سے آگاہ نہیں ہے
عبدہ کلمہ توحید کے سوا کچھ نہیں ہے۔

لَآ اِلٰہ تیغ ودم او عبدہٗ
فاش تر خواہی بگو ہو عبدہٗ

ترجمہ:- لا الہ تیغ ہے اور اس کی دھار عبدہ ہے
اور اگر تو اسے اور واضح کرنا چاہتا ہے تو کہہ " ہو عبدہٗ " (از تجلیات حقیقت محمدیؐ)

Marfat.com

فتویٰ مفتیوں کے اُستاد امام خیرالدین رملیؒ فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہے کہ مخرج بول (یعنی شرم گاہ) سے پیدا ہوئے یا بشر کہے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔ اس کلمات قدسیہ "شرح" "الہامات غوثیہ" کے صفحہ ۴۶ پر ہے کہ نزدیک عشاق اور عرفاء کے یہ امر ثابت ہے کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے یا مخلوق جانے وہ کافر ہے۔

(تجلیات حقیقت محمدی شاہ عبدالغنی ص ۱۲۸)

خلافت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فضل وشرف کے سورج اور حسن وخوبی کے چاند ہیں۔ تمام انبیاء کرام اسی فضل کے سورج سے نور لیکر چمکے اور آپ ہی کے جود وسخاو بحرو علم سے علم ومعرفت کے خزینے حاصل کیے۔ خلیفہ خدا کا نائب اور اس کی قدرت کا نمونہ ہوتا ہے۔ شہنشاہ نعیم واکرام کی تقسیم نائبوں سے کراتے ہیں۔ کیونکہ آپ اللہ کے نائب اکبر ہیں۔ آپ نے فرمایا اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ۔
خدا دیتا ہے تقسیم میں فرماتا ہوں

ہر نعمت کی تقسیم آپ کے مقدس ہاتھوں میں ہے جو ملے گا اُن کے در سے۔ اُنہیں کے وسیلہ اور واسطہ سے ملے گا۔ اُن کے وسیلہ کے بغیر اگر خدا سے طلب کیا جائے گا تو ہرگز نہ ملے گا۔ حضور علیہ السلام قاسم کائنات ہیں فتح ونصرت۔ علم ومعرفت۔ رحمت ومغفرت نعمت وبرکت۔ غرضیکہ کارخانۂ الٰہیہ کی باگ ڈور حضور علیہ السلام ہی کے مقدس ہاتھوں میں ہے۔

(از جامع الصفات حضرت علامہ محمود احمد رضوی)

خلیفہ خدا کی قدرتوں اور صفتوں کا مظہر ہوتا ہے۔ خلیفہ کی صفات خدا کی صفات علیا کی مظہر ونمونہ ہوتی ہیں۔ اللہ عزوجل خلیفہ میں آسمانی رُوح پھونکتا ہے جس کے سبب خلیفہ زمین وآسمان کی چیزوں افلاک کے رہنے والوں چاند سورج اور کواکب کے مؤکلوں پر حکومت کرتا ہے۔ اور تمام اشیاء کے اسباب وعلل اس کے تحت تصرف ہوتے ہیں۔

Marfat.com

رب العزت شہنشاہِ حقیقی ہے۔ انبیائے کرام اس کے نائب اور خلیفہ ہیں حضرت آدم علیہ السلام و دیگر انبیائے کرام خدا کی صفات کے مظہر، اس کی قدرتوں کے نمونہ اور اس کے نائب و خلیفہ ضرور تھے۔ مگر حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی ذات اور صفات دونوں کے مظہر اتم ہیں ھُوَالذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ کی آیت میں خلافت کبریٰ و نیابت عظمیٰ کا مفہوم ایک عجیب انداز میں فرمایا گیا ہے۔ اے انسان! تو میری ذات و صفات کو کیا جان سکتا ہے۔ اور میری حقیقت اور میری کنہہ تک کیا پہنچ سکتا ہے۔ اگر میری ذات میری صفات میری ہیبت میری سلطنت میرا جبروت میری سطوت میری کریمی و رحیمی میری سخاوت میرا علم غرضیکہ میری تمام علیاء کا نظارہ کرنا چاہتا ہے۔ تو میرے محبوب محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لے۔ وہ میری ذات و صفات کے مظہر اتم اور میری تمام قدرتوں کے نمونہ اور نائب اکبر و خلیفۂ اعظم ہیں۔ (از جامع الصفات و تفسیر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

مسجود ملائک

حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے سجدہ کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا آپؐ کو سر سے نہیں دل سے سجدہ ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام کیلئے ملکوتیوں کی پیشانیاں جھک گئیں اور محبوبِ خدا کیلئے بنی نوع انسان کے قلب جھک گئے۔ وہ مسجود ملائک بنے۔ یہ محبوب خلائق ہوئے انہیں سروں نے سجدہ کیا۔ انہیں دلوں نے سجدہ کیا۔ ظاہر ہے کہ دل کا سجدہ سر کے سجدے سے افضل ہے۔

امام ابو نعیم ثعلبہ بن مالکؓ سے راوی ہیں کہ ایک اونٹ نے بارگاہِ نبویؐ میں سجدہ کیا۔ تو صحابہ کرام نے بارگاہِ نبوتؐ میں عرض کیا۔ نَحْنُ اَحَقُّ ان نسجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم (خصائص ج ۲ ص ۵۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جانور سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کریں۔ اس حدیث سے صاف روشن ہے کہ صحابہ کرام حکم نبویؐ کی تعمیل میں پیشانیاں تو نہ جھکا سکے۔ مگر قلوب حضورؐ کیلئے جھکے ہوئے تھے۔ بلکہ جس طرح تمام مسلمان کعبہ کی طرف سجدہ

Marfat.com

کرتے ہیں۔ کعبہ جہت سجدہ ہوتا ہے۔ اور سجدہ خدا کو ہوتا ہے۔ اس طرح عرفائے کرام حقیقت محمدیہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ جہت سجدہ آپ ہوتے ہیں اور سجدہ خدا کو ہوتا ہے [علا]

ایک حدیث میں ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے اجازت فرمایئے کہ میں آپ کے سر اقدس اور پائے مبارک کو بوسہ دوں آپؐ نے اجازت فرمائی تو اس نے سر اقدس اور قدم پاک چوم لئے۔ (ثابت ہوا کہ بزرگان دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہیں)

امام احمد ابونعیم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ایک باغ میں داخل ہوئے۔ اتنے میں ایک اونٹ آیا اس نے آپؐ کو سجدہ کیا۔ امام ابونعیم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لائے اس باغ میں بھیڑیں تھیں سب نے آپؐ کو دیکھ کر سجدہ کیا۔ (از جامع الصفات)

دیدارِ خداوندی

امام طبرانی معجم صغیر میں حضرت ابوہریرہؓ سے راوی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تجلی فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں صاف پتھر پر دس فرسخ کے فاصلے چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تجلی طور سے حضرت موسیٰ کی آنکھیں ایسی روشن و منور ہوگئیں کہ اندھیری رات میں دس فرسخ کے فاصلے سے چیونٹی جیسی باریک چیز آپ کو نظر آنے لگی۔ اور رات کی ظلمت زمین کی مسافت آپ کی آنکھوں کیلئے حجاب نہ بنی۔ علماء فرماتے ہیں کہ وہ طور کی تجلی سوئی کے ناکے سے کم تجلی تھی جس کے باعث موسیٰ کلیم اللہ کی آنکھوں کی یہ کیفیت ہے جن کی مقدس آنکھوں نے بچشم سر قاب قوسین او ادنیٰ کا شرف حاصل کیا۔ اُن کی نگاہ کا کیا حال ہوگا۔ اُن کی نگاہ سے زمین و آسمان عرش و کرسی کوئی ذرہ کیا چھپ سکتا ہے۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی دیکھنے میں پلک بھی تو نہ جھپکی۔ محمد مصطفیٰ اِلی اللہ نے

[علا] امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ آدمؑ کو سجدہ اس لئے ہوا کہ کَانَ فِیْ جَبْهَتِهٖ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی پیشانی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

Marfat.com

عین ذات کو دیکھا۔ چشم نبی نے جو کچھ دیکھا دل نے اُس کی تصدیق کی۔ مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰی۔ میرے محبوب نے جو کچھ دیکھا دل نے اُسے نہ جھٹلایا۔ اللہ اکبر! وہ موسیٰ تھے جو آسان سی تجلی کی تاب نہ لا سکے۔ بے ہوش ہو کر زمین پر آ رہے ہیں۔ یہ محبوب خدا ہیں جو ذات کو دیکھ رہے ہیں۔ قلب اقدس مطمئن اور چہرہ مبارک متبسم ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا۔ پھر اس نے میرے دونوں کاندھوں کے درمیان ید قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک پائی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو جان لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف تجلی دیکھی اور اس کے مشاہدے سے ایسے بصیر ہو گئے کہ آپ اندھیری رات میں دس فرسخ کے فاصلے سے چیونٹی دیکھ لیتے تھے۔ حضور نے عین ذات کو دیکھا۔ آپ کی بصارت و رویت کس درجہ کی ہو گی اور کتنی مسافت سے اشیاء کا ادراک فرماتے ہونگے۔ رب تعالیٰ کے مشاہدے اور دیدار کے بعد کائنات کا کوئی ذرہ کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان حق بین نے سارے عالم کا احاطہ کر لیا۔ امام بیہقی حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام اندھیرے اور اُجالے میں یکساں دیکھتے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں حضور علیہ السلام کو تین طرح کے علوم عطا فرمائے۔ ایک علم وہ تھا جس کے متعلق یہ ارشاد تھا کہ یہ آپ کیلئے خاص ہے۔ آپ کے علاوہ کوئی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ دوسرا علم ایسا عطا فرمایا جس کے متعلق اختیار دیا گیا۔ جسے مستحق سمجھیں جتنا چاہیں عطا کر دیں۔ تیسرا علم وہ ہے جس کو کائنات کیلئے عام فرمایا۔ کنز العمال اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ ۔ تحقیق ظاہر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو

Marfat.com

تو اُسے ہیں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے۔ اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔ حقیقت محمدیہ سے کائنات کا کوئی ذرہ خالی نہیں۔ جمیع ذرات کائنات اور افراد ممکنات حقیقۃ محمدیہ کی جلوہ گاہ ہیں۔

عرفان ربی کی ناطق دلیل

کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کی قدرت کا نشان چاند سورج دن رات کی گردش۔ ہوائیں۔ سمندر۔ پہاڑ۔ نباتات جمادات۔ موالید عناصر معانی۔ امراض جواہر۔ آگ پانی اور جملہ کائنات کا ایک ایک ذرہ خدا کی قدرت و معرفت کا نشان ہے۔ ہر مصنوع سے صانع کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہ وہ نشان اور وہ دلیلیں ہیں جو خاموش ہیں یہاں تک کہ لوگوں نے ان دلیلوں کو دعویٰ بنا دیا ہے۔ تب بھی یہ دلیلیں خاموش ہیں چاند سورج۔ بتوں نے کبھی نہیں کہا کہ بے وقوفو! ہمیں کیوں پوجتے ہو۔ ہم تو دلیلیں ہیں یہ سب خاموش دلیلیں تھیں لوگ پوجتے رہے اور یہ خاموش رہیں۔

ناطق دلیل تو صرف حضور پُرنور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور یقین کیجیے کہ ہمارے آقا وہ ناطق دلیل ہیں کہ جو خاموش دلیل اُن کے دامن میں آئی وہ بھی ناطق ہو گئی۔ ابوجہل پتھر اپنے ہاتھ میں لایا ناطق ہوئے۔ چاند نے ناطق ہو کر بتا دیا کہ اگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سچے رسول نہ ہوتے تو میں کیسے دو ٹکڑے ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز قضا کیلئے ہمارے آقا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو اشارہ فرمایا تو ڈوبا ہوا سورج واپس آگیا۔

انسان کی فطرت کا جوہر ہی خدا کی محبت ہے۔ خدا کا اُنس ہے۔ انسان کی فطرت میں تو خدا کی محبت تھی۔ اس پوجنا چاہیے تھا۔ مگر پوج رہا ہے۔ مظاہر کو چاند سورج کو گائے کو۔ پتھر کو۔ درخت کو۔ تلاش کا ذریعہ جس نے عقل کو بنایا وہ دہریہ ہو گئے۔ جس نے حواس کو ذریعہ بنایا وہ مظاہر پرست ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم عقل

Marfat.com

ہے اور حواس سے میری معرفت کیلئے مدد لے سکتے ہو۔ مگر ان پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ ناقص ہیں۔ میں کامل ہوں تم متناہی ہو میں لامتناہی ہوں تم محدود ہو میں لا محدود ہوں۔ مظاہر کائنات تو دیکھو اُن سے کام لو۔ غلط ذریعوں پر اعتماد نہ کرو۔ میں حواس اور عقل کے دائرے میں نہیں سما سکتا۔ اگر مجھے پانا ہے تو نہ میں حواس کی دنیا میں ملوں گا۔ اور نہ میں عقل کی دنیا میں ملوں گا۔ اگر ملوں گا تو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملوں گا۔ خدا کی قسم! جس نے محمد مصطفٰے کو چھوڑ دیا اُس نے خدا کو بھی نہ پایا۔ خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کا کامیاب ذریعہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا ذریعہ اولیاء اللہ کی ذات ہے۔ اولیاء اللہ سے ہٹ کر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا محال ہے۔ اور محمد مصطفٰے سے ہٹ کر خدا تعالیٰ تک پہنچنا محال ہے۔

اَلْحَمْدُ میں الف لام استغراق کیلئے ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ حمد کی تمام ممکنہ اقسام صرف خدا ہی کیلئے ہیں۔ کوئی حمد غیر خدا کی طرف تجاوز نہیں کر سکتی۔ اسم محمدؐ اصل اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی رُوح۔ اسم الٰہی ہے۔ کیونکہ جسکی حمد کی جاتی ہے وہی محمود ہوتا ہے اور جسکی بہت زیادہ حمد کی جاتی ہے وہی محمدؐ ہوتا ہے۔ اور جب کوئی حمد غیر اللہ کی طرف رجوع ہی نہیں کرتی تو غیر اللہ کا نام محمود یا محمدؐ ہو ہی نہیں سکتا۔ قرآن مجید میں بار بار آپ کا اسم گرامی محمدؐ آیا ہے۔ تو کیا یہ شرک فی الحمد ہے؟ یا کیا شرک فی الاسم ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ عین توحید ثابت ہے۔ (از تفسیر قرآن هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ۔ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ)

عشق و محبت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ آپؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت ہے کیونکہ آپ کی بعثت سے پہلے ہم بھی یہیں تھے اور اللہ بھی یہیں تھا۔ نہ اس نے ہم کو پوچھا اور نہ ہم

Marfat.com

نے اُس کو پہچانا۔ اب جو اللہ کا رسول آیا تو ہم نے اللہ کو پہچان لیا۔ اور اللہ نے بھی ہم کو اپنی رحمتوں سے نوازا۔ یہ واقعہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایک محفل میں سنایا۔ ظاہری طور پر یہ بات بڑی عجیب نظر آتی ہے کہ صدیق اکبرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت کا اظہار کریں۔ قرآن نے تو یہ کہا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ یعنی اہل ایمان سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول قرآن حکیم کے ارشاد کی تفسیر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ انسان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت رکھے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت لازم و ملزوم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا راستہ منزل رسالت سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس لئے محبت کا اولین مرجع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو اہل دنیا بدستور جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتے پھرتے۔ انہیں خدا کی ہستی اور اس کی توحید کا علم نہ ہوتا اور وہ ایمان و یقین کی اس لذت سے محروم رہتے۔ جو ان کی حیات اُخروی کو کامرانیوں کی عنائیتوں سے ہمکنار کرنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن نے عظیم الشان احسان خداوندی قرار دیا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا۔ جس کی بنا پر آپ کو محض خدا کا پیغمبر ماننا ہی کافی نہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے انتہائی عشق و محبت بھی لازم ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کو نبی تو مانتا ہے مگر اس کا دل غایت درجے کی محبت و عشق سے محروم ہے تو اس کا ایمان مشتبہ و مشکوک ہے۔ اس کی ظاہری شکل و صورت بھی معتبر نہیں ٹھہر سکتی عشق و محبت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر دل میں آپ سے عشق و محبت نہیں تو اطاعت و فرمانبرداری کی منزل بھی طے نہیں ہو سکتی۔ ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولاد والدین اور تمام مخلوق سے زیادہ محبوب قرار نہ دے لے۔ اور ایمان تشنۂ تکمیل ہوگا تو نماز جو مومن کی معراج ہے محض حجاب بن کر رہ جاتی ہے۔

Marfat.com

بقول علامہ اقبالؒ۔

ے شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کی شان کا تقاضا یہ تھا کہ کائنات کے ذرے سمندر کی موجیں اور ہواؤں کے جھونکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے ترانے گائے۔ اور انسان آپؐ کی رفعتوں کے نغمے الاپتے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا مدعائے حقیقی یہی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ کی روشنی میں اہل ایمان پر۔ اہل عشق و محبت پر۔ حضور رسالت مآب پر صلوٰۃ سلام کے نذرانے بھیجنے کا اہتمام کرے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے عظیم شاعروں اور ادیبوں نے ہر دور میں اور ہر زبان میں عشق و محبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے لازوال گیت تخلیق کئے اور مدح و نعت کے (مولود۔ نعت۔ کافی۔ غزل۔ قوالی۔ صلوٰۃ وسلام) ایسے ایسے جوہر تراشے جن کی چمک دمک سے قلوب انسانی اور عشق و محبت کی محفلیں ہمیشہ ہمیشہ منور رہیں گی۔

حضرت حسانؓ۔ حضرت عباسؓ۔ حضرت امام زین العابدینؓ۔ حضرت امام اعظمؓ۔ حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ۔ امام بوصیریؒ۔ مولانا رومؒ۔ مولانا جامیؒ۔ شیخ عطارؒ۔ شیخ سعدیؒ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ حضرت نیاز بریلویؒ۔ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ۔ مولانا حالیؒ۔ علامہ اقبالؒ۔ مولانا ظفر علی خانؒ۔ داغ دہلویؒ۔ حضرت خواجہ سید اکرام حسین چشتی سیکری ایسی بلند پایہ ہستیوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدت و محبت کے ایسے نذرانے پیش کئے اور ارادت کے ایسے گلدستے پیش کئے ہیں جن کی تاثیر سے شیدایانِ رسول عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

ے مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وحدت الوجود ۔ حضرت الوجود ۔ اتحاد اور حلول ۔

از کتاب قانونِ عشق حصہ اوّل و دوم بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ایہہ پڑھنا علم ضرور ہویا پر دسنا نا منظور ہویا
جس دسیا اوہ منصور ہویا اس سولی پکڑ چڑھایا اسے
ٹک بوجھ کون چھپ آیا ہے

اس بات کو سوچ کہ عالم میں کون چھپ آیا ہے ۔ یہ علم حقیقت اور سبقِ محبت پڑھنا تو ضرور ہو ، مگر اس معشوق حقیقی کو یہ منظور نہیں ہے کہ اس کو ظاہر کیا جاوے ۔ اور عوام کو پتہ دیا جائے ۔ جس نے یہ راز کی بات زبان سے نکالی وہ منصور ہوا ۔ اور معشوق حقیقی نے اس کو سولی چڑھایا ۔ وہ ایسا غیور ہے کہ اس کو منظور نہیں ہے ۔

جے ظاہر کراں اسرار تائیں سب بھل جاوین تکرار سائیں
پھر مارن بلھے یار تائیں ایتھے مخفی گل سوہندی اے
منہ آئی بات نہ رہندی اے

ھُن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بازار
پیارا پہن پوشاکاں آیا آدم اپنا نام رکھایا
احد تے بن احمد آیا نبیاں دا سردار
کُن کہیا فیکون کہایا بے چونی سے چون بنایا
احد دے وچ میم رلایا تاں کیتا ایڈ پسار

چونکہ روح طالب صادق کی جان روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھی

Marfat.com

یہی وجہ تھی کہ طالب صادق کی روح میں سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا۔ اور باطن طالب صادق کو اس نور نے پُر کیا۔ اور طالب صادق فنافی الرسول ہوا۔ اور یہ بطفیل مرشد کامل کے حصول ہوا۔

بے حد رمزاں ویدا نی ڈھولن ماہی
میم دی اوٹ وچ وسدا نی ڈھولن ماہی

اولیاء منصور کہاوے رمز انا الحق آپ سناوے
آپے آپ توں سولی چڑھاوے تے کول کھلو کے ہسدا نی ڈھولن ماہی

یہ ظاہر ہے کہ احمد کا امتیاز احد سے صرف میم سے ہے۔ اور میم وہ تعین ہے۔ جو ظاہر ہوا ہے۔ پس احد کا مظہر حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور باقی مراتب موجودات کے مظہر حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور نیز میم احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جیسا کہ جامیؒ نے فرمایا۔

؎ ز احمد تا احد یک میم فرق است جہانے اندر آں یک میم غرق است

بابا بلھے شاہ فرماتے ہیں

؎ احد احمد وچ فرق نہ بلھیا رتی اک بھیت مروڑی دا

پس اوّل سے آخر تک وہی ایک نورِ حق ہے جس نے ہر مرتبہ میں ایک نئی صورت سے ظہور کیا ہے۔ اگر عرش ہے تو وہی نور ہے۔ اگر فرش ہے تو وہی نور ہے۔ اگر بصورت لطیف ہے یا بصورت کثیف ہے تو وہی ایک نور ہے وہی نورِ حق ہے۔

مخلوقی چیزوں میں ایک شے دوسرے کے اندر سما جاتی ہے۔ وہ دوسری ظرف اور پہلی مظروف کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس میں حلول ثابت ہوتا ہے۔ اور ذات مقدس باری تعالیٰ حضرت وجود مطلق کی ہستی ظرف کے حلول اور اتحاد اور کلی طبعی تینوں باتوں سے منزہ ہے۔ سمانا اُسی وقت صادق آتا ہے جبکہ دو نور چیزیں

Marfat.com

ہر ہر دے وچ سمائیوئی

یعنی ایک نور علم دوسرے نور علم سے کہتا ہے۔ اے سیتو اب میں نے ساجن کو یعنی نورِ وجود کو پایا ہے۔ جو حق اور معشوق حقیقی ہے۔ اور ہر نور علم یعنی ہر تجلّیٔ علمی میں وہی سما رہا ہے۔ اور اس نے اس کے احکام اور آثار کا لباس پہن رکھا ہے۔ اور وہی ہے جس نے پردے میں ایک میم کو ملایا ہے اور نام رسول دھرایا ہے۔ فَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ سُنایا ہے۔ بیت رہ کہاں ہے پردہ کدھر ہے۔ مخفی کب اس کا مکھڑا نقاب میں ہے۔

قصور اپنی نگاہ کا ہے وگرنہ کب وہ حجاب میں ہے۔

یعنی وہ اپنے رُخ پر نورِ جہاں افروز سے بحکم کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَاْنٍ اپنے جلوے اور تجلیاں دکھا رہا ہے۔ جو ہمیں نظر نہیں آتیں کہ ہمارے دِل کی آنکھوں پر خواہشات نفسانی کے پردے پڑے ہوئے ہیں اگر یہ دُور ہو جائیں تو ظاہر ہو جائے کہ کوئی شے ایسی نہیں جس میں اُس کا جلوہ نہیں۔ ہر شے اس کی جلوہ نمائی کا ایک آئینہ ہے۔ تیرا ہی منہ نظر آتا ہے۔ اس لئے تیرا ہی نور وجود ان میں بھرا ہوا ہے۔ پس ہر ہر میں تیرا ہی ظہور ہے۔ اور خصوصاً انسان کی تو کیا تعریف ہو کہ اس میں تو اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ تیرا ہی مذکور ہے۔ اور تو نے اپنے سر کو انسان میں ہی چھپایا ہے۔ یعنی اگرچہ عالم کی اور چیزیں بھی تیرے جمال جہاں آرا کا آئینہ ہیں۔ مگر انسان کامل میں تو تو خود ہی جلوہ نما ہے۔ یعنی عالم کی اور چیزیں مظاہر تیری صفات کی ہیں۔ اور انسان کامل تیری ذات اور صفات دونوں کا مظہر ہے۔ جس کو چاہتا ہے انسان کے آئینہ میں منہ دکھاتا ہے۔ یعنی عالم کی اور چیزوں میں تو اپنا منہ پردہ صفات سے دکھاتا ہے اور انسان میں پردہ اٹھا کر جلوہ فرماتا ہے۔

اشعۃ اللمعات اور سلسلۃ الذہب مولانا جامیؒ فرماتے ہیں کہ تمام عالم

Marfat.com

مختلف حقیقت کی ہوں۔ پانی محل اور نمک حال ہے۔ اور نمک کا سمانا حلول ہے۔ اور ایسے ہی اتحاد بھی یعنی وصلی کے دو پہرتوں کی طرح مل جانا بھی دو چیزوں میں صادق آتا ہے۔ صوفیاء کرام کے نزدیک دوئی حقیقت میں نہیں ہے وحدت ہے۔ اس لئے حلول اور اتحاد کے وہ قابل نہیں ہے۔ جیسے صاحب گلشن راز فرماتے ہیں۔

؎ حلول و اتحاد از غیر خیزد ولے وحدت ہم از سیر خیزد

یعنی جب دو چیزیں مانو گے تب حلول اور اتحاد ثابت ہوگا۔ جب حلول یا اتحاد کے معنے اور ظرفیت اور مظروفیت کی مراد نکلے تو وہ اُن کی مراد نہیں ہے۔ بلکہ سمجھنے کی خرابی و غلطی ہے۔ اس ذات مقدس کی راہ میں نہ جزو کو راہ ہے نہ کل کو۔ نہ ظرف نہ مظروف۔ یہ نسبتیں جو مخلوق اشیاء میں صادق آتی ہیں۔ وہاں معدوم ہیں۔

؎ ہر ہر دے وچ سمائی سے

مراد یہ ہے کہ ہر ایک اُسی کا نور ہے۔ اور اس نور میں اس کے نور ہستی کا ظہور ہے۔ یعنی ہر ایک شے کی ماہیت حق سبحانہ کا وہ نور عالم ہے جس کو عین ثانیہ کہتے ہیں اور تجلی دوم میں ظاہر ہوتی ہے۔ ہر صورت علمیہ الہیہ اور نور وجود ہستی صرف وجود مطلق کا خیمہ ہیں۔ جیسے عاشق کا خیمہ اور معشوق ہیں۔ پس نور علم عاشق ہے جس کو دوسرے لفظوں میں واجب کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ نور وجود عاشق ہے۔ اور نور علم معشوق کہ نور وجود اس سے مقترن اور منضم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی احکام اور آثار کے لباس میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور نور علی نور کے معنے ظاہر کرتا ہے۔ اور باوجود اس کے پھر ان دونوں کی حقیقت وجود مطلق ہستی صرف ہے۔

سیتو بن میں ساجن پایو ئی

بقیہ مضمون صفحہ ۱۷۲ پر ملاحظہ ہو

Marfat.com

اقتسابات رسالہ "فقرنامہ"

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رضہ

فقر

اوّل فقر	فنا ہے
آخر فقر	بقا ہے
خانہ فقر کا	رحمت ہے
اصل فقر کا	علم ہے
لقمہ فقر کا	صبر ہے
تاج فقر کا	توکل ہے
گنج فقر کا	قناعت ہے
کمربند فقر کا	خدمت ہے
دین فقر کا	بیکسی ہے
کنجی فقر کی	بیداری در عبادت
مرکب فقر کا	عشق ہے
راہ فقر کا	شکر بر مصیبت ہے
میوہ فقر کا	تواضع و دلستاں راہ حق ہے

خرقہ

آراستہ کرنا بدن سُنت کے مُطابق

نماز خرقہ	ذات باری تعالیٰ کا جاننا اپنے کو ناچیز سمجھنا
قبلہ خرقہ	اتباع شیخ کامل
ایمان خرقہ	شرعی لباس پہننا
غسل خرقہ	ترک تعلقات نفسانی
باہر خرقہ	اتباع سُنت
اندر خرقہ	شوق و درد محبت الٰہی
دین خرقہ	خدمتِ خلق
فرض خرقہ	خوف اور فکر ذکر الٰہی
واجب خرقہ	خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
سُنت خرقہ	ہمیشہ باوضو رہنا
مستحب خرقہ	شب بیداری۔ ذکر مراقبہ

جو درویش خرقہ پوشی کرے مندرجہ ذیل چیزوں کی پابندی کرے تو خرقہ پوشی حلال ہے

اوّل ۔ صدق۔ حضرت ابوبکر صدیق رضہ
دوم ۔ عدل۔ حضرت عُمر خطاب رضہ
سوم ۔ سخاوت۔ حضرت عثمان غنی رضہ
چہارم ۔ علم و پردہ پوشی حضرت علی رضہ
پنجم ۔ شرم و حیا از کار بد
ششم ۔ پرہیزگاری
ہفتم ۔ صبر و نفس کشی
ہشتم ۔ اطاعت شرعی امر و نہی
نہم ۔ عمل ظاہرہ۔ نماز روزہ، حج، زکوٰۃ بجالانا اطاعت کاملاں معرفت
دہم ۔ ریاضت کرنا۔ حلال کھانا۔ سوال نہ کرنا بلکہ ذلت سمجھنا

Marfat.com

ارکان طریقت

چھ ہیں ۱ عمل ۲ علم ۳ صبر ۴ رضا ۵ اخلاص ۶ اخلاق۔

واجبات طریقت

چھ ہیں ۱ خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ۲ احسان بر عاجزان ۳ ترک خواب ۴ ترک دنیا ۵ شوق ۶ ذوق۔

علماء نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ اگر نہ جانتے تو مرید پر معتراض چلانا جائز نہیں ہے۔

درویش کیلئے

یہ چار کلمے اور چار مقام جاننا نہایت ضروری ہے۔ درویشی میں یہ چار چیزیں اول مقام جبروت دوم ملکوت سوم ناسوت چہارم لاہوت ہے۔

چار مقام

کس کس کے ہیں اوّل مقام جبروت حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہے دوسرا مقام ملکوت حضرت میکائیل علیہ السلام کا ہے۔ تیسرا مقام ناسوت حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ہے۔ چوتھا مقام لاہوت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہے۔

چار کلمہ کیا ہیں

اوّل کلمہ شریعت کا جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے ظاہر ہوا وہ یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دوسرا کلمہ طریقت کا حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا وہ یہ ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَظَمَتِہٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَلِیْفَتِہٖ

تیسرا کلمہ حقیقت کا حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کہا وہ یہ ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِیَدِ قُدْرَتِہٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِرِسَالَتِہٖ

چوتھا کلمہ معرفت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا وہ یہ ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَفًّا صَفًّا ہ

فقیروں کو یہ چار مقام اور چار کلمے جاننا نہایت ضروری ہیں۔

Marfat.com

تیرے وجود میں یہ فرشتے

کون کون سی جگہ ہیں جبرائیل علیہ السلام زبان میکائیل علیہ السلام دم ۔ اسرافیل علیہ السلام عقل ۔ اور عزرائیل علیہ السلام چشم ہیں ۔ کہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے اور پہچان رہا ہے۔

سوال	جواب
پیر جسم میں تیرا کون ہے ؟	رُوح میرا پیر ہے ۔
مُرید تیرا کون ہے ؟	عقل مُرید ہے۔
مُرشد تیرا کون ہے ؟	اعتقاد میرا مُرشد ہے ۔
طالب تیرا کون ہے ؟	طالب میرا فہم ہے ۔
اور تُو کون ہے ؟	وجود میرا خاک ہے۔

سوال	جواب
تیرے وجود میں کون مصحف ہے ؟	سر آدمی کا مصحف ہے ۔
کونسی جگہ مؤمن ہے ؟	دِل مؤمن ہے
کونسی جگہ مُسلمان ہے ؟	زبان مسلمان ہے ۔
کونسی جگہ مُسافر ہے ؟	پاؤں مسافر ہیں ۔
اور کونسی جگہ کافر ہے ؟	نفس اَمّارہ کافر ہے ۔

اِنسان کے جسم میں تین بادشاہ تین وزیر ہیں

اوّل بادشاہ رُوح	وزیر عقل ہے ۔
دوم ۔ بادشاہ دِل	وزیر زبان ہے۔
سوم ۔ بادشاہ نفس	وزیر شیطان ہے۔

Marfat.com

الفاظ	معانی
تشبیہ	ہم شکل
تنزیہہ	پاک یا بے مثل
بہرشہود	گواہی کیلئے
مشہود	ظاہر
خلق	مخلوق
صورتِ خلاق	پیدا کرنیوالے کی صورت
کثرتِ آفاق	زمانے یا صفتوں کی کثرت
نمو	بالیدگی بڑھنا
خلق تصویر	صورت بنانا
مدرکِ جزوکل	جزاور کل کا سمجھنے والا
وحدت ذات	ذات کی وحدت
ذات واجب	خدا
نشو	پیدا ہوتا
معدوم	نہیں
راح	آرام
ہو	وہی
معارک	معرکے۔ عرفانی میدان
مظہرِ اسرار	بھیدوں کے ظاہر ہونے کی جگہ
منزہ	بے صورت

الفاظ	معانی
تجرید	تنہائی اپنے آپ سے باہر آنے کو
تفرید	یکتائی ہر چیز سے باہر آنے کو
برق	بروق۔ بجلی کے سے انوار
لوامع	لامعہ۔ چمک
لوائح	لائحہ۔ شمع
طوالع	طالع۔ طلوع کرنیوالا یعنی روشنی
بطون	
تزکیہ	پاکیزگی
تصفیہ	صفا
تجلیہ	جلا۔ روشنی

Marfat.com

یا حیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

سیکر شریف (راجپوتانہ انڈیا) کا
شجرہ شریف
چشتی نظامی، نیازی
مشہور سلسلۂ طریقت
مسکینی ولی اللّٰہی اکبری

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ

اے خداوند تو ذاتِ کبریا کے واسطے　　فضل کر مجھ پر محمد مصطفٰے کے واسطے
میں ہوا ہوں سخت زار و بند محنت میں اسیر　　کھول دے مشکل علیؓ مرتضٰےؓ کے واسطے
خواجۂ بصری حسن کا نام لایا ہوں شفیع　　شیخ عبدالواحد اہلِ بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیلِ خواجۂ ابنِ عیاض　　شاہ ابراہیم بلخی بادشہ کے واسطے
حضرتِ خواجہ حذیفہ کے لئے تو رحم کر　　بو ہبیرہ بصریؒ صاحب ہُدیٰ کے واسطے
خواجۂ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر　　شیخ ابُواسحاق قطبِ چشتیا کے واسطے
خواجۂ ابدال احمد بو محمدؒ مقتدا　　خواجۂ بُویوسف صاحب ہُدیٰ کے واسطے
خواجۂ مودودِ حق اور خواجہ حاجی شریف　　خواجۂ عثمان اہلِ اقتدا کے واسطے
والئی ہندوستان خواجہ معین الدین حسنؒ　　خواجۂ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے
کام شیریں کر طفیلِ خواجۂ گنج شکر　　اور نظام الدین محبوبِ خدا کے واسطے
دل کو روشن کر طفیلِ شہ نصیر الدین چراغ　　اور کمال الدین کمال اتقیا کے واسطے
دور کر ظلمت سراج الدین دُنیا کے لئے　　اور علیم الدین وحق علم الہدیٰ کے واسطے
حضرت محمود راجن سرورِ دنیا و دیں　　اور جمال الدین جمنؒ صاحب ہدیٰ کے واسطے
شیخ حسن اور خواجۂ شیخ محمد کے طفیل　　حضرتِ یحیٰ مدنی باصفا کے واسطے

Marfat.com

سہل کر مشکل طفیل شہ کلیم اللہ ولی ‍ ‍ ‍ ‍ اور نظام الدین مقبول خدا کے واسطے

پیر فخر الدین مولانا نیاز احمد مجھے ‍ ‍ ‍ ‍ بخش دے یارب تو دونوں رہنما کے واسطے

یا الٰہی صاف کر دے دل میرا جوں آئینہ ‍ ‍ ‍ ‍ شاہ مسکین پیر و مرشد باصفا کے واسطے

ہادی دین محمد حضرت شاہ ولی ‍ ‍ ‍ ‍ شہ کرامت متقی و پارسا کے واسطے

مشکلیں آسان کر دے اے خداوند جہاں ‍ ‍ ‍ ‍ شاہ اکبر پیر و مرشد باصفا کے واسطے

دین و دنیا کے مقاصد میں مجھے کر کامیاب ‍ ‍ ‍ ‍ حضرت سجاد مرد باصفا کے واسطے

اپنے فضل خاص سے راہ ہدایت کر عطا ‍ ‍ ‍ ‍ حضرت اکرام چشتی رہنما کے واسطے

اے خدا تو عاصی کو رکھ حفظ میں ‍ ‍ ‍ ‍ از طفیل بزرگان چشتیا کے واسطے

اللّٰھم اغفر وارحم علیٰ بفضلہ وکرمہ انک انت الغفور الرحیم

سنہ

کو ایک آئینہ فرض کرو۔ اور اس میں جمالِ حق کا ہمیشہ دیکھتے رہو۔ اور اس کسب میں ایسے مقید ہو کہ ایک لحظہ اور لمحہ دل اور دیدہ سے یہ دُور نہ ہووے۔ اور ہمیشہ اسی خیال میں رہے۔ جب یہ خیال نہایت کو پہنچ جائے گا تو کچھ چیزیں نمودار ہونگی اور لذتیں پائی جائیں گی۔ پھر اس سے ترقی کرے اور آگے بڑھ کر تمام عالم کو حق دیکھے۔ اور اس کا ایسا تصوّر کرے کہ یہ سب حق ہے۔ جو ان صورتوں اور شکلوں میں ظاہر ہے اس تصور کی ہر وقت مداومت اور مواظبت کرے پھر اس سے بھی ترقی کرے اور اپنے تئیں بیچ میں سے اٹھالے اور اپنے وجود وہمی کی نفی کرنے میں اور وجود حق کے اثبات میں کوشش کرے۔ یعنی آنکھیں بند کر کے ایسا تصور کرے کہ جس کو میں جانتا تھا وہ میں نہیں ہوں۔ حق ہے۔ کہ اس صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ اپنے تئیں بھول جائے۔ اور اپنے تئیں اور تمام عالم کو حق دیکھے۔ اور حق جانے۔ جب یہ تصور غالب آجائے گا، یہاں تک کہ اپنے تئیں بھول جائے گا۔ تب دیکھنے والا اور جس کو دیکھا ایک ہو جائے گا۔ حجاب اُٹھ جائے گا۔ وصول حاصل ہو جائے گا۔

Marfat.com

● بقیہ صفحہ ۸۱ وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود

مولانا عبدالرحمٰن جامی نے جو مسئلہ وحدت الوجود کے زبردست حامی ہیں اپنی کتاب "لوائح جامی" میں فرمایا ہے کہ اشیاء کائنات کا ذات باری تعالیٰ سے جزو اور کل کا تعلق ہے نہ ظرف و مظروف کا بلکہ صفت و موصوف اور لازم و ملزوم کا تعلق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ کائنات کی کوئی چیز زید کے ہاتھ کی طرح حق تعالیٰ کی جزو یا عضو قرار دی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہندؤں اور عیسائیوں کی طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں فلاں شخصیت کے اندر خدا کا سما جانا صحیح ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کی حقیقت غیر منقسم ہے اور اجزاء و اعضاء سے پاک اور منزہ ہے۔ بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کائنات اور اس کی ہر چیز حق تعالیٰ کی صفت تخلیق کا نتیجہ ہے۔ چونکہ صفت موصوف سے جدا نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے کائنات کی کوئی چیز ذات باری تعالیٰ سے جدا نہیں ہے بلکہ اس کی ذات میں شامل ہے۔ جس طرح بلبلہ پانی سے جدا نہیں ہے بلکہ پانی ہی ہے۔ یا مٹی کا پیالہ اور صراحی بظاہر الگ الگ وجود نظر آتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ مٹی ہی تو ہیں۔

پیراہن اور چادر الگ الگ پارچات نظر آتے ہیں لیکن ہیں تو دراصل روئی

● بقیہ صفحہ ۸۲ بقیہ تشبیہ و تنزیہ

تشبیہ سے مراد عالم ناسوت اور مقام دوئی و کثرت ہے۔

تنزیہ سے مراد مرتبہ لاتعین اور احدیت ہے۔ یعنی مقام فنا فی اللہ ہے۔ جہاں ذات حق کے سوا ہر چیز فنا ہے۔ یہ دونوں حالتیں سالکین اور کاملین پر بدلتی رہتی ہیں تنزیہ کو مرتبہ عروج اور تشبیہ کو مرتبہ نزول کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ تنزیہ میں محویت و استغراق اور تشبیہ میں صحو و ہوشیاری۔ (مکتوبات قدوسیہ)

Marfat.com

تفرید و تجرید

اپنے آپ سے باہر آنے کو تصوف کی اصطلاح میں تفرید اور ہر چیز سے باہر آنے کو تجرید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ترک خودی کے ساتھ ترک دُنیا بھی کرے۔ لیکن اس ترک سے مراد ترک ظاہری جسمانی نہیں بلکہ قلبی اور روحانی ہے۔ یعنی گھر بار چھوڑ کر غاروں میں جا بیٹھنا ضروری نہیں۔ بلکہ قلب میں دنیا و مافیہا کو جگہ نہ دے اور ؎ دست بکار، دل بہ یار پر عمل کرے۔

ابلیس

ابلیس کی ذات مذہبی طور پر بدی اور شر کا مجسمہ ہے۔ جس نے خدا کی نافرمانی کی۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا۔ جس کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے مردود و ملعون قرار دیا گیا۔ ابلیس کو ایسی قوت بھی کہا گیا ہے جو انسان کے جسم میں خون کے ساتھ گردش کرتی ہے۔

۲۔ بعض صوفیاء نے اس کو بڑا موحد قرار دیا ہے۔

۳۔ منصور حلاجؒ نے اپنی کتاب "الطواسین" میں ابلیس لعین کو ایسا کردار دیکر پیش کیا ہے جو خدا کے ارادوں اور مشیت ایزدی کا وہ کارندہ ہے جس کے فرائض سب سے زیادہ تلخ، ناگوار، کڑوے اور نازک ہیں یہ بات اس کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اہل ملامت میں شامل ہو کر ہر وقت لعن طعن کا نشانہ بنا رہے۔ منصور کے نزدیک ابلیس ایک ناگزیر کارندہ مشیت ایزدی ہے۔

● ۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی مراد خلقت کے پیدا کرنے میں کیا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا یہی مراد حق ہے۔ جو خلق پر گزر رہا ہے۔ جو شخص جس کام میں ہے۔ اس کی وہی عبادت ہے۔

س :۔ تیرے وجود میں کتنے امام کتنے قبلے اور کتنے محراب ہیں ؟

ج :۔ پانچ امام ہیں۔ (۱) امام تن (۲) امام جان ہے (۳) امام دل ہے

Marfat.com

(۴) امام عقل ہے (۵) امام فہم ہے۔

ب۔ پانچ قبلے ہیں۔ (۱) قبلہ محراب ہے (۲) قبلہ کعبہ ہے۔ (۳) قبلہ بیت المعمور ہے۔ (۴) قبلہ عرش ہے (۵) قبلہ کرسی ہے۔ یہ مسئلہ جاننا لازمی ہے۔

ج۔ ۱ تن کے اندر محراب ہے ۲ جیو کے اندر کعبہ ہے۔ ۳ عقل کے اندر عرش ہے ۴ فہم کے اندر کرسی ہے ۵ دل کے اندر بیت المعمور ہے۔

س:۔ تیرے وجود میں نماز کس نے پڑھی تکبیر اور قرأت کس نے پڑھی اور کس نے کہی؟

ج:۔ دل میرے نے نماز پڑھی۔ تن میرے نے تکبیر بولی۔ فہم میرے نے قرأت پڑھی، روح میری نے رکوع اور سجدہ کیا۔ اور عقل میری نے سلام پھرایا۔ اگر یہ نہ جانے تو امامت درست نہیں۔

س:۔ تیرے وجود میں مسجد محراب اور چراغ کسے بولتے ہیں؟

ج:۔ پیشانی میری مسجد ہے۔ سینہ میرا محراب ہے۔ سر میرا منبر ہے اور آنکھیں میری چراغ ہیں۔

س:۔ سر قرآن مجید، دل قرآن مجید، عرش قرآن مجید، جی قرآن مجید، ایمان قرآن مجید، اور یار قرآن مجید کا کیا ہے؟

ج:۔ سر قرآن مجید کا بسم اللہ ہے۔ دل قرآن مجید کا ادب ہے۔ عرش قرآن مجید کا سورۃ البقر ہے۔ چراغ قرآن مجید کا سورۃ ملک ہے۔ تاج قرآن مجید کا سورۃ الرحمٰن ہے۔ دل قرآن مجید کا سورۃ یٰسٓ ہے۔

ایمان قرآن کا..... یار قرآن کا.....

فرض اسلام

چھ ہیں۔ ۱ توبہ کرنا ۲ تسلیم کرنا ۳ عبادت کرنا ۴ پرہیز کرنا ۵ قناعت کرنا ۶ معرفت دل کا قریب ہونا۔

Marfat.com

احکام اسلام چھ ہیں ۱۔ معرفت سے توبیوں و [illegible] ۲۔ سخاوت کرنی ۳۔ حق الیقین ہونا ۴۔ تقدیر پر ثابت ہونا۔ ۵۔ توکل کرنا۔ ۶۔ دنیا سے پھرنا۔

ارکان اسلام چھ ہیں ۱۔ پیٹ میں علم ہونا ۲۔ دنیا کو ترک کرنا۔ ۳۔ ہر ایک مصیبت پر صبر کرنا ۴۔ ہر ایک نعمت پر شکر کرنا ۵۔ خدا تعالیٰ کی قدرت پر صادق الیقین ہو کر جاننا ۶۔ امید اور خوف کے درمیان رہنا۔ پیر فقیر کو یہ مسئلہ جاننا ضروری ہے۔

جوامع الکلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عرفان میرا سرمایہ ہے۔ ❁ عقل میرے دین کی اصل ہے۔
محبت میری بنیاد ہے ❁ شوق میری سواری ہے
ذکر الٰہی میرا مونس ہے ❁ اعتماد میرا خزانہ ہے۔
حزن میرا رفیق ہے ❁ علم میرا ہتھیار ہے
صبر میرا لباس ہے ❁ رضائے الٰہی میری غنیمت ہے
عجز میرا فخر ہے ❁ زہد میرا روزگار ہے
یقین میری قوت ہے ❁ صدق میری سفارش ہے
جہاد میرا کردار ہے ❁ طاعت میری پناہ ہے
نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

Marfat.com

رسالہ

اکرام السلوک

مرتبہ

مولانا عبدالمالک چشتی

ناشر
محسن بک ڈپو ترنڈہ محمد پناہ
تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان

Marfat.com